کیا انہیں اپنے وطن فروشی اور قوم فروشی کے بدلے حسرت ناک انجام تک نہیں پہنچایا گیا؟ کیا اسلام سے دشمنی کے نتیجے میں انہیں موت کے ہولناک اندھیروں میں نہیں دھکیلا گیا؟

یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی دورِ حاضر کا یہ شاہ شجاع اسی غلط فہمی میں مبتلا رہا کہ روسی آقاؤں کا یہ حلقہ بگوش غلام شاید اپنی سب سے زیادہ وفاداری کی وجہ سے اپنے پیشروؤں کے افسوسناک اور حسرت ناک انجام سے بچا رہ سکے۔ یہی وجہ تھی کہ اس قلادہ بگوش اور غدار اعظم نے آتے ہی ہزاروں فرزندانِ وطن اور شیدایانِ اسلام کے خلاف ایسے ظالمانہ اور جابرانہ اقدامات کئے جن سے چنگیز و ہلاکو کی روحیں بھی تڑپنے لگیں اور اسی سیاہ و تاریک دور میں روسی ملحدوں نے دخترانِ وطن کی عزت و آبرو اور ان کی عصمتوں کا نیلام کیا۔ لیکن یہ بے غیرت اور بے حمیت یہ سب کچھ دیکھ کر بھی ٹس سے مس نہ ہوا۔

اسلام کے نام لیواؤں اور مذہب کے عاشقوں کو اسی مردِ صفت انسان نے ایٹمی اور ہائیڈروجن آگ کا ایندھن بنایا، اپنے ہی ہم وطنوں کو مشقِ ستم بنا کر اُن کے خون سے ہولی کھیلا۔ انہیں نہ صرف زندان کے آہنی سلاخوں کے پیچھے بند رکھے بلکہ زندان کی چار دیواری میں بھی حق کے ان پرستاروں پر وہ مظالم ڈھائے۔ جسے دیکھ کر خود انسانیت بھی دہل پڑی۔

آخر یہ کھیل کیوں کھیلا گیا؟ دراصل یہ سب کچھ افغانستان سے مذہب اسلام کے مٹانے اور اس کی جگہ کمیونزم کے پھیلانے کے لئے کیا گیا۔ لیکن یہ ہم بخت اتنا بھی نہیں سمجھا کہ جس مذہب کے احیاء کا ذمہ خود حکمرانِ کائنات رب العالمین نے لیا ہے اُسے اُس کے بندے

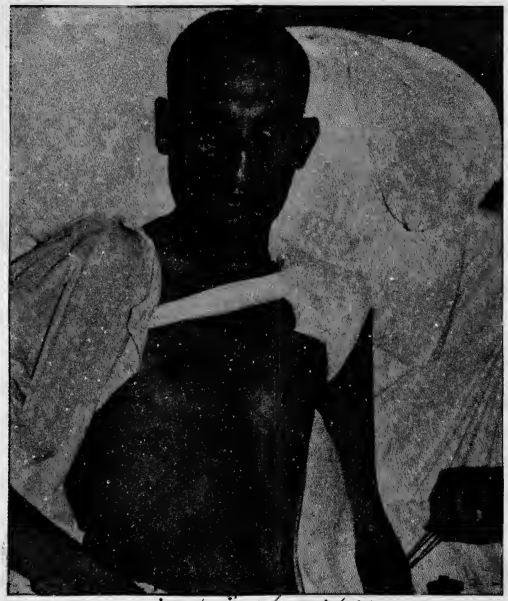

صلح دوستی کے نام سے کمیونزم نظام کا ارمغان

کیا مٹائیں گے۔ بلکہ وقت نے ثابت کر دیا کہ جس نے بھی اس فطری مذہب کے خلاف قدم بڑھایا۔ وہ خود تمام کے تمام ایک ایک ہو کر مٹتے گئے ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حالت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

اور آج ببرک کارمل نے دیکھ لیا ہے وہ اقتدار جس کے لئے اُس نے کیا کچھ نہیں کیا۔ اُسی اقتدار سے اُسے علیحدہ کر دیا گیا ہے آج وہ گمنامی کی زندگی بسر کر رہا ہے اور اس کا آقا اُسے اس دھوکے کی پاداش میں کہ وہ مجاہدینِ افغانستان کی شکست اور کمیونزم کی فتح کو یقینی بنا دے گا۔ کیفرِ کردار تک پہنچانے یا بہ الفاظِ دیگر فرخ تر کی اور حفیظ اللہ امین کے پاس پہنچانے کا بہانہ ڈھونڈ رہا ہے۔ اور شاید ببرک کارمل نے بھی یہ حقیقت محسوس کی ہو۔ اور ہو سکتا ہے اب وہ اپنے آقا کے ہاتھوں اپنی موت کا منتظر ہو۔

بقیہ:- فرمانِ الٰہی

کے نزول کا زمانہ جنگِ بدر کے بعد اور جنگِ اُحد سے پہلے کا ہے یعنی سنہ ۳ ہجری، محمد بن اسحاق کی روایت سے عموماً لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ اس سورت کی ابتدائی ۸۰ آیتیں وفدِ نجران کی آمد کے موقع پر سنہ ۹ ہجری میں نازل ہوئی تھیں لیکن اول تو اس تمہیدی تقریر کا مضمون صاف بتا رہا ہے کہ یہ اس سے بہت پہلے نازل ہوئی ہوگی، دوسرے مقاتل بن سلیمان کی روایت میں تصریح ہے کہ وفدِ نجران کی آمد پر صرف وہ آیات نازل ہوئی ہیں جو حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے بیان پر مشتمل ہیں اور جن کی تعداد ۳۰ یا اس سے کچھ زائد ہے۔

تحریر: سعید عبداللہ

روس کے زیر تسلط اسلامی جمہوریہ قزاقستان میں احساسِ بیداری

یارب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنّا دے — جو قلب کو گرما دے، جو روح کو تڑپا دے
اس دور کی ظلمت میں ہر قلب پریشاں کو — وہ داغِ محبت دے، جو چاند کو شرما دے

شاعرِ مشرق علامہ اقبالؒ نے جس انداز میں مسلمانوں کے حق میں درج بالا دعا فرمائی ہے۔ وہ آپ کی دلسوزی کا آئینہ دار اور امت مسلمہ میں وحدتِ فکر و یکجہتی کے احساسات کا نہ صرف ترجمانی کرتا ہے بلکہ خواب غفلت سے مسلمانوں کی بیداری کی دلی تمنا بھی ہے۔ انشاء اللہ عنقریب بارگاہ الٰہی میں شرف قبولیت حاصل کریگی اور مسلمانانِ دہر کے اتحاد، ترقی اور اسلام کی بالادستی اور تمام دنیا پر چھا جانے کا جو خواب انہوں نے دیکھا تھا وہ بہت جلد شرمندۂ تعبیر ہو جائے گا۔

جیسا کہ اُن کی اس تمنا کے آثار دنیا کے مختلف ممالک اور مقامات میں نظر آنے لگے ہیں۔ کفر و الحاد کے دل میں اسلام کے شعاعیں پھیلتے جا رہے ہیں۔ جن کی بدولت کاخ کفر پہ لرزہ طاری ہو گیا ہے اور تزلزل کی وجہ سے اس میں شگاف پڑنے لگے ہیں۔

دنیا بھر کے اخبارات کی اطلاع کے مطابق ۱۷ دسمبر کے روز روسی سرخ سامراج کے زیر تسلط ایک مسلم ریاست قزاقستان کے دارالحکومت (المانی) میں حکمرانانِ کو عیلین کے خلاف مظاہرے ہوئے ہیں اور یہ مظاہرے پلک کی جھپک میں ہنگاموں کی صورت اختیار کر گئے۔

ان ہنگاموں کا مقصد کچھ بھی ہو لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ ہنگامے دراصل محکوم ریاست قزاقستان کے باشندوں کا احساس بیداری ہے۔ جس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ قزاقستانی اب غلامی کی زنجیروں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں اب وہ اپنے روسی آقاؤں کے ظلم سے تنگ آ گئے ہیں اور ان کی ہر آواز پر اپنے ضمیر کے خلاف لبیک کہنے کو تیار نہیں۔ انہیں اپنے انسانی حقوق کا احساس ہوا ہے اور وہ ان حقوق کو حاصل کرکے ہی دم لینگے

اخباری اطلاع کے مطابق یہ ہنگامے اسی وقت شروع ہوئے۔ جب قزاقستان کمیونسٹ پارٹی کے بیس سال پرانے سربراہ دین محمد کو برطرف کرکے ان کی جگہ کو عیلین کے منظور کردہ ایک روسی کا تقرر کیا گیا روسی خبر رساں ایجنسی تاس نے بھی ان ہنگاموں کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ہنگامے رات بھر اور اگلے روز تک جاری رہے۔ گلیوں اور بازاروں میں مظاہرین اور فوج، پولیس کے دستوں کے مابین جھڑپیں ہوئیں۔ جن کے دوران مظاہرین نے خوراک کی دکانوں اور کئی کاروں کو نذر آتش کر دیا

بی بی سی نے ان ہنگاموں کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان ہنگاموں کے دوران مظاہرین اور پولیس کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔ جن میں کئی افراد ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ یہ خبر ماسکو میں روسی ٹیلی ویژن پر بھی نشر کی گئی۔ تاس کا کہنا ہے کہ ان ہنگاموں میں کالج اور سکولوں کے طلبا شامل تھے۔ جن میں زیادہ قزاقستان کے رہنے والے ہیں۔ اور بقول تاس، شر پسند اور غنڈے بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ جس سے حالات زیادہ خراب ہو گئے۔

ہمارا یقین ہے کہ یہ شر پسند اور غنڈے نہیں تھے بلکہ آزادی خواہ اور آزادی طلب لوگ تھے۔ جنہوں نے غاصب اور جارح روسیوں کے خلاف اپنی آزادی اور خود مختاری کا پرچم بلند کرکے احتجاج شروع کر دیا ہے۔ پولیس کے ساتھ ان کی جھڑپیں ۱۸ دسمبر کی رات اور ۱۹ دسمبر تک جاری رہیں۔ کئی افراد کو گرفتار کر لیا گیا جب کہ بہت سے لوگ ہلاک و زخمی

(باقی صفحہ ۴ پر)

تحریر: عبدالحبیب

کراچی کے ہنگاموں سے افغان مہاجرین کا تعلق نہیں

یہ کتنے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ پاکستان جیسے اسلامی ملک میں جس کو اسلام کا قلعہ کہا جاتا ہے آج اسی ملک کے ایک شہر آشوب عروس البلاد اور خوشحال کراچی شہر میں یکایک قتل و قتال، خون خرابہ اور لوٹ کھسوٹ وغیرہ..... وحشیانہ واقعے کا ڈرامہ کھیلا گیا۔

اس ہولناک سانحے نے کراچی کے پرامن مکینوں کو تو کیا۔ بلکہ پاکستان میں بسنے والے سارے لوگوں کو وحشت زدہ کرکے ان کی نیند حرام کر دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے کراچی شہر کے شہریوں کی خوشحالی اور پرامن زندگی کو ریڈ بلا کا سانحہ اختیار کر گئی۔ اور یہ سانحہ قیامت صغریٰ کے سانحہ سے کم نہ تھا۔

پاکستان کا تو کیا۔ بلکہ ایشیا کا یہ خوبصورت اور بارونق شہر کراچی چند دن متواتر آگ اور خون میں جلتا رہا۔ سینکڑوں قیمتی جانیں اس ہولناک حادثے کی بھینٹ چڑھ گئی۔ بے شمار بچی اور سرکاری عمارتوں، دکانوں کو نذر آتش کر دیا گیا گویا کراچی کے حالیہ فسادات کے نتیجے میں ناقابل تلافی جانی اور مالی نقصان ہوا یہ واقعہ یقیناً اپنی نوعیت کا ایک افسوسناک حادثہ تھا۔

اگر کوئی پوچھے کہ یہ مصیبت کیونکر کراچی کے پرامن ماحول کے مقامی شہریوں پر ٹوٹی؟ اس خوفناک سانحہ کے اصل ذمہ دار کون ہے؟ اس تقاضے کا جواب بالکل صاف اور اظہر من الشمس کی طرح روشن ہے۔ یہ غیر انسانی کاروائی ان مخدوش لوگوں کی طرف سے کی گئی جو اصلاً پاکستان کو ایک مستحکم، خوشحال، آزاد اور مستقل اسلامی ملک دیکھنا نہیں چاہتے۔ ان سماج دشمن اور اسلام دشمن عناصر کی ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ وہ پاکستان کی مضبوط بنیادوں کو کھوکھلا کریں۔ ان سماج دشمن عناصر کا بیرونی طاقت سے ایک مستقیم اور طولانی رابطہ قائم ہے۔ دشمن اپنے بیرونی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے پاکستان کے بے دفاع مسلمان عوام کے خون سے ہولی کھیل رہا ہے۔

کراچی شہر کا ایک بارونق علاقہ جسے سہراب گوٹھ کہا جاتا ہے یہاں کئی سالوں سے جگہ جگہ بڑے پیمانے پر منشیات کا کاروبار جاری تھا اور یہ منشیات کا ایک اہم اڈہ بن چکا تھا۔ منشیات کے کالا دھندا کرنے والوں نے کافی مقدار میں ناجائز طور پر آتشیں اسلحہ جمع کر رکھا تھا۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ منشیات کا کاروبار کرنا اور اس کو استعمال کرنا اسلام اور شریعت محمدیؐ کے سراسر منافی ہے۔ اگر یہ کہوں تو بے جا نہ ہوگا کہ منشیات کا دھندا کرنا انسانیت کے مترادف ہے۔ کوئی بھی ذی فہم اور باشعور انسان منشیات کے کاروبار اور اس کے استعمال کو ایک اچھا نام نہیں دے سکتا

آج کے اس دور میں منشیات پوری عالم انسانیت کے لئے ایک زہر قاتل بن چکی ہے آئے دن ہزاروں ہزاروں نوجوان اس بری لعنت میں گرفتار ہو رہے ہیں ان کے ہنستے بستے گھرانے ماتم کدہ میں بدل رہے ہیں۔ آج بھی ہماری گلی کوچوں میں اس موذی مرض میں گرفتار افراد بلا کسی جھجک کے منشیات کا استعمال کر رہے ہیں۔ منشیات کا زہر ہمارے عوام کی رگوں میں دوڑ رہا ہے یہاں پر ہر خاص و عام کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس بری لعنت کی روک تھام کے لئے قدم اٹھائے اور عوام کو اس لعنت سے چھٹکارا دلائے

بین الاقوامی اداروں نے بھی اس آفت سے عالم انسانیت کو نجات دلانے کے لئے وسیع پیمانے پر ایک مہم چلا رکھی ہے۔ امید ہے کہ اس موذی مرض کی بیخ کنی تک یہ مہم جاری رہے گی۔

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے یہاں اس لعنت کا موجود ہونا پاکستان اور پاکستانی بھائیوں کی شان کے خلاف ہے اس کی کمائی ناجائز اور حرام مطلق ہے۔

جہاں تک میری فہم کا تعلق ہے حکومت کے چند اندیش زمام داروں نے اس بری لعنت کو ختم کرنے کے لئے کئی بار مثبت اقدامات کئے ہیں اور کراچی شہر کے سہراب گوٹھ نامی علاقے کے بعض حصوں میں آپریشن کلین اپ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے وقت کے تقاضے کے مطابق یہ نیک قدم تھا تاکہ اس کالے دھندے کا سدباب کیا جائے۔ کالا دھندا کرنے

باقی صفحہ ۳۰ پر

افغانستان کی تاریخ کا منحوس دن

تاریخی ادوار میں کچھ ایسے واقعات رونما ہو جاتے ہیں جو انسانیت کے لئے باعث فخر ہوتے ہیں اور تاریخ انہیں اپنے اوراق میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیتی ہے تاکہ آئندہ نسلیں انہیں پڑھ کر انسانیت کا اصل مفہوم سمجھ سکیں اور ان کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ انسانیت کے جھوٹے دعویداروں کے توسیع پسندانہ خیالات، درندہ صفتی اور ہوسِ ملک گیری کی وجہ سے ایسے المناک اور دردناک واقعات بھی وقوع پذیر ہو جاتے ہیں جو انسانیت کے دامن پر نہ مٹنے والا دھبہ بن کر سامنے آجاتے ہیں۔ آئندہ نسلیں ایسے واقعات کے سننے سے بھی شرماتے ہیں اور جو لوگ اس میں ملوث ہیں ان سے نفرت کرتے ہوئے ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔

افغانستان کی تاریخ میں ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء وہ منحوس دن ہے۔ جس میں وہ ہونے والا واقعہ نہایت ظالمانہ اور وحشیانہ ہے۔ جس پر انسانی تاریخ بھی شرم کی وجہ سے اپنے اوراق بند کئے ہوئے ہے۔

۲۷ دسمبر کا دن وہ غم انگیز دن ہے جس میں درندہ صفت، وحشی اور انسان دشمن روسی سامراج نے بغیر کسی اشتعال کے اپنے ایک چھوٹے مسلمان، غیر جانبدار اور آزاد ہمسایہ ملک افغانستان پر لشکر کشی کر کے جارحیت کا مرتکب ہوا وہاں کے نہتے اور خالی ہاتھ مسلمانوں کا بے دریغ قتل عام کیا۔ ان کے مکانات کو ویران کر دیا ماؤرن اور جدید اسلحہ سے لیس ایک لاکھ بیس ہزار سرخ سامراجی افواج رات ہی رات میں دریائے آمو کو عبور کر کے افغانستان میں گھس آئے۔ بین الاقوامی اصولوں کی توہین کرتے ہوئے افغانستان کے پُرامن، صلح دوست، بے گناہ اور نہتے باشندوں پر ظلم و تشدد کیا۔ بہت سے مرد، عورت، بوڑھے اور بچے نہایت بے دردی سے قتل کر دیئے گئے مکانات کو منہدم اور فضائی بمباری کے ذریعہ اکثر دیہات ملیامیٹ کر دیئے گئے۔ بعض مقامات پر ایسا بھی ہوا کہ سینکڑوں بے گناہ شہریوں کو ایک جگہ اکٹھا کر کے ان پر بیک وقت کلاشنکوف چلا کر قتل کر دیئے اور قتل کے بعد انہیں ایک گہری کھڑی میں پھینک کر بذریعہ بلڈوزر زیر خاک کر دیئے گئے۔

ایسے لوگوں کی تعداد بھی کم نہیں جو زندہ دفن کر دیئے گئے۔ لیکن افغانستان کے مسلمانوں نے ہمت نہیں ہاری۔ افغان جو پیدائشی مسلمان اور آزادی کے شیدائی ہیں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے میدان جہاد میں کود پڑے اور بقول علامہ اقبالؒ

؎ آگ ہے اولادِ ابراہیمؑ ہے نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے

اس طرح نہتے مگر ایمان کی قوت سے سرشار افغان دنیا کی ایک سپر طاقت کے مقابلے کے لئے میدانِ جنگ میں نکل آئے۔

افغانستان کے اندر ایک اسلامی تحریک چل رہی تھی۔ ہمارے جیالے اور بہادر مجاہد مسلمان جوانان اپنی قلیل ترین قوت کو سمیٹ کر اللہؒ کے بھروسے پر اٹھ کھڑے ہوئے اور مزاحمت کی آغاز کیا۔ اللہؒ کے ان جیالے سپاہیوں نے خالی ہاتھ لیکن ایمان کی قوت سے مجہز، دشمن پر ایسے وار کئے۔ ایسی کاری ضربیں لگائیں کہ کئی مقامات پر جدید اسلحہ سے لیس اور تعداد میں کئی گنا زیادہ دشمن کو منہ کی کھانی پڑی۔ اور پھر کئی جھڑپوں میں دشمن سے ان کا اسلحہ چھین کر خود اپنے دفاع کا سامان پیدا کیا۔ اور اسی اسلحہ سے دشمنوں کے مورچوں اور قلعوں کو نہ صرف تہس نہس کیا۔ بلکہ ہر میدان میں سینکڑوں روسی فوجیوں کو تہہ تیغ کیا

افغانستان میں اب روسی فوج کی سات سال گزر چکے ہیں۔ ان سات سالوں کے دوران انہوں نے ہر قسم کی بربریت کا مظاہرہ کیا، زہریلے اسلحہ سے لے کر کیمیاوی اسلحہ تک استعمال کیا ہمارے بے گناہ، نہتے اور امن پسند مسلمان عوام پر بے دریغ بمباری کیا۔ ان سے چین و آرام سے زندگی بسر کرنے کا حق چھین لیا گیا ان کے جگہ گھر سے شہید کر دیئے گئے، ان کی زرعی زمینوں اور کھڑی فصلوں کو تباہ کر دیا گیا۔ اور لوگوں کو ہزاروں کی تعداد میں روسیوں نے پل چرخی جیل میں ڈھیلا گیا۔ باشندگان افغانستان کو اپنے آباؤ اجداد کے ملک سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔ بارہ لاکھ کے لگ بھگ شہید ہو گئے۔ چالیس لاکھ سے زائد اپنے گھر

بار چھوڑ کر اپنے ہمسایہ اسلامی ملکوں پاکستان و ایران میں پناہ لی۔

مختصر یہ کہ افغانستان کے مظلوم اور بے گناہ لوگ روسی وحشت و بربریت کا نشانہ بنے لیکن ان مظالم اور وحشت کے باوجود ان کے بلند حوصلوں میں کبھی بھی لغزش نہ آئی اور وہ ہر محاذ پر دشمن کو منہ توڑ جواب دے رہے ہیں۔ ان کے جذبۂ جہاد میں روز بہ روز اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اور وہ اسلام اور وطن کی آزادی کے خاطر اس قسم کی آفتیں خندہ پیشانی سے برداشت کر رہے ہیں

افغان مجاہد عوام نے اب جنگ کی مختلف تکنیکیں سیکھ لئے ہیں اور اب وہ اپنے بزدل اور بے غیرت دشمن کے چالوں سے بخوبی واقف ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب وہ جدید ترین اسلحہ سے لیس ہیں۔ انہیں موت سے ہرگز ڈر نہیں وہ موت و زندگی دونوں کو اپنے لئے بخات کا راستہ سمجھتے ہیں۔ وہ نہایت کامیابی سے جنگ لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے ارادہ کیا ہے کہ جب تک ایک بھی افغان باقی ہو وہ اپنا مقدس جہاد جاری رکھیں گے۔

جب روسیوں نے افغانستان پر حملہ کیا تو ان کا خیال تھا کہ وہ چند دنوں بلکہ گھنٹوں میں پورے افغانستان پر اپنا قبضہ جما دینگے اور اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کریں گے۔ لیکن وہ نہ تنہا یہ کہ اپنے مذموم عزائم میں کامیاب نہ ہوئے بلکہ شکست فاش کھا کر ساری دنیا میں رسوا اور ذلیل ہو چکے ہیں اب وہ جان گئے ہیں کہ افغانستان کا اسلامی سرزمین ایک ایسی سرزمین ہے۔ جہاں لوگوں کی عبرت کے لئے اور رحمہ آوروں کی قتل گاہ ہے اور شکست کے نشانات آئندہ کے جارح اور حملہ آوروں کی عبرت کے لئے قدم قدم پر موجود ہیں۔ افغانستان کے بہادر عقابوں شہبازوں اور شاہینوں کے وہ نشیمن ہیں جہاں چیلوں، گدھوں اور لگڑوں کا گذر ناممکن ہے۔ اور اگر کبھی چیلوں، اور گدھوں کو کہیں اس نشیمن پر جارحیت کی نیت سے گذرنا پڑا۔ تو وہ افغانستان کی تاریخ سے سبق حاصل کر سکتے ہیں۔

بقیہ:۔ قزاقستان

ہو گئے۔ تاہم ان کی تعداد نہیں بتائی گئی۔

قزاق لوگ ترکی نسل کے ہیں۔ ایک بہادر خوددار اور آزادی کی شیدائی قوم ہے وسطی ایشیا کے پورے علاقے میں ایسے مظاہرے پہلی بار ہوئے ہیں۔ یہ ہنگامے خاصے سنگین اور خونین تھے جو ماسکو کے حکام کے لئے باعث تشویش ہونگے۔ کیونکہ یہ علاقہ سیاسی اعتبار سے خاصا مشتعل علاقہ ثابت ہو سکتا ہے آزادی کے احساس کی یہ آگ روس کے باقی ریاستوں کو بھی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔

اگر یہاں کے لوگ ایران اور افغانستان سے متاثر ہو کر اسلامی اور قومی جذبات سے متاثر ہو جائیں۔ تو روسی حکومت کے لئے نہ صرف مشکلات کا سبب بن سکتے ہیں۔ بلکہ دوسری غلام اقوام کے لئے بھی باعث رشک بن سکتے ہیں۔

لیکن ہمارا ایمان ہے کہ مسلمان کبھی بھی نسل کے لئے نہیں بلکہ اسلام کی بالادستی کے لئے لڑتے ہیں۔ قزاقستان کے مسلمانوں کی رگوں میں اسلامی جذبات کی ایک ایسی لہر دوڑ گئی ہے جو روس کی تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے اور بحیثیت ایک مسلمان قوم اپنے اسلامی تشخص کی بحالی کے لئے قزاقستان کے باشندوں نے جو قدم اٹھایا ہے۔ یہ ان کا حق ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں اس حق سے محروم نہیں کر سکتی۔ اب ان کی قسمت جاگ اٹھی ہے۔ انہیں طوق غلامی سے نجات کا احساس ہو چکا ہے اور انشاءاللہ وہ دن دور نہیں۔ جب وہ اپنی آزادی کے اس مقدس مقصد میں سرخرو اور کامران ہو جائیں گے۔

سرخ سامراج کا طلسم ٹوٹ چکا ہے غلامی کا سیاہ دور اختتام پذیر ہے اور قزاقستان کی آزادی اور خود مختاری کا آفتاب طلوع ہونے والا ہے۔ اور اس محکوم مسلم ریاست کی باشندوں کا مستقبل روشن دکھائی دیتا ہے اس کے بعد انشاءاللہ روس کی تمام مسلم ریاستیں ایک ایک ہو کر آزادی کی نعمتوں سے ہمکنار ہوں گی۔

تحریر: ننگیال
ترجمہ: ھدرد

اور گٹھری ہاتھ سے گر گئی

پچھلے سال برفباری نہیں ہوئی صرف دو تین بار ہلکی پھلکی معمولی برفباری ہوئی تھی۔ علاقے کے باشندوں کی زبان پر یہی الفاظ تھے کہ خدا خیر کرے۔ اگر موسم بہار میں بھی موسم بارشیں نہیں ہوتیں تو ہماری بوئی ہوئی فصلیں سوکھ جائیں گی، خشک سالی کی نسبت عوام میں سراسیمگی اور بے چینی پھیل چکی تھی۔ گذشتہ سالوں کی خشک سالی اور قحط نے یہاں کے عوام کو اور بھی پریشان کر رکھا تھا۔

وہ زمانہ تو پھر بھی اچھا تھا۔ وطن آزاد تھا۔ راستے کھلے تھے۔ حکومت بھی تھوڑا بہت ہاتھ پاؤں مار کر اپنے عوام کو ایسے بُرے حالات سے چھٹکارا دلانے میں کسی حد تک کامیاب ہو جایا کرتی تھی مگر پھر بھی ہمارے وطن کے درجنوں اضلاع خشک سالی اور قحط کا شکار ہو جاتے تھے

گذشتہ سال ہماری زرعی محصولات مخلوقانہ جو کھیتوں اور کھلیانوں میں بہرہ برداری کے لئے تیار پڑا ہوا تھا وہ سب کا سب روسی فوجوں کے وحشیانہ حملوں کی نسبت نذر آتش ہو کر راکھ ہو گیا۔ باقی ماندہ ہری بھری کھڑی فصلوں کو دشمن کے دیو ہیکل ٹینکوں نے اپنی فولادی زنجیروں تلے روند کر خاک میں بدل کر وہاں سے کھیت و کھلیان کا نام و نشان تک مٹا رکھا تھا۔

آج سبھی راستے مسدود ہو چکے ہیں ہمارا ملک آئے دن ویران سے ویران ہو رہا ہے۔ ایسے میں آشوب اور مشکل حال میں خشک سالی اور قحط کا مقابلہ کرنا کوئی آسان بات نہیں تھی۔ صرف خشک سالی کا ڈر نہیں۔ اس بڑی آفت کے ساتھ وبائی بیماریوں کے پھیلنے کا خدشہ بھی متصور تھا۔

موسم بہار کی آمد آمد ہے۔ کوہ ارض پر بسنے والے ہر ذی روح ایک ایک بوند پانی کو ترس رہے تھے۔ کبھی کبھی آسمان پر کالے کالے آوارہ بادلوں کے ٹکڑے آمنڈ آتے۔ گاؤں والوں کی امید کی کرنیں جگمگا اُٹھتی۔ مگر جلد ہی یہ بادل آسمان کے نیلگوں سمندر میں تیرتے ہوئے اس علاقے کی فضائی حدود سے خارج ہو جاتے۔

لوگوں نے ختم کروائے۔ خیراتیں دیں اور دُعا مانگتے مانگتے تھک گئے مگر پھر بھی اس بے رحم آسمان کو یہاں کے بسنے والوں پر جو ایک ایک بوند پانی کو ترس رہے تھے رحم نہیں آیا۔ یوں معلوم ہو جاتا تھا۔ جیسے اُس نے اس علاقے پر مینہ نہ برسانے کی قسم کھا رکھی ہے۔ موسم بہار کے دوسرے ہی مہینے میں یہاں کے چشموں اور کنوؤں کا پانی اتنا کم ہو چکا تھا کہ لوگ اپنی ہری بھری فصلوں کو کاٹنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ ندی نالے تو کبھی کے خشک ہو چکے تھے۔ گاؤں کے بالائی سمت والے چشمہ کا پانی اتنا کم ہو چکا تھا کہ گاؤں والوں کو پینے کا پانی حاصل کرنے کے لئے قطاروں میں کھڑے ہو کر اپنی نوبت کا انتظار کرنا پڑ رہا تھا۔ گاؤں کے بزرگوں کا کہنا تھا کہ یہیں یاد نہیں آتا کہ اس چشمے کا پانی کبھی اس قدر کم ہوا ہو۔

یہ مشکل تو ایک طرف، مویشیوں کے لئے گھاس، چارہ کے مسئلے نے تو یہاں کے عوام کی مشکلات میں اور بھی اضافہ کر رکھا تھا مویشیوں کے لئے گھاس، بھوسہ وغیرہ خوراک مہیا کرنے کا مسئلہ آٹا اور روٹی کے مسئلے سے کہیں زیادہ مشکل تو تھا۔

ان مشکلات اور دل دہلانے والے حالات نے سب سے زیادہ امیر گل کے گھرانے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ امیر گل ایک مجاہد تھا وہ اخلاق کا پیکر اور شرافت کا محافظ تھا اپنے چھ کے اہل بیت اور اپنے خاندان کی سرپرستی کی ذمہ داری اُس کے کندھوں پر تھی۔ امیر گل کی کل کائنات اُس کی سالانہ مزدوری تھی۔ اور یہ روز مزدوری امیر گل سے ایسے لپٹی ہوئی تھی جیسے وہ اُس کا مقروض ہو۔

پہلے تو وہ سال کے تو چھ مہینے جو سالانہ مزدوری کہلاتی ہے محنت مزدوری کرتا اور کچھ غلہ دانہ اپنے اہل خانہ کے لئے خرید کر ذخیرہ

کر لیتا اور پھر چند ایک روکھی سوکھی روٹیاں اور ایک جوڑا لباس لے کر، گھر بار چھوڑ کر مزدوری کی تلاش میں کوئٹہ کا رخ اختیار کرتا اور وہاں کوئٹے کی کانوں میں زمین کا سینہ چیر کر پتھر کا کوئلہ نکالتا۔ یا پھر تیرا کے پتھریلے علاقے میں اپنا خون پسینہ ایک کر کے کنواں کھودتا۔ جونہی موسم بہار کی سڑیوں کی گرمی ہوتی برف پگھلنا شروع ہو جاتی تو اس وقت امیر گل محنتانہ بہت اپنے دال ساگ اور بیماری کے علاج معالجے کے لئے کما لیتا۔ اور ابھی اس کی تھکن دور ہی نہیں ہوتی کہ وہ اپنے علاقے میں اگلے سال کی مزدوری کے لئے کسی کے ساتھ بات پکی کر لیتا

وہ زمانہ پھر بھی اچھا تھا جب باپ زندہ تھا۔ اس کی ڈھارس بندھی تھی سردیوں کے موسم میں بغیر کسی غم و غصہ کے دو دو راز علاقوں میں جا کر مزدوری کیا کرتا اب جبکہ اس کا باپ روسیوں کی بمباری میں شہید ہو چکا ہے۔ ان سخت اور دشوار حالات نے امیر گل کے پاؤں میں بیڑی ڈال رکھی تھی۔ اب وہ اپنے ہی گھر کا قیدی بن چکا تھا۔ کوئٹہ اور تیراہ کی مزدوری اس کے ہاتھ سے نکل چکی تھی۔

امسال لوگوں نے خشک سال کی باعث اپنی ہری بھری فصلوں کو کاٹ لیا تھا سال کے مزدوروں کے لئے چارہ حصر ہو چکا تھا اب وہ کیا کرتے وہ لاچار تھے اور بے بس۔

امیر گل کبھی کبھار دور و نزدیک مزدوری ڈھونڈ لیتا ۹، ۱۰ بجے پہلے پہر کے قریب جب روسی فوج کی آمد کی خبر ملی تو امیر گل فوراً اپنے گرد آلود کپڑوں کو جھٹک کر کلاشنکوف کندھے پر ڈال کر فوراً اپنے آپ کو اپنے ہیڈ کوارٹر تک جا پہنچاتا۔ معمولاً روسی فوجوں کی آمد کی خبر ایسے موقع پر ملتی کہ امیر گل کی روزانہ مزدوری پر پانی پھر جاتا۔

امیر گل کو خداوند پاک نے عجیب ہمت اور حوصلہ عطا فرما رکھا تھا وہ خوبصورت بانکا۔ سجیلا۔ مردجری۔ اخلاق اور حشمت کا پیکر تھا۔ تنگدستی، محرومیتوں اور زندگی کے سبھی تلخ اور صبر آزما جاوث اس پہ کبھی اثر انداز نہیں ہوئے تھے وہ ہر مشکل کا بڑے صبر و حوصلے سے مقابلہ کرتا اور دشمن سے چھینی ہوئی کلاشنکوف بندوق کو دیکھ کر اس کا جذبہ جہاد اور بھی دو بالا ہو جاتا۔ اور وہ ان سبھی مشکلات کو بھول جاتا۔ لیکن سال رواں کا ہر لمحہ امیر گل کے لئے نہایت سخت اور طاقت فرسا تھا یہ اس لئے نہیں کہ اس نے محنت مزدوری کے لئے شانہ خالی کیا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے امیر گل کو ایک طاقتور اور قوی جسم دیا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے ان سبھی مشکلات کو کاٹنے کے لئے یہ جسم بنایا گیا ہے۔

قابل ذکر بات تو یہ ہے کہ سال رواں کی خشک سالی اور قحط نے تو اچھے اچھے امیروں کو جھنجھوڑ ڈالا ہے۔ بیچارے امیر گل کا کیا حال ہو گا؟ تنگدستی اور دوسری محرومیوں کے باعث امیر گل کا

روسی جارحیت کی ایک زندہ مثال

اپنا گھر اس کے لئے ایک جہنم بنا چکا تھا وہ بہت ہاتھ پاؤں مار چکا تھا۔ لیکن اس کی کوئی بھی تلاش کارگر ثابت نہ ہو سکی۔

کل کسی نے امیر گل کو بتایا تھا کہ اگلے گاؤں میں سندوزئی نامی شخص کے پاس پچھلے سال کے میدہ قوتوں کا کچھ ذخیرہ موجود ہے۔ امیر گل نے آج صبح سویرے گھر سے اُس گاؤں کا رُخ کیا۔ اگرچہ امیر گل کو یہ امید نہ تھی کہ وہ قوت حاصل کر لے گا۔ کیونکہ اس کے پاس پیسے نہیں تھے اور آج کل کسی کو مزدور کی بھی ضرورت نہیں۔ لیکن وہ بیچارہ کیا کرتا۔ محتاج بُری بلا ہے۔ امیر گل تو سالوں سال محنت مزدوری کر رہا تھا۔ فلک بوس پہاڑوں پر بڑی بڑی چٹانوں کو توڑ پھوڑ کر پھر اپنی ننگی پیٹھ پر اٹھا کر پہاڑ سے نیچے اُتار کیا چکا تھا۔ کوئلے کی کانوں میں زمین کا سینہ چیر کر پتھر کا کوئلہ نکال چکا تھا لیکن آج تک اُس نے کسی کے آگے اپنا ہاتھ نہیں پھیلایا۔ وہ غریب تھا۔ مگر باہمت مزدور اس کا سر آج تک کسی کے آگے نہیں جھکا اگر جھکا تو صرف اللہ تعالےٰ کے بے نیاز دربار میں اور ہاتھ پھیلا تو وہ بھی اللہ تعالےٰ کے حضور میں۔

یوں تو عام و اندوہ اور محرومیتوں کے شب و روز طویل ہوتے ہیں۔ یہاں کے عوام پسماندہ اور معاشی طور پر تنگدستی کا شکار ہو کر ایک فلاکت بار زندگی گذار رہے تھے امیر گل کے سوچ بچار، فکر و عمل کے سوتے خشک ہو چکے تھے۔ ہر طرف نا اُمیدی اور یاس کی گھنگھور گھٹائیں چھائی تھی آسمانِ پر امید کا کوئی ٹمٹماتا ہوا ستارہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ چلتے چلتے اس کے پاؤں میں سستی آنے لگی۔ قدم ڈگمگانے لگے۔ کبھی غصے سے بھڑک اٹھتا۔ اپنے آپ کو ملامت کرتا اور خود کو کوستا اور پھر چلتے چلتے رک جاتا اور فیصلہ کرتا کہ اس کام سے صرف نظر کی جائے۔ کیونکہ کسی سے کچھ مانگنا اس کی شان کے خلاف تھا۔

مگر بچوں کی بھوک۔ ان کی خستہ حالی ان کے خشک ہونٹ اور زرد چہرے یکے بعد دیگرے اس کی آنکھوں میں گھومنے لگے۔ پھر بادلِ نخواستہ قدم آگے بڑھتا۔ اس

> روس افغانستان کو ویران کر سکتا ہے ہمارے گھروں کو نذرِ آتش کر سکتا ہے۔ مگر وہ ہمارے ارادوں اور حوصلوں کو ماند نہیں کر سکتا
>
> (استاد برہان الدین ربانی)

کشمکش میں وہ گاؤں پہنچا اور آدھ سیر خشک میدہ قوت لے کر اپنی پرانی چادر میں باندھ لیا۔

صاف اور صفاف آسمان کے کناروں پر سورج کی تیز کرنیں پھیلی ہوئی تھی اور وہ کرہ ارض پر ظالم اور خون آشام دنیا کو تماشا کر کے اُس کے غم میں سُرخ ہو چکی تھی اور آسمان کی سرخی، یوں لگ رہی تھی جیسے اُس نے خون میں غوطہ لگایا ہے اور یہ منظر زمین پر موجود فاجعی کی عکاسی کر رہا ہو۔

امیر گل ابھی گاؤں کی حدود میں داخل ہی نہیں ہوا تھا کہ جٹ لڑاکا جہازوں کی ہیبت ناک آواز سنائی دی۔ اس کے فکر و خیال کے سبھی رشتے ٹوٹ گئے وہ ابھی چند قدم آگے ہی بڑھا تھا کہ ایک دھماکہ ہوا اور جونہی اُس نے دھماکے کا کالا دھواں فضا پر اُٹھتے دیکھا تو اُس کے دل میں کچھ کھٹکا اور امیر گل کا دل دھک کر رہ گیا۔ لیکن جلد ہی یہ کہنے لگا۔ "خدا نہ کرے" جلدی جلدی قدم اُٹھنے لگا اور ابھی کچھ آگے ہی نہیں بڑھا تھا کہ صاف اور ہموار راستے پر اس کا پاؤں مُڑ گیا اور وہ منہ کے بل گر پڑا اور قوت کی گٹھڑی ہاتھ سے گر گئی۔ کچھ میدہ قوت زمین پر بکھر گئے۔ امیر گل نے جلدی جلدی مٹی کے ساتھ قوت کو سمیٹا اور چل پڑا اس کے دل و دماغ میں طرح طرح فکر و خیال اُبھرنے لگے۔ وہ ہر چند اس وسوسوں سے اپنے آپ کو دور رکھنا چاہتا تھا لیکن یہ اس کے بس کی بات نہیں تھی۔ وہ گاؤں کے قریب پہنچا، دھماکے کا گرد و غبار ابھی نہیں بیٹھا تھا۔ وہ تیز تیز چلتے ہوئے یکدم دوڑ پڑا۔ آگے گلی میں ۱۲ چارپائیاں بچھی تھیں۔

امیر گل کی پیشانی سے ٹھنڈا پسینہ ان کے آنکھوں کے آنسوں کے ساتھ اس کے چہرے پر گر رہا تھا، اُس کا دل دھڑک رہا تھا۔ چند لمحوں کے لئے زمین اس کے پاؤں تلے گھوم گئی اور قوت کی گٹھڑی ہاتھ سے چھوٹ گئی اور دھڑ سے ان بچھی ہوئی چارپائی پر جا گرا جہاں اس کا چار سالہ بیٹا خونڈلی اپنی بہن کے ساتھ خون میں لت پت پڑے تھے۔

افغان مجاہدین

اور حکم قرآن

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ امّا بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم وَ قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم و لا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین

(سورہ بقرہ پ ۲ آیت ۱۹۰)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑو ان لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

تشریح: قاتلوا (لڑو) لفظ قتال سے ہے۔ جس کے معنیٰ جنگ کرنا یا لڑنا ہے۔ یہ حکم مسلمانوں کو اس حالت میں دیا گیا۔ جب ان پر ان کے دشمن اور مخالفین اسلام ظلم ڈھا چکے تھے یہ ظلم وستم چند دنوں کے لئے نہیں بلکہ تیرہ برس تک مکہ میں قیام کے دوران راہِ حق کے متوالوں پر ہوتے رہے۔

کافروں اور یہودیوں کی مشترکہ زیادتی ظلم وستم اور بے رحمی کے جواب میں صبر کرتے ہوئے مسلمان جب وطن اور گھر بار چھوڑ کر بے وطن ہوئے۔ تو مدینہ میں جا بسنے کے بعد اس قدر کٹھن اور صبر آزما امتحان پر دشمنوں سے مدافعت یعنی دفاع کے لئے جنگ کی اجازت ملی۔ لیکن وہ بھی منکرین اسلام کے بار بار دست درازیوں اور حملوں کے نتیجے میں۔

الحاصل: محترم مسلمان بھائیو! آج ہم نے قرآن وسنت پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اسی لئے آج ہماری وہ شان اور عظمت نہیں رہی جو کبھی تھی۔

قرآن وسنت سرچشمہ ہدایت ہے جس وقت مسلمان اس پر عمل پیرا تھے تو تمام دنیا میں کامیاب وکامران تھے اور جب قرآن حکیم پر عمل چھوڑ دیا تو آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ انسانی عظمت کی بلندیوں سے تحت الثریٰ میں جا گرے۔ ذرا غور کیجئے آج ہر جگہ مسلم ممالک پر کفر کی یلغار ہے ایک طرف افغانستان میں روسی مسلمانوں کی غیرت و آبرو اور دین کو تباہ کرنے میں مصروف عمل ہے۔ تو دوسری طرف فلسطین میں کفاروں نے مسلمانوں کی عظمت اسرائیل کے ہاتھوں خاک میں ملا دیا ہے ایک طرف بلغاریہ میں سوشلسٹ حکومت مسلمانوں کے نشانات مٹانے پر تلی ہوئی ہے تو دوسری طرف انڈونیشیا وبرما وغیرہ میں مسلمانوں کو نیست ونابود کرنے کے لئے کفر کی تمام طاقتیں پوری قوت اور اتحاد سے مصروف عمل ہیں۔ لیکن خود مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ وہ قرآن پاک کو بالائے طاق رکھ کر روس وامریکہ کے دامن میں رہنے کو سرمایہ افتخار سمجھتے ہیں۔

لیکن یاد رکھو اے مسلم قوم اگر آج بھی قرآن وسنت پر عمل کیا جائے تو کھویا ہوا اقتدار دوبارہ حاصل کیا جا سکتا ہے اس دور میں بھی ایسے جانثاران اسلام موجود ہیں۔ جنہوں نے قرآن اول کی یاد تازہ کر دی اور ثابت کر دیا ہے کہ اگر آج بھی مسلمان قرآن وسنت پر عمل پیرا ہوں تو کوئی طاقت اسلامی قوت کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور اس کی زندہ مثال موجودہ افغانستان کی جنگ ہے روس جیسی سپر طاقت کے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں اور اہل دنیا پر حق اور باطل کا فرق واضح کر دیا۔ اور وہ مجاہدین افغانستان ہیں۔

اے مسلم قوم! آج روس کے خلاف افغان مجاہدین جو جنگ لڑ رہے ہیں وہ قرآنی حکم کے مطابق ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک کا مفہوم ہے:

"کہ جو تم سے لڑے اُن سے لڑو۔ جہاں سے تم (مسلمانوں) کو نکال دیا ان کو وہاں سے نکال دو"۔

اس فرمان کی روشنی میں افغان مجاہدین

حق پر ہیں۔ کیونکہ روسی حکومت ایک اسلامی ملک افغانستان پر اپنی جارحیت کا ارتکاب کر چکی ہے۔ وہاں کے مظلوم عوام کو اتنا نہ ظلم و استبداد بنا چکی ہے۔ اور ان کو اپنے وطن سے نکل جانے پر مجبور کر دیا ہے۔

چونکہ اپنا حق حاصل کرنا ہر انسان کا پیدائشی حق ہے۔ لہٰذا افغان مجاہدین اپنے حقوق اور اسلام کی بلندی کے لئے اس کے خلاف بنرد آزما ہیں۔ اور چونکہ افغان مجاہدین حکم قرآن پر عمل پیرا ہیں اس لئے فتح ان کی شامل حال ہے یہی وجہ ہے کہ تقریباً سات سال گزرنے کے باوجود بھی روس اور اس کے حمایتی سرزمین افغانستان پر قدم جمانے میں کامیابی حاصل نہیں کر سکے یہ صرف اور صرف اللہ کے حکم پر عمل کا نتیجہ ہے

اب روس اور اس کے حمایتی افغانستان میں قدم جمانے کے لئے فراڈ کا راستہ ڈھونڈ رہے ہیں۔ لیکن انشاء اللہ وہ دن دور نہیں ہے جب ساری دنیا میں ایک ایسی آواز سنی جائے گی کہ روس نے اپنی بوری بستر گول کر کے اپنی ناکام فوج کو سرزمین افغان سے نکلنے کا حکم دے دیا ہے

اے مردان مسلم! قطرا قطرا کر کے بدلو اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے افغان مجاہدین کے شانہ بشانہ میدان کارزار میں آ تر آؤ اور روس کے گمراہ کن پروپیگنڈہ میں نہ آؤ۔ کیونکہ زندگی اور موت صرف خداوند تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے۔ آج افغان مجاہدین عزت کی موت کو ترجیح دے کر روس جیسے سرخ سامراج کے ساتھ لڑ رہے ہیں اور اپنے دین اور ملک کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ ذلت کی زندگی سے عزت کی موت کو بہتر سمجھتے ہیں

اپیل: مسلمانان دہر سے بالخصوص اور انسان دوست اقوام سے بالعموم پرزور اپیل کرتا ہوں۔ کہ افغان مجاہدین کی ہر سطح پر مادی اور اخلاقی مدد فرما کر اپنے جذبہ انسانیت اور مسلم بھائی چارے کا ثبوت دیں۔

اے انسانیت کے علمبردارو! برائے مہربانی روس جیسی استبدادی طاقت کے خلاف وسیع پیمانے پر آواز اٹھا کر افغان مجاہدین کی حوصلہ افزائی کیجئے۔ تاکہ روس ہوس اقتدار اور ملک گیری سے دست بردار ہو کر افغانستان کی سرزمین سے نکل جائے اور افغان عوام کو اپنا حق مل سکے۔

(جاری ہے)

افغانستان کے چپے چپے پر شہیدوں کے مزار قائم ہو چکے ہیں۔ (مزار شہید الحاج عبدالشکور)

ماہنامہ

مشعل

شہید استاذ ذبیح اللہ

کی جلائی ہوئی مشعل

آج بھی فروزاں ہے

افغانستان کے بحران کا واحد حل

حل یہ ہے کہ افغانستان میں

مجاہدین کی قیادت میں

حکومت تشکیل دی جائے۔

پروفیسر برہان الدین ربانی

مجاہدین اس وقت تک

لڑائی نہیں روکیں گے،

جب تک تمام روسی فوج

افغانستان سے چلی نہیں جاتیں،

استاد برہان الدین ربانی

جہاد افغانستان میں حصہ لینا ہر مسلمان پر فرض ہے علمائے کرام کا فتویٰ

اسلام آباد ۲۷ دسمبر: پاکستان، ایران اور سعودی عرب کے مختلف مکاتب فکر کے ممتاز علماء کرام نے افغان مجاہدین کی جدوجہد کو کفر اور اسلام کی جنگ قرار دیتے ہوئے جہاد کا فتویٰ صادر کیا ہے اور عالم اسلام پر زور دیا ہے کہ وہ افغانستان کے مسلمانوں کو روسی جارحیت سے نجات دلانے کے لئے افغان مجاہدین کے جہاد میں مکمل طور پر حصہ لیں اور مجاہدین کی ہر قسم کی امداد فراہم کریں۔ ان علماء کرام نے جہاد افغانستان کو حقیقی اور اسلامی جہاد قرار دیا ہے۔ علماء کرام نے یہ فتویٰ آج یہاں علماء کرام کی ایک پریس کانفرنس میں جاری کیا، جس میں مفتی محمد حسین نعیمی، مولانا محمود احمد رضوی، مولانا محمد رفیع عثمانی حافظ عبدالقادر روپڑی، مفتی احمد گل، مولانا سمیع الحق نیشاپوری، مولانا ناظم ندوی، مولانا محمد اجمل قادری، مولانا عبدالرحمٰن مدنی اور مولانا عبدالواحد نے خطاب کیا پریس کانفرنس میں شیخ الازہر جاد الحق علی جاد الحق کا فتویٰ بھی پڑھ کر سنایا گیا، علماء کرام کے مشترکہ فتویٰ میں کہا گیا ہے کہ اسلام کے تمام فقہاً اس بات پر متفق ہیں کہ جہاد ہر مسلمان پر فرض ہے افغانستان کے جیالے مسلمان اپنے اسلامی عقائد اسلام کی بقاء اور آزادی وطن کے لئے روسی جارحیت کے خلاف اسلامی جہاد کر رہے ہیں۔ روس ایک دنیاوی سپر پاور ہونے کے باعث افغانستان پر بے شرمانہ حملوں کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ لہٰذا قطعی طور پر یہ حکم دیا جاتا ہے کہ افغان جہاد ایک حقیقی اور اسلامی جہاد ہے، یہ کفر و اسلام کی جنگ ہے یہ افغان عوام کا جہاد نہیں بلکہ سارے عالم اسلام کا جہاد ہے۔ شرعی نصوص اور فقہی مسائل کی روشنی میں یہ فتویٰ دیا جاتا ہے کہ اس جہاد میں حصہ لینا اور شریک ہونا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ افغان مہاجرین ہمارے مسلمان بھائی ہیں ان کی امداد کرنا، انہیں پناہ دینا پاکستان کے عوام پر واجب ہے۔ جو لوگ اس اسلامی جہاد کو غلط معنوں میں تعبیر کر رہے ہیں یا چاہتے ہیں کہ مہاجر و انصار کے درمیان فتنہ و فساد پیدا کریں ان کا یہ عمل اسلامی شریعت رو سے مردود ہے اور گناہ عظیم ہے۔ جو لوگ اس جہاد میں کمیونسٹوں یا غاصبوں کا ساتھ دیتے ہیں ان کے خلاف بھی جہاد فرض ہے۔

علماء کرام نے عالم اسلام سے اپیل کی ہے کہ وہ افغان جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور ہر شعبۂ زندگی کے مسلمان اپنے اپنے دائرۂ کار میں افغان مہاجرین کی حمایت اور امداد کریں۔ علماء کرام نے کراچی کے فسادات میں افغان مہاجرین کے ملوث ہونے کی تردید کی۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا علماء کرام بھارتی مسلمانوں کی بنات اور فلسطینی مسلمانوں کی حمایت کے لئے بھی اسی نوعیت کا فتویٰ جاری کریں گے۔ علماء نے کہا کہ بھارت میں مقیم مسلمانوں اور افغان مسلمانوں کی صورت حال مختلف ہے اس لئے ان کے بارے میں جہاد فرض نہیں جبکہ فلسطین کے مسلمانوں کی امداد کے لئے جہاد فرض ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ جس طرح افغانستان میں روسی جارحیت کی مذمت کر رہے ہیں کیا اسی طرح فلسطین میں امریکی کردار کی مذمت کریں گے تو علماء نے جواب دیا کہ ہم مذمت کرتے ہیں

بقیہ:- اداریہ

وہ اسی قسم کی حماقت نہیں کرے گا۔ اس حقیقت کے باوجود روس نہ صرف جارحیت کا الزام دوسروں کے سر تھوپتا ہے، بلکہ اُلٹا ضمانت بھی مانگتا ہے۔

افغان مسلمان قوم اپنی حفاظت خود کر سکتی ہے انہیں سرخ الحادی اژدہا کی ضرورت نہیں یہ سب کچھ محض دھوکا ہے اور دنیا والوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنا ہے۔ علم انا ہے کہ ملک گیری کے جنون میں مبتلا ہیں، وہ کبھی اپنے وعدے نہیں نبھاتے۔

روسی لیڈر کی یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ کیونکہ گذشتہ آٹھ سالوں کے دوران کئی بار انہوں نے ایسے ہی ہتھکنڈے استعمال کئے ہیں۔

ہمارا بھی یہی مؤقف ہے کہ افغان مسئلہ جلد از جلد حل ہو جائے۔ لیکن یہ حل اس وقت تک نہیں ہو سکتا ہے، جب افغانستان سے تمام روسی ایک ایک ہو کر نکل جائیں

اس لئے افغان مجاہد قوم نے تہیہ کر رکھا ہے کہ وہ اپنے اسلامی سرزمین سے روسی فوج کو نکالنے تک اپنا اسلامی جہاد جاری رکھیں گے۔

مبصر کے قلم سے

کیا یہ رُوس اور امریکہ کی جنگ ہے؟

افغان کے بارے میں عام طور پر مسلمان ایک ہی بات کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ وہاں کے لوگوں کو اپنے جہاد میں کامیاب کرے انہیں ظلم سے نجات دے اور ظالم کو ناکام و نامراد کرے ..... یہ بات سب کہتے ہیں۔ پاکستان کے مسلمان بھی اور دنیا کے دوسرے ملکوں کے مسلمان بھی اور یہ اتنی واضح سمجھ میں آنے والی اور سچی بات ہے کہ اسے سب کو کہنا چاہیئے بلکہ اسے ہر انسان کا موقف ہونا چاہیئے جو انسانیت کی کچھ رمق بھی رکھتا ہے۔

لیکن بعض لوگوں کو یہ بات پسند نہیں ہے۔ وہ ایک انسانی موقف اختیار کرنے کی بجائے دوسری ہر بات کہہ رہے ہیں دیکھنا چاہیئے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں اور یہ بھی کہ کیوں کہہ رہے ہیں اس سے یہ حقیقت بھی کھل جائے گی کہ کس کے لئے کہہ رہے ہیں۔

وہ کہتے ہیں افغانستان میں لڑی جانے والی جنگ روس اور امریکہ کی جنگ ہے ان سے یہ سیدھا سادھا سوال پوچھنا چاہیئے کہ کیا وہاں روسی اور امریکی لڑ رہے ہیں؟ کیا منظر یہ ہے کہ وہاں ایک طرف روسی فوج ہے اور دوسری طرف امریکی فوج یا نقشہ یہ ہے کہ وہاں ایک جانب روسی فوج ہے اور دوسری جانب افغانستان کے لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ غیر ملکی حملہ آور ہمارے ملک سے نکل جائیں۔

اگر نقشہ یہ ہے اور افغانستان کے جہاد آزادی کا بدترین مخالف بھی جانتا ہے کہ نقشہ یہی ہے تو پھر یہ روس اور افغانستان کے لوگوں کی جنگ ہے یا روس اور امریکہ کی جنگ؟ اگر وہاں ایک طرف روس کے طیارے روس کے ہیلی کاپٹر روس کے ٹینک اور روس کی بکتر بند گاڑیاں ہیں اور دوسری طرف ایسی کوئی چیز نہیں ہے تو یہ کیسے دو بڑی طاقتوں کی لڑائی ہے؟

اس کے برعکس یہ تو ایک ایسی قابل افتخار جدوجہد ہے جس میں دنیا کے جدید ترین اور بدترین اسلحہ کے مقابلے میں ایک ملک کے لوگوں کی اجتماعی نفرت ہے آزادی کے لئے ان کی متحدہ تمنا ہے اور سر اٹھا کر جینے کے لئے ان کا ناقابل تسخیر عزم ہے یہ دو سامراجی قوتوں کی جنگ ہوتی تو کبھی قابل عزت نہ ہوتی کسی پہلو سے قابل التفات نہ ہوتی اس کا ہمارے جذبات اور احساسات سے کوئی تعلق نہ ہوتا نہ اس کے لئے ہمارے دل دھڑکتے نہ ہماری مساجد میں دعائیں ہوتیں اور نہ ہمارے گھروں میں ہماری مائیں بہنیں اور بچیوں کے ہاتھ دعاؤں کے لئے اٹھتے۔

یہ اس جنگ کی اصل تصویر ہے اب اگر آپ اسے مسخ کرتے ہیں اور مزاحمت کرنیوالی عظیم ملت افغان کی جگہ امریکہ کو لاکر اس تصویر میں کھڑا کر دیتے ہیں تو فی الحقیقت آپ ایک پوری ملت کو گالی دیتے ہیں آپ خوب امریکہ کے دشمن ہیں کہ افغان سرفروشوں کی کمائی اس کی جھولی میں ڈال رہے ہیں۔

اٹل اور اٹمٹ حقیقت ہے اور گزرنے والے سات برس جس ثبوت بن گئے ہیں کہ روس افغانستان میں مسلسل ناکامی کا سامنا کر رہا ہے اور یہ وقت اسے کیمیائی ہتھیاروں نیپام بموں، طیاروں اور ٹینکوں کے بغیر لڑنے والے مجاہدین کے ہاتھوں دیکھنا پڑ رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک "سپر پاور" اس ذلت کا اعتراف نہیں کر وہ مجبور ہے کہ اپنی "مشکلات" کے لئے دوسری "سپر پاور" کا نام لے کہ اور ایک طرف اپنے عوام کو اور دوسری طرف پوری دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش کرے کہ اس کا مقابلہ جدید اسلحہ سے محروم سربکف انسانوں سے نہیں ہے بلکہ اس کے مدمقابل دنیا کی دوسری "سپر پاور" ہے..... یہ جھوٹ جنگ افغانستان کے ایک فریق کی بہت بڑی ضرورت بن گیا ہے اس کے تمام ذرائع ابلاغ اس کی پراپیگنڈا اور اس کے لگائے ہوئے اسے دہرانے پر مامور بھی ہیں اور مجبور بھی

یوں آج ہم تاریخ کا یہ عجیب منظر دیکھ رہے ہیں کہ ایک "سپر پاور" اپنے مشکل وقت میں دوسری "سپر پاور" کے نام کا سہارا لے رہی ہے۔

اور دوسری طرف "سپر پاور" کے نزدیک اس میں اس لئے کوئی قباحت نہیں ہے کہ اپنا ایک فوج تک اس جنگ میں جھونکے بغیر ایک سامراجی طاقت کو حریت پسندوں کے شانہ بشانہ ہونے کا اعزاز مل رہا ہے اور اس طرح جو لوگ پاکستان میں بیٹھ کر اس جھوٹ کی اشاعت میں حصہ لے رہے ہیں وہ فی الحقیقت روس ہی کا کام نہیں کر رہے امریکہ کے بھی کام آ رہے ہیں۔

حالات کا مطالعہ صاف صاف بتاتا ہے کہ افغانستان میں داخل ہوتے ہوئے روس اور اس کے مقصد پر سازوں کو امریکہ کا نام لینے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوئی وہ ایک ایسے ملک پر قبضہ جمانے آ رہے تھے جس کی فوج تک ان کے راستے میں حائل نہیں تھی ان کے نزدیک یہ سارا ایک بہت مختصر سا آپریشن تھا جسے بہت جلد مکمل ہو جانا تھا۔ چنانچہ انہیں کسی امریکہ ذخیرہ کی گردان کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی اور اسی لئے ان کی جارحیت کا ابتدائی دور پورے کا پورا اس ذکر سے خالی ہے بعد میں جب اندازہ ہوا کہ واسطہ فولاد کے چیتوں سے پڑ گیا ہے اور جب افغانستان سے ماسکو آنے والے تابوتوں میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا تو ایک سامراجی کو اپنے ساتھ دوسرے سامراج کی ضرورت محسوس ہوئی پھر جوں جوں مزاحمت شدید ہونے لگی ہر جہاں کے پیچھے سے سنسناتی ہوئی گولیاں آنے لگیں اور دن مہینوں میں اور مہینے برسوں میں تبدیل ہونے لگے توضرورت بھی بڑھتی چلی گئی۔ اور اب تو آنکھوں برس افغانستان کے سر پر بنے پہاڑوں جیسا ایک اور پہاڑ بن کر سامنے آ گیا ہے۔ اب تو کوئی توقع بھی اس کے بغیر مکمل نہیں ہو رہی۔

افغانستان کی جنگ آزادی کو روس اور امریکہ کی جنگ باور کرانے کی کوشش ایک اور پہلو سے کچھ زیادہ ہی مضحکہ خیز دکھائی دینے لگتی ہے۔

سب جانتے ہیں کہ آج امریکہ اور ایران ایک دوسرے کے زبردست دشمنوں کی حیثیت رکھتے ہیں ایران کی امریکہ سے نفرت کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں سوال یہ ہے کہ اگر افغان مہاجرین کو پناہ دے کر اور افغانستان کے جہاد آزادی کی تائید کر کے پاکستان امریکہ کے مقاصد پورے کر رہا ہے۔ تو ایران کے متعلق کیا ارشاد ہے ایران بھی تو یہی کام کر رہا ہے ایران نے بھی لاکھوں مہاجرین کو پناہ دی ہے وہ بھی روس کو غاصب قرار دیتا ہے بلکہ افغانستان کی آزادی کے معاملے میں اس کے جذبات بعض دوسرے مسلم ممالک سے بھی شدید تر ہیں..... تو پھر ایران کے بارے میں کیا خیال ہے؟...

اور اگر آپ اس کے متعلق ایسی کوئی بات نہیں کہہ سکے اور نہیں کہہ سکتے تو ذرا نہیں کہہ سکتے تو ذرا وضاحت فرمائیے کہ ایک ہی طرز عمل اور ایک ہی موقف اختیار کر کے ایران بے گناہ کیوں ہے اور پاکستان گناہ گار کیوں ہے؟

وہ کہتے ہیں "روسی تو جبھی تو انقلاب کی حفاظت کے لئے افغانستان آئی ہیں"

انقلاب کی حفاظت؟

انقلاب..... اور حفاظت کا محتاج؟

زخموں سے چور چور افغان مجاہد آزادی وطن کی سرحد میں

یہ انقلاب کا ذکر ہو رہا ہے یا کسی گھڑی عمارت کا بیان ہے ؟

انقلاب فرانس میں آیا ہے، جس نے صدیوں پرانے نظام کو اکھاڑ پھینکا انقلاب برصغیر میں آیا اور انگریزوں کو یہاں سے نکلنا پڑا انقلاب چین میں آیا ہے انقلاب ایران میں بپا ہوا ہے۔

... آخر کس انقلاب کی حفاظت کے لئے غیر ملکوں سے فوجیں آتی ہیں ؟

اور افغانستان کی مثال تو زیادہ تابناک ہے وہاں انقلاب غیر ملکی جارحیت سے پہلے نہیں اس جارحیت کے بعد آیا ہے جارحیت سے پہلے تو کابل کے شاہی محل میں حکومتوں کی اکھاڑ پچھاڑ کا کھیل ہو رہا تھا غیر ملکی فوجیں ملک میں داخل ہوئیں تو وہاں کے لوگ انہیں اپنی دھرتی سے نکالنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور دنیا نے دیکھا کہ انہیں اس کام میں کسی غیر ملکی فوج کی مدد تو کیا خود اپنی فوج کی ضرورت بھی محسوس نہیں ہوئی وہ اپنا کام اپنے ہاتھوں سے مکمل کر رہے ہیں یہ ہے انقلاب، جو اپنی حفاظت خود کر رہا ہے۔

انقلاب تو نام ہی اس کیفیت کا ہوتا ہے جو قوموں کے اندر سے پھوٹتی ہے باہر سے تو غلامی مسلط ہوتی ہے، انقلاب نہیں،

ایک بات یہ بھی کہی گئی ہے کہ افغانستان میں سماجی تبدیلی آ رہی ہے۔

ٹھیک وہی "دلیل" ہے جو انگلستان اور یورپ کے دوسرے سامراج..... ایشیا اور افریقہ کے مختلف ممالک پر قبضہ جمانے کے بعد دہراتے رہے معلوم یہ ہوا کہ ہر دور میں ہر سامراج اور اس کے ترجمان ایک ہی زبان بولتے ہیں۔

وہ بھی ہمیں تہذیب بنانے آئے تھے ان کا مشورہ ہے کہ کارمل حکومت کو تسلیم کرو" اس کا جواب یہ ہے کہ کیوں ؟

جس "حکومت" کو اس ملک کے اپنے لوگوں نے تسلیم نہیں کیا اسے ہم کیوں اور کیسے تسلیم کر لیں۔

کیا پاکستان اور ایران میں موجود افغانستان کے لاکھوں انسانوں اس حکومت کو تسلیم کرنے کی علامت ہیں ؟

کیا خود ان سات برسوں کی گواہی بھی یہی ہے کہ یہ کسی ایسے ملک کے شب و روز ہیں جس کی "حکومت" اور اس کے آقاؤں کو وہاں کے لوگ تسلیم کر چکے ہیں ؟

تو جس اقتدار کو اس سرزمین کی وادیوں پہاڑوں اور میدانوں تک نے نہیں مانا اس کے بارے میں آپ چاہتے ہیں کہ ہم اسے ایک "جائز اور قانونی حکومت کا مقام دے دیں اور اس طرح سب سے پہلے اس ملک کے خلاف غیر ملکی جارحیت ہی کو جائز اور درست مان لیں ؟

کسی سامراج کی اس سے بڑھ کر اور کیا خامت ہوگی جو اس طرح کے مشوروں کے ذریعے انجام دی جا رہی ہے

وہ کہتے ہیں " اتنے لاکھ افغان پناہ لینے آ سکتے ہیں تو دو لاکھ ہماری کیوں نہیں آ سکتے" کس نے کہا کہ ہماری پاکستان نہیں آ سکتے؟ کون ان کے آنے میں رکاوٹ بن رہا ہے؟ کون رکاوٹ بن سکتا ہے ؟

ہماریوں کے پاکستان آنے کا معاملہ تو ایک غیر متنازعہ معاملہ ہے، لیکن وہ لوگ جو معاملات کو الجھانے میں ہی اپنی عافیت دیکھتے ہیں اس معاملے میں بھی ایسے کسی رخنے کی تلاش میں ہیں

تو دیکھ لیجئے کہ اصل مسئلہ کیا ہے۔

مسئلہ ہماریوں کے پاکستان آنے کا نہیں ان کے پاکستان لانے کا ہے صورت یہ نہیں ہے کہ وہ ہماری کسی سرحد پر کھڑے ہیں اور جس طرح افغانستان کے جاجر خود چل کر یہاں آتے رہے ہیں، ہماری بھی اسی طرح آ سکتے ہیں اگر وہ یوں آ سکتے تو کب کے آ گئے ہوتے، لیکن صورت یہ نہیں ہے وہ ہزاروں میل دور ہیں اور اس بات کے حاجت مند ہیں کہ انہیں وہاں سے لیا جائے۔

... صاف ظاہر کہ یہ ایک بالکل مختلف صورت حالات ہے۔

پھر افغانستان میں گھسی آنے والوں کو ایک ضمانت بھی چاہیئے "اگر عدم مداخلت کی ضمانت دی جائے تو روسی فوجیں واپس جا سکتی ہیں"

تکنیک ملاحظہ ہو، پہلے آپ اپنی کوئی مداخلت تسلیم کیجئے اس کے بعد عدم مداخلت کی ضمانت دیکھئے بات کتنی ہی مضحکہ خیز کیوں نہ ہو۔ سرخ ذہنیت کی کھلی غنڈہ گردی کر رہی ہے.... وہ جو مداخلت ہی کا نہیں جارحیت کا مرتکب ہے اور جارحیت ہی کا نہیں قتل عام کا مجرم ہے مطالبہ دوسروں سے کیا جا رہا ہے کہ عدم مداخلت کی ضمانت دو۔

ساری دنیا ۱۹۷۳ء سے ششدر کھڑی افغانستان میں روس کی مداخلت دیکھ رہی ہے روس وہاں حکومتیں بدلتا رہا ایک کے بعد دوسری کٹھ پتلی لاتا رہا دنیا دیکھتی رہی ۱۹۷۹ء میں مداخلت کھلی جارحیت میں تبدیل ہو گئی دنیا کی طرف سے نفرت کا اظہار ہوا ... اس وقت سے یہ "انسان دوست" طاقت انسانوں کو جھنجھوڑنے کا کھیل جاری رکھتے ہوئے چیخ رہی ہے، "عدم مداخلت عدم مداخلت عدم مداخلت"

یہ ہے اس کے مطالبہ عدم مداخلت کی کل حقیقت ایک پٹڑو کو ضمانت چاہیئے

کس بات کی ضمانت ؟ کیا یہ ضمانت کہ روسی کے جانے کے بعد ملک میں کوئی ردعمل نہیں ہوگا ؟

یہ ضمانت کون دے سکتا ہے ؟

اور جہاں تک ایسی کسی "ضمانت" کا تعلق

ہے کہ روسیوں کے جانے کے بعد وہاں کوئی اور نہ آنے پائے تو ایسی بات کا زبان پر لانا ہی اس عظیم ملت کا توہین کے مترادف ہے۔ جس نے اپنی سرزمین پر نہ انگریزوں کے پاؤں جمنے دیئے اور نہ روسیوں کے کوئی سامراج جس کے ہاں نہ عظر سکا۔

جس کی پوری تاریخ غلامی سے خالی ہے کیا آپ ایسی کوئی بات ان مجاہدوں کے سامنے بھی کہہ سکتے ہیں جو خود آپ کو خواہ تخواہ مانگنے کی سطح پر لے آتے ہیں؟

جو لوگ سات سال کی قدم قدم پر قربانیاں مانگتے اس مدت سے گزرے ہیں اور گزر رہے ہیں۔ جنہوں نے اپنی آزادی کے لئے اپنی استقامت منوائی ہے اپنے دین کے لئے اپنا خلوص منوایا ہے اور اپنے تشخص کے لئے اپنی تڑپ منوائی ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ سنگدلی کی وہ کیا مقدار ہوگی جو ایسے انسانوں کے بارے میں انسان کہلانے والی ہی کسی مخلوق کو جھوٹ بولنے پر آمادہ کر دیتی ہے۔ حملہ آور کی حمایت میں اور مزاحمت کرنے والوں کے خلاف نکات تصنیف کرنے والے بہت کچھ تصنیف کر رہے ہیں جس بات کا شاید بھی ملتا ہے اس کے لئے کام شروع کر دیتے ہیں تضادات کی انہیں پروا نہیں کسی چیز کو بے سر و پا ہونا ان کا مسئلہ نہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں: روسی افغان عوام کی دعوت پر افغانستان آیا ہے۔ بجا ارشاد ہوا افغانستان کے خاک اور خون میں لتھڑے ہوئے یہ چھ سال اسی امر کا ثبوت ہی تو پیش کر رہے ہیں۔

پھر کہتے ہیں براہ مذاکرات کرو تو مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ براہ راست مذاکرات تو اصل فریقوں کے درمیان ہوتے ہیں یعنی ایسے فریقوں کے درمیان جو جنگ کے میدان میں براہ راست آمنے سامنے ہوتے ہیں۔

اگر مذاکرات اصل فریقین روس اور مجاہدین کے درمیان ہونے ہیں تو یقیناً مسئلے کے حل ہونے کی کوئی امید افغان مذاکرات سے وابستہ کی جا سکتی ہے... لیکن اگر مذاکرات ان حقیقی فریقوں کے درمیان نہیں ہونے تو کم از کم ان مذاکرات کی باری تاریخ سامنے رکھ کر بتایا جائے کہ کہاں کہاں اور کون سا مسئلہ اس طرح حل ہوا ہے؟

ایک سوال یہ بھی کیا جاتا ہے "مجاہدین کے پاس اسلحہ کہاں سے آ رہا ہے؟

ان کے پاس اسلحہ پہنچنے کے دو ہی بڑے ذرائع ہیں۔ اگر آپ حملہ آور فوج کا ریڈیو سنیں اور اسی کے اخبارات دیکھیں ایک ہفتہ آپ کو بار بار سننے اور پڑھنے کو ملے گی کہ "دشمن نے ان کے فلاں اور فلاں اور فلاں فوجی کا فوائے پر حملہ کیا ہے کبھی کبھی وہ "دشمن" کے بجائے "فیٹرے اور رہزن" کے الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں یہ افغان مجاہدین کے لئے (ان کے خاص زبان ہے) ظاہر ہے جن فوجی کاروائیوں پر افغان مجاہدین حملے کہتے ہیں ان میں روسی فوجی افغانستان کے لوگوں کے لئے "ٹیرر ازم" اور "ریفیوجی ازم" کے تو نہیں آ رہے ہوتے چنانچہ ایسا ہر منظم اور کامیاب حملہ مجاہدین کے لئے اسلحے کا تازہ رسد بن جاتا ہے

دوسرا ذریعہ کار روسی فوج ہے یہ فوجی جب بھی مجاہدین سے مل جانے کے لئے ان کے پاس آتے ہیں خالی ہاتھ نہیں آتے... ان کے پاس بھی روسی اسلحہ ہی ہوتا ہے۔ خود بھی لدے پھندے آتے ہیں اور گاڑیاں بھی بھر کر لاتے ہیں اور اگر کوئی نئی چیز آئی ہوتی ہے تو اس کی ٹریننگ دینا بھی شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ہیں دو بڑے ذرائع۔

(شکریہ روزنامہ مشرق)

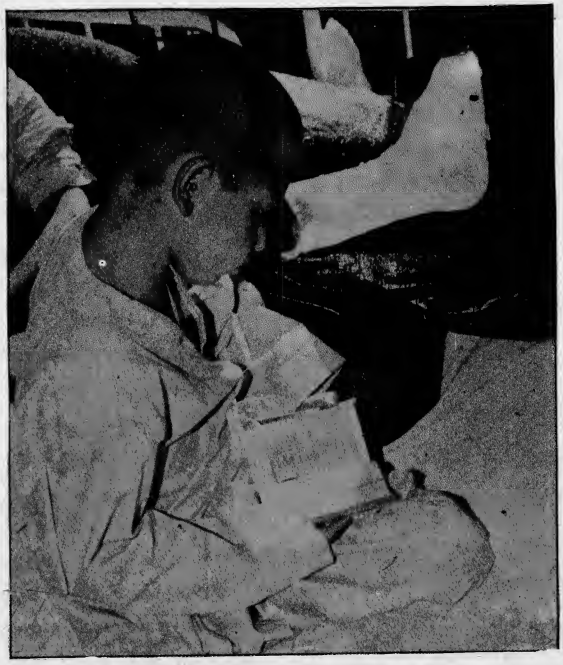

مجاہد زادہ ایسے حال میں بھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں

قسط نمبر ۲

روس کی سہ تختی حکومت

تاریخی حیثیت

ترجمہ: موسیٰ خان جلالزے

سوویت ملٹری انٹیلی جنس اور اُس کا عضوِ اعظم گرو (GRU) سوویت فوج کے جزوِ لاینفک ہیں۔ لہٰذا سوویت انٹیلی جنس کا تاریخی جائزہ اُس کی فوجی ترقی اور کے جی بی فوج اور پارٹی کے درمیان جدوجہد اور مسلسل جستجو سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے

سرخ فوج کی آزادی اور علیحدگی کے وقت سے پہلی مرتبہ بڑی خاموشی اور رازداری سے اُس فوج کو انٹیلی جنس کے چھوٹے چھوٹے گروپوں میں تقسیم کیا جس کے لئے کوئی باقاعدہ احکامات جاری نہ کئے گئے تھے اور جوں جوں یہ سرخ فوج رجمنٹوں، بریگیڈوں ڈویژنوں کی صورت میں بڑھتی گئی۔ سرخ فوج کے انٹیلی جنس دستے بھی اُسی طرح پھلتے پھولتے اور ترقی کرتے چلے گئے۔ ظاہری طور پر یہ انٹیلی جنس دستے متعلقہ سٹاف اور فوج کے یونٹوں کے ماتحت دیدیئے گئے اور ساتھ ہی اسی وقت سے انٹیلی جنس کے بڑے دستے چھوٹے یونٹوں پر کنٹرول حاصل کرنے لگے۔ اور انٹیلی جنس کا چیف فوج کے دوسرے دستوں کے ساتھ اپنا دستہ متعین کرتا اور اس طرح یہ محکمہ اپنی الگ حیثیت میں اُبھرتا چلا گیا۔ جو یونٹوں سے بریگیڈوں اور ڈویژنوں تک پھیلتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ ۱۳ر جون ۱۹۱۸ء کو پہلی مرتبہ سرخ فوج کے اتحاد سے ایک فرنٹ قائم کر دیا گیا۔ جس کا نام "Eastan Front" مشرقی فرنٹ رکھا گیا۔ اس میں پانچ فوجیں اور دالگا ملٹری جہازوں کا بیڑہ شامل کر دیا گیا۔ اُس دن سے مشرقی فرنٹ میں ایک اور انٹیلی جنس محکمہ بنایا گیا جسے ورشنی کے فرائض سونپے گئے۔ اس محکمے میں بھی انٹیلی جنس چیف مقرر کئے گئے جو پانچوں فوجوں اور بہازوں کے بیڑوں سے بریفنگ طلب کرتے۔ فرنٹ کے اِن چیف افسروں کے پاس جہازوں کی ایک خاصی تعداد مہیا کی گئی جن کی مدد سے وہ ہوائی جاسوسی کا کام لینے لگے۔ اسی طرح کچھ کیولری سکاڈرن بھی اس میں شامل کر دیئے گئے۔ جس سے ایجنٹوں کا کام لیا جانے لگا۔ جاسوسی ایجنٹوں کا کام مشرقی فرنٹ میں شروع شروع میں خفیہ طور پر بالشویک ادارے اور دوسری مذکار پارٹیوں کی وساطت سے شروع کیا گیا جو بعد میں بڑی وسعت سے پھیلتا چلا گیا مشرقی فرنٹ میں اورال اور سائبیریا کے علاقے میں آگے بڑھتے وقت جاسوسی ادارے کے ایجنٹ دشمن پر بھرپور حملہ کرنے سے پہلے ہی دشمن کے پیچھے جا گھسے۔ چنانچہ مشرقی فرنٹ کو پُر کرنے کے لئے سرخ فوج میں اُن ایجنٹوں کی جگہ پُر کرنے کے لئے نئی فرنٹ اور دستے شامل کر دیئے گئے۔ جس میں جنوبی، ویکوسینی شمالی ترکستان اور بعد میں کوہ قاف، مغربی اور جنوب مشرقی، شمال مشرقی اور دوسری فرنٹ شامل ہیں اور آہنی اُسی طرح تربیت دیا گیا۔ جس طرح مشرقی فرنٹ کو ترتیب دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ دوسری خود مختار فوجوں کے دستے الگ تھے جن کا ان فرنٹوں سے کوئی تعلق نہ تھا۔ بلکہ ان کے اپنے کام نوعیت بھی الگ اور آزاد تھی

۱۹۱۸ء کے موسم بہار میں ان ایجنٹوں کے علاوہ ایک اور سکیم تیار کی گئی جسے (Diyarizm) تحریک انحراف کا نام دیا گیا اور یہ ڈویژنل سٹری دستے فرنٹ کے چیف۔ فوج کے یونٹوں ڈویژنوں یا دستوں کو رپورٹ پیش کرتے۔ ان کو (سپیشل کیولری) کا نام دیا گیا جو کہ فوج کے بہترین کیولری جوانوں سے چناؤ کر کے بنائے گئے۔ یہ کیولری دستے دشمن فوج کی وردی پہنتے اور ان کو دشمنوں کے عقب سے حملہ کرنے کے لئے تیار کیا جاتا۔ ان کا کام بالخصوص دشمن کے قیدیوں، سٹاف افسروں سے

غموں کو

جو غموں کو بھی محبّت میں بدل سکتے ہیں
وقت پڑنے پہ وہ انگاروں پہ بھی چل سکتے ہیں

راہِ منزل میں ملے گردشِ ایّام اگر
جیت ان کی ہے کہ جو صبر میں ڈھل سکتے ہیں

یہ بھی فطرت ہے اندھیروں میں اُجالا کرنا
ایسا کرنے سے فقیروں میں وہ رَل سکتے ہیں

ہم کریں کیسے گِلہ دُنیا کی بے مہری کا
ہم اصولوں کے لیے آگ میں جل سکتے ہیں

سر جھکانا ہے تو یزداں ہی کی محراب چُنو
ایسے سجدوں سے ہی ہم دُنیا میں پھل سکتے ہیں

خوار کس طرح بھلا ہوں تیرے چاہنے والے
یہ تو بھولے ہیں، عنایت سے بہل سکتے ہیں

وردِ مُرسل ہو زباں پر تو نہ پہنچے ایذا
آگ کے بحر میں سے ہنس کے نکل سکتے ہیں

ہم تو بے دام غلامانِ محمدؐ ہیں کہ ہم!
قعرِ ذلّت میں بھی گر گر کے سنبھل سکتے ہیں

اُگے اسلم کا مقدّر ہے بنے یا نہ بنے
ہم تو پیشانی کو چوکھٹ پہ ہی مَل سکتے ہیں

رستخیز کابل

پروفیسر مزمل شیروانی (علیگ)

عشرتِ زندگی ہے زیرِ عتاب
درسِ عبرت ہیں اطلس و کمخواب
ہر طرف آگ سی برستی ہے
سیلِ آتش ہے کوہ پر برفاب
قصرِ ایوان جل گئے سارے
تاج اور تخت ہو گئے غرقاب
نفسا نفسی ہے ہر طرف طاری
آ گیا آج جیسے یومِ حساب
وادیٔ کوہ زیرِ آتش و دود
موجِ دریا ہے ہر طرف پایاب
رنگ و بُو کا فضا میں نام نہیں
منتشر ہو گئے چمن میں گلاب
روزِ روشن میں لُٹ گئے گوہر
خاک میں مل گئے دُرِ نایاب
سازہائے نشاط ٹوٹ گئے
ریزہ ریزہ ہے دستۂ مضراب
اب کہاں نے نوازیٔ محفل
ٹوٹ کر رہ گئے ہیں عود و رباب
علم و حکمت کے اپنے گہوارے
کر دیئے ظالموں نے سارے خراب
خاک میں مل گیا جلالِ شہی
جاہ و حشمت ہیں جیسے نقشِ برآب
چہرۂ ظلم ہو گیا ظاہر
رُخِ ظالم سے اُٹھ رہا ہے نقاب
حوصلے دشمنوں کے پست ہوئے
واپسی کے لئے ہیں پا بہ رکاب
ہے عدو خوف سے سراسیمہ
دل میں کھاتا ہے غم سے پیچ و تاب
عذر کوئی تلاش کرتا ہے
واسطے امن کے ہے اب بے تاب

مجاہد نامہ

اسرار احمد سہاوری

کل تلک شہر جو آباد تھے انسانوں کے
آج عنوان بنے ہیں وہی ویرانوں کے
آج بپھرے ہوئے انداز ہیں دیوانوں کے
بام و در لرزہ براندام ہیں زندانوں کے
اب انہیں ہوش ہے اپنوں کا نہ بیگانوں کا
ہر طرف ہاتھ میں پرچم ہیں گریبانوں کے
آج پُرسش ہے نہ ساقی کا نہ میخواروں کی
سامنے ڈھیر ہیں ٹوٹے ہوئے پیمانوں کے
شمع روشن ہوئی فاران پہ جو صدیوں پہلے
ضوفگن آج بھی سینوں میں ہے پروانوں کے
غزنوی گر زلئے بت شکنی کرتے ہیں
برہمن لرزہ براندام ہیں بت خانوں کے
روح پرور ہیں مناظر شہدا کے ہر دم
سلسلے ختم نہیں ہوتے ہیں نذرانوں کے
نعرہ زن جوش میں مردانِ مجاہد یکسو
دوسری سمت ہیں سب غول بیابانوں کے
کاٹ ڈالی ہیں غلامی کی سلاسل ہم نے
سرکشیدہ ہیں مجاہد میرے میدانوں کے
اپنے ہی مائل بیداد ہیں اب کیا کہئے
کس طرح شکوے کسی سے کریں بیگانوں کے
قید ہم کو کرے دشمن یہ کہاں اس کی مجال
ڈھا کے رکھ دیں گے در و بام ستم رانوں کے

گرچہ تعداد میں کم ہیں میرے جانباز اسرار
ہوش اُڑ جاتے ہیں پیکار میں شیطانوں کے

اطلاعات فراہم کرنا یا اُن کی نقل و حمل کی صحیح نشاندہی کر کے اطلاعات باہم پہنچانا ہوتا اور بعض اوقات دشمن کے سپلائی اور رابطوں کو منقطع کر کے دشمن کو مفلوج کر کے رکھ دیتے۔ اسی طرح ان ڈیورشنری یونٹوں اور افسروں کی تعداد بھی بڑھتی گئی۔ ۱۹۲۰ء میں پولینڈ کی فرنٹ پر روسی فوجوں میں، اگ سے ایک کیولری بریگیڈ بنایا گیا تھا۔ جو دو ہزار سے زائد جوانوں پر مشتمل "خصوصی مہم جوئی" کے لئے تیار کیا گیا تھا اس بریگیڈ کو روسی فوج کے دوسرے تمام بریگیڈوں پر برتری حاصل تھی۔ ان کیولری بریگیڈوں کو پولینڈ کی فوج کی وردی جیسی وردی پہنا پڑتی۔ چنانچہ ان یونٹوں کو کافی عرصہ بعد (Spetsnaz) سپیشلز کا نام دیا گیا۔ اور یہی نام "گرو" (GRU) کی تمام خصوصی یونٹوں کو دیا جاتا ہے۔

شروعات سے ہی ملٹری انٹیلی جنس کو محکمہ "تکہ" سے نفرت کا سامنا رہا یہ نفرت رفتہ رفتہ دشمنی میں بڑھتی گئی کیونکہ "تکہ" کا اپنا بھی جاسوسی نظام پورے علاقے میں پھیلا ہوا تھا اُن کو یہ گمان کبھی نہ گزرا تھا کہ اُن کے کام کو کوئی دوسرا بھی سرانجام دے رہا ہوگا کیونکہ تکہ بھی اُسی طرز پر کام کر رہا تھا جس طرز پر ملٹری انٹیلی جنس سرانجام دے رہا تھا۔ فرق صرف یہ تھا کہ تکہ اپنی فوج کے پیچھے رہ کر دشمن کا مقابلہ کرتا جبکہ ملٹری انٹیلی جنس دشمن کی فوجوں کے پیچھے سے ملک کے لئے کام کرتی دونوں کے کام کی نوعیت بنیادی طور پر ایک جیسی تھی۔

سول وار کے دوران "تکہ" نے اپنے تمام اسپیشل یونٹوں کو اپنے زیر نگرانی اکٹھا کیا۔ کئی کیسوں میں تکہ کارکنوں نے ملٹری انٹیلی جنس کے حصوں کو اپنے زیر نگرانی لینے کی کوشش بھی کی۔ ایسی ہی ایک کوشش ۱۰ جولائی ۱۹۱۸ء کو کی گئی جب تکہ کے کارکنوں نے ملٹری انٹیلی جنس کی مشرقی فرنٹ پر ایک مکمل فوج جسے وجود میں آئے ابھی ۲۷ دن ہوئے تھے سب کی موت کے گھاٹ اتار دیا اور اُن کے کمانڈر ایم اے مرفوف جو اپنی فوج کی حفاظت کے لئے دھل انداز ہوا اُسے بھی گولی سے اُڑا دیا گیا اس طرح ملٹری کا سارا جاسوسی نظام تکہ کے کنٹرول میں تو آ گیا۔ مگر مشرقی فرنٹ تباہی کے کنارے تک پہنچ گئی کیونکہ مشرقی فرنٹ کا نیا کمانڈر آئی آئی وسیلی اور اُس کا چیف آف سٹاف اپنی خصوصی خفیہ تنظیم نہ ہونے کی وجہ سے مطلوبہ خصوصی اطلاعات حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ وہ اطلاعات حاصل کرنے کے لئے بڑی چالاکی اور ہوشمندی سے "تکہ" کے اُن کارکنوں سے وصول کرنے لگے جو بنیادی طور پر تکہ کے افسروں کے خلاف ہوتے۔ جہاں تک وسیلی کا تعلق ہے اُسے بھی تکہ کے کارکن گولی مار دیتے مگر انہوں نے ایسا بڑی دیر کے بعد کیا۔ اور کمانڈر وسیلی کو گولی مار دیا۔ تکہ نے مشرقی فرنٹ مکمل طور پر اپنے قبضے میں کر لی۔

باقی صفحہ پر

تحریر: میرزا یٰسین

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

افغانستان کی کٹھ پتلی حکومت کے چوتھے حکمران اور افغانستان کی خفیہ پولیس "خاد" کے سابق سربراہ ڈاکٹر نجیب اللہ نے یکم جنوری ۱۹۸۷ء کو اپنی تقریر میں مجاہدین سے ایک مخلوط حکومت کے قیام کی اپیل کی ہے اور ۱۵ جنوری سے اپنی طرف سے عارضی جنگ بندی کا اعلان کیا۔ ڈاکٹر نجیب نے اپوزیشن کے راہنماؤں کو قومی اسمبلی کے انتخاب میں حصہ لینے اور ملک کے زیر ترتیب نئے آئین میں تجاویز پیش کرنے کی دعوت بھی دی ہے۔ کمیونسٹ پارٹی سنٹرل کمیٹی کے اجلاس کی اس تقریر میں ڈاکٹر نجیب نے شاہ پسندوں اور سابقہ حکومت کے اراکین کو مفاہمت کے لیے اپیل کے ساتھ یہ بھی کہا کہ قومی مفاہمت کا مقصد انقلاب کے فوائد میں اضافہ کرنا ہے۔

واضح رہے کہ جنگ بندی کی اس اپیل سے پیشتر روسی راہنما میخائیل گورباچوف افغانستان کے بارے میں مفاہمانہ رویہ اختیار کرنے کے واضح اشارے دے چکے ہیں۔ اور اس کے ساتھ سفارتی سرگرمیوں میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ اس سلسلے میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ افغانستان میں روس کی فوجی مداخلت کی ساتویں سالگرہ کے ایک ہفتہ بعد اور ڈاکٹر نجیب کے دورۂ ماسکو کے دو ہفتہ بعد وہ اعلیٰ سطحی وفد کے ساتھ ماسکو گئے۔ نتیجتاً نئیں ہفتوں کے بعد کمیونسٹ رہنما نے قومی حکومت قائم کرنے کے منصوبے کے اعلان کے ساتھ ترک وطن افغانوں کو روزگار اور رہائشی انتظامات کے لیے ایک خصوصی کمیشن کا بھی اعلان کیا۔ ڈاکٹر نجیب نے کہا کہ فائر بندی پر ہر جگہ فوری طور پر عمل ممکن نہیں ہوگا۔ پھر انتباہ بھی کیا کہ اگر مجاہدین نے اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں تو اس کا مناسب جواب دیا جائے گا۔

> افغان مجاہدین اپنی آخری کامیابی تک اسلحہ زمین پر نہیں رکھیں گے۔
> (استاد برہان الدین ربانی)

نیز انہوں نے عام معافی کے اعلان کے ساتھ کسی کے خلاف متدمہ نہ چلانے کی ضمانت کے بارے میں بھی کہا ہے۔

کمیونسٹ نظام جس کی بنیاد مادیت پر ہے اور ذات خداوندی کا منکر اور مذاہب کا بدترین دشمن ہے۔ آخر کار ذات خداوندی کے پرستاروں کا دین محمدی کے پیروانوں اور آزادئ وطن کے سرفروشوں کے سامنے اپنی شکست کا اعتراف کر گیا ہے۔ اب کوئی مانے یا نہ مانے سرزمین افغانستان پر حق و باطل کی سات سالہ جنگ میں حق کا بول بالا اور باطل کی سرنگونی ایک ایسی حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہ حقیقت ڈاکٹر نجیب کے بیان اور مجاہدین کے ساتھ جنگ بندی کی پیشکش سے اچھی طرح واضح ہے۔

ایک زمانہ تھا کہ کمیونزم کے نشہ میں بدمست ہو کر سٹالن اپنی تقریروں میں کہا کرتا تھا کہ "نعوذ باللہ" ہم نے خدا کو مار مار کر زمین سے بھگا دیا ہے۔ اب آسمانوں میں بھی ڈھونڈنے سے وہ نہیں ملے گا۔"

مولانا ظفر علی خان

اعظم الجہاد

بے لاگ بات، بال برابر لگی نہ رکھ
فرما گئے ہیں حضرتِ خیر البشرؐ یہی

اظہارِ امرِ حق میں نہ ہو خوف دار و گیر
ہے اعظم الجہاد کلمِ خیر یہی

(حدیث)

لیکن جب جرمن کے طیاروں نے لینن گراڈ اور سٹالن گراڈ پر اپنے بم گرانے شروع کر دیئے تو پھر وہی منکر خدا گرجوں میں جا کر اسی خدا سے اپنی کامیابی کی دعائیں مانگا کرتا تھا۔ جس خدا کے بارے میں وہ درج بالا ہرزہ سرائی کا مرتکب ہوا تھا۔

بعینہٖ آج بھی منکرین خدا مجاہدین افغانستان کے ہاتھوں مار کھا کر عاشقان خداوند تعالیٰ کے سامنے ہتھیار ڈال کر معاہدہ صلح پر مجبور ہوتے۔ اور مٹھی بھر نہتے خدا یانِ خدا اور رسولؐ کے جذبۂ ایمانی سے مجبور ہو کر مجاہدین کی نمائندہ حیثیت کو تسلیم کیا۔

لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ مجاہدین افغانستان کی طرف سے جنگ بندی کی اس پیشکش کی فریبیت افغانستان کی کمیونسٹ اور کٹھ پتلی حکومت کو تسلیم کرنے کے مترادف ہے۔ جسے افغانستان کے مجاہدین کسی بھی صورت میں اس وقت تک قبول نہیں کریں گے۔ جب تک ایک بھی روسی افغانستان میں موجود ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جنگ بندی کی یہ پیشکش روسی فوج کی بدترین شکست اور بدحواسی کی ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے اور اس قسم کے ہتھکنڈے ایک سیاسی چال اور شاطرانہ ڈپلومیسی کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ جس کا مقصد یہی ہو سکتا ہے کہ ناکام اور نامراد روسی فوجیوں کو دم لینے کا ایک موقع فراہم کیا جائے۔

چونکہ مجاہدین افغانستان روسیوں کی لادینی حکومت کے خلاف ایک ایسی

جنگ بندی صرف اسی صورت میں بامعنی ہوگی جب روسی فوجیں افغانستان سے نکل کر روس چلی جائیں۔ افغانستان میں روسی فوجوں کی موجودگی میں جنگ بندی کی پیشکش دروغ بافی اور فریب کاری کے سوا اور کچھ بھی نہیں

بامقصد اور مقدس جنگ لڑ رہے ہیں جس کا مقصد دینِ محمدی اور بیرغ اسلام کی سربلندی ہے۔ اسی لیے اس قسم کی پیشکش مجاہدین کے لیے بے معنی ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ افغانستان میں روسی فوجوں کی موجودگی جنگ بندی کے باوجود افغانستان کے عوام کے خلاف یکطرفہ اعلان جنگ کے مترادف ہے۔

جنگ بندی صرف اسی صورت میں بامعنی ہوگی جب روسی فوجیں افغانستان سے نکل کر روس چلی جائیں۔ افغانستان میں روسی فوجوں کی موجودگی میں جنگ بندی کی پیشکش دروغ بافی اور فریب کاری کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ افغانستان کے عوام کمیونسٹوں کی سازشوں اور افغانستان میں ان کے مکروہ عزائم سے پوری طرح باخبر ہیں۔ کابل کی کٹھ پتلی حکومت نے جنگ بندی کا اعلان کر کے اس کے ساتھ جنگ بندی کو مشروط بنانے کی جو کوشش کی ہے۔ وہ بذاتِ خود ایک تضاد ہے۔ کیوں کہ ڈاکٹر نجیب نے یہ کہہ کر کہ اگر مجاہدین نے حملے بند نہ کیے تو ان پر جوابی حملے کیے جائیں گے۔ اس طرح انہوں نے یک طرفہ جنگ بندی سے متعلق اپنی پیشکش کی خود تردید کر دی ہے۔ جس کی حیثیت کسی طرح بھی ایک فراڈ اور فریب سے کم نہیں ہے۔ ایک اور بات یہ بھی ہے کہ جنگ بندی کا اعلان روسیوں کی کٹھ پتلی حکومت کی طرف سے نہیں بلکہ خود روسیوں کی طرف سے ہونا چاہیئے تھا۔ کیوں کہ ہماری جنگ روسیوں سے ہے جس نے افغانستان پر جارحیت کا ارتکاب کیا ہے۔ اس لیے افغانستان کے غیور عوام روسی فوجوں کی موجودگی کی صورت میں ایک لمحہ کے لیے بھی جنگ بند نہیں کریں گے۔ اور حملہ آور فوجوں کے خلاف مسلح جہاد اس وقت تک جاری رہے گا جب تک روسی فوجوں کا ایک بھی سپاہی افغانستان میں موجود رہے گا۔

جنگ بندی کی یہ پیشکش ایک سیاسی چال ہے جسے افغانستان کی کمیونسٹ حکومت نے مجاہدین افغانستان کے لیے پھیلا دیا ہے لیکن مجاہدین جو شاہینوں کی طرح کمیونسٹ پرندوں کا گزشتہ سات سالوں سے جس انداز میں شکار کھیل رہے ہیں وہ اس چال اور چال کی حقیقتوں کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ کمیونسٹوں کا یہ خیال کہ مجاہدین ان

کے اس پُر فریبی کا شکار ہو کر سرزمین افغانستان پر اپنا قدم جما دیں گے تو ہم انہیں واضح اور دوٹوک الفاظ میں بتانا چاہتے ہیں کہ یہ ان کی خام خیالی ہے۔ اور جس طرح آج تک افغانستان کے عوام نے جس جذبۂ ایمانی سے ان کی ہر جنگی چال کو ناکام بنایا ہے۔ اسی طرح ان کی جنگی چالوں کے ساتھ ساتھ دشمن کے ہر سیاسی دام کی بھی دھجیاں اڑا دیں گے۔ مجاہدین افغانستان کا صرف ایک ہی نعرہ ہے اور وہ یہ ہے کہ روسی افواج جس طرح بلاشرط افغانستان میں آئی تھیں اسی طرح بغیر کسی شرط کے سرزمین افغانستان سے نکل جائیں۔ نہیں تو جہاد اس وقت تک جاری رہے گا جب تک ایک بھی افغان زندہ ہے۔

بقیہ:۔ کراچی میں ہنگاموں...

والوں کو جو مفسد فی الارض ہیں انہیں قرار واقعی سزا دے کر کیفر اعمال تک پہنچایا جائے۔

جب سہراب گوٹھ میں آپریشن کلین اپ کا قدم اٹھایا گیا تو سماج دشمن عناصر کو ایک سنہرا موقع مل گیا۔ انہوں نے اس کالا دھندا کرنے والوں کی پشت پناہی میں قانون کو ہاتھ میں لے کر یہ خونین ڈرامہ کھیلا ہے ان جرائم پیشہ، تشدد پسندوں نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اس وحشیانہ عمل کو انجام دے کر بے شمار مسلمانوں کو آگ اور خون کے سمندر میں نہلا دیا۔

سماج دشمن عناصر جو ملک کے بدخواہ ہیں انہوں نے اپنے آقاؤں کو خوشنود کرنے کے لئے یہاں کے کالا دھندا کرنے والوں کی حمایت کر کے اس خونین سانحہ کو اور بھی ہوا دی اور جلتی پر تیل چھڑکنے کا کام کیا ہے۔

ان بیرونی ایجنٹوں نے کراچی شہر میں خون کی ہولی کھیل کر اس دردناک واقعہ کے تمام تر ذمہ داری بیچارے جلا وطن افغان مہاجرین کے سر تھوپنے کی بے جا کوشش کی ہے میں ان حضرات کو جنہوں نے ہم پر یہ الزام لگایا ہے بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم افغان مہاجرین اتنی بڑی تعداد میں یہاں اپنے ہمسایہ اسلامی ملک میں گڑ بڑ پھیلانے، آگ لگانے اور خون خرابہ کرنے کے لئے نہیں آئے۔

پاکستانی انصار ہمارے اسلامی بھائی ہیں۔ بھائی کا خون بہانا اسلام کے منافی ہے۔ ہمارے پاکستانی انصار بھائیوں نے گذشتہ آٹھ سالوں میں ہمارے لئے ناقابل برداشت تکالیف اٹھائی ہیں اور انہوں نے انصار مدینہ بن کر اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ ہم تو پاکستان کو ایک خوشحال فلاحی اور اسلامی ملک دیکھنا چاہتے ہیں۔ پاکستان کی دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی ہماری دلی آرزو ہے

ہم پاکستان کے دوستوں کو اپنا دوست اور پاکستان کے دشمن کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔

انہی بیرونی طاقت کے ایجنٹوں نے کئی بار ہم پر غلط الزام لگا کر ہمارے انصار بھائیوں کو ہمارے خلاف بدظن کر کے بھڑکانے کی بے جا کوشش کی ہے وہ چاہتے ہیں کہ ہمارے انصار بھائیوں کی آٹھ سالہ زحمات کو جو انہوں نے ہمارے لئے برداشت کی ہے ان کے کئے دھرے پر پانی پھیر دے دشمن کی یہ کوشش ہمیشہ بے کار ثابت ہوئے اور ہمارے انصار بھائیوں نے نہایت ہی فراخدلی سے اپنے دینی فرائض کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہیں برتی انہوں نے بار بار اکثریت آرا سے سماج دشمن عناصر کے عمل کی مذمت کر کے ان کے اعمال کو مردود قرار دیا ہے۔

ہمارے افغان مہاجر بھائی کسی بھی صورت میں ایسے انسان کش کاموں میں ملوث نہیں ہو سکتے۔ ہم کیونکر خلاف شرع شریف ایسا کام کریں جس سے عالم انسانیت کو دھچکا لگے۔

میری آپ سے یہی آرزو ہے کہ آپ اپنے دین اور وطن کے دشمن کے پروپیگنڈوں پر توجہ نہ دیں۔ مگر ان سے ہوشیار ضرور رہیں۔ ہم افغان مہاجر کراچی کے اس خونین اور افسوسناک سانحے میں اپنے انصار بھائیوں کے ساتھ خود کو برابر کے شریک سمجھتے ہیں۔ اور اس سانحے میں جان بحق ہونے والوں کے لئے رب العزت سے دعائے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اور ان کے غم دیدہ ورثاء کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے

دشمن ناکام ہے اور ناکام رہے گا۔

آج شہید ذبیح اللہ
ہمارے درمیان نہیں
مگر ان کے تابناک
کارنامے قیامت تک
ہماری نسلوں میں
تابندہ رہیں گے۔

سپر طاقتیں کسی قوم کے جذبۂ حریت کو کچل نہیں سکتیں

مسئلہ افغانستان بنیادی طور پر افغانستان پر روس کی فوج کشی سے پیدا ہوا ہے اور یہ مسئلہ اس وقت تک حل نہیں ہو سکتا جب تک روس کی فوجیں وہاں سے نکل نہیں جاتیں روس نے افغانستان کو اپنی سلطنت میں شامل کرنے کے لئے بہت بڑی تیاری کی ہے اور بالآخر جب اس نے یہ سمجھا کہ اب اس کے لئے زمین پوری طرح ہموار ہے تو اس نے اپنی فوجیں افغانستان میں داخل کر دیں لیکن اسے افغان قوم کے جذبہ حریت اور اسلام کے ساتھ ان کی گہری وابستگی کا پورا اندازہ نہ ہو سکا اور اس نے یہ سمجھا کہ جب طرح اس نے ہنگری اور چیکو سلواکیہ کو چند گھنٹے یا چند دنوں میں مغلوب کر لیا تھا اسی طرح افغانستان میں بھی جلد ہی غلبہ پالے گا لیکن اب سات سال گذر گئے ہیں اور افغانستان پر قابو نہیں پا سکا بڑے شہروں چھاؤنیوں اور مکمل شاہراہوں کے سوا باقی کہیں اس کا کنٹرول نہیں ہے اور ان مقامات کی بھی یہ حالت ہے کہ مجاہدین ان علاقوں میں بھی کارروائیاں کرتے رہتے ہیں اور بڑی بڑی شاہراہوں پر روسی اور افغان فوج کے قافلوں پر حملہ کر کے انہیں نقصان پہنچاتے رہتے ہیں۔

اب روس کو بھی یہ احساس ہو گیا ہے کہ اس نے افغانستان پر فوج کشی کر کے غلطی کی ہے افغانستان کی جنگ نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ سپر پاور کہلانے والی طاقتیں بھی محض فوجی قوت سے کبھی کسی قوم کے جذبہ حریت کو ختم نہیں کر سکتیں جہاد افغانستان سے یہ بات بھی واضح ہو گئی ہے کہ اصل چیز کارخانے اور اسلحہ نہیں بلکہ کسی قوم کا جذبہ جہاد ہوتا ہے جو اسے آزادی اور عزت دلا سکتا ہے۔

افغانستان کا مسئلہ پاکستان کے لئے غیر ملکی یا بیرونی مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ براہ راست ہمارے تحفظ سے تعلق رکھتا ہے اگر خدانخواستہ روس اپنے عزائم میں کامیاب ہو گیا اور اس نے افغانستان کو زیر نگیں کر لیا تو اس کے بعد پاکستان کی سلامتی ہر وقت خطرے میں ہو گی پاکستان میں موجود انتشار پسند اور ملک دشمن قوتوں کو اس سے بڑی شہ ملے گی اور روس انہیں اپنے مقاصد کے لئے آسانی سے استعمال کرے گا اور پاکستان مسلسل کشمکش اور خلفشار سے دوچار ہو جائے گا جو بالآخر اس کی قطع برید پر بھی منتج ہو سکتا ہے اس لئے ہماری سلامتی کا تقاضا ہے کہ روس اپنے مذموم مقصد میں کامیاب نہ ہو اور اس کی فوجیں افغانستان کی سرحدوں سے باہر چلی جائیں

اب تک روس مسلسل اس بات پر اصرار کرتا رہا ہے کہ جب تک افغانستان میں بیرونی مداخلت بند نہیں ہوتی اس وقت تک اس کی فوجیں واپس نہیں جائیں گی۔ لیکن آج تک وہ کسی ایسی بیرونی مداخلت کی نشاندہی نہیں کر سکا افغانستان میں اس کی فوج کے داخلے کا باعث بنی ہو حقیقت یہ ہے کہ افغانستان میں اس وقت واحد بیرونی مداخلت روس کی اپنی فوج ہے اگر وہ وہاں سے نکل جائے تو باقی سارے مسائل بہت جلد حل ہو سکتے

اب کوئی مانے یا نہ مانے سرزمین افغانستان پر حق و باطل کی سات سالہ جنگ میں حق کا بول بالا اور باطل کی سرنگونی ایک ایسی حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہ حقیقت ڈاکٹر نجیب کے بیان اور مجاہدین کے ساتھ جنگ بندی کی پیشکش سے اچھی طرح واضح ہے،

ہیں حال ہی میں روس کے ساتھ سمجھوتے کے سلسلے میں کچھ خوش آئند خبریں بھی آئی ہیں، لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں خوشفہمی میں نہیں رہنا چاہیئے روس یہ ساری چالیں اپنے اسلامی اور "پیسری دنیا

ہیں بحال کرنے کے لیے چل رہا ہے اور فی الواقع وہ افغانستان کو ایک اسلامی ملک کی حیثیت سے دیکھنے کے لئے تیار نہیں ہے اسکی کوشش ہے کہ وہ افغانستان میں ایک ایسی حکومت کو دنیا سے تسلیم کرائے جو پوری طرح اسکی باجگذار ہو اگر اس میں اسے کامیابی ہو جائے تو پھر وہ اپنی افواج وہاں سے بلاتے ہیں کوئی رکاوٹ محسوس نہیں کرے گا کیونکہ یہی اسکا اصل مقصد اور ہدف ہے لہٰذا حکومت پاکستان کو اس سلسلے میں بہت چوکنا رہنے کی ضرورت ہے اور وہ چار شرائط جنہیں وہ اسلامی کانفرنس اور غیر جانبدار ملکوں کی تنظیم اور اقوام متحدہ سب کی تائید و حمایت حاصل ہے ان سے ہٹ کر کوئی سمجھوتہ نہیں کرنا چاہیئے اور اس سلسلے میں یہ بات بھی ملحوظ خاطر رکھنی چاہیئے کہ جب تک افغان مجاہدین کے قائدے کسی سمجھوتے پر تیار نہیں ہوتے اس وقت تک کوئی سمجھوتہ کرنا نہ صرف مسئلے کا کوئی حل نہیں ہوگا بلکہ اس سے مزید مسائل اور پیچیدگیاں پیدا ہوں گی۔

ہمارے ملک میں امریکہ اور بھارت دونوں کی مضبوط لابیاں کام کر رہی ہیں جو قوم میں غلط فہمیاں پھیلانے اور انتشار پیدا کرنے کے لئے درپے رہتی ہیں انہوں نے افغانستان مہاجرین کے خلاف بھی وسیع پیمانہ پروپیگنڈہ کیا ہے اور اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ اگر پاکستان کی سرزمین افغان

یہ زخم ایک نہ ایک دن ضرور بھر جائیں گے

باشندوں کے لئے تنگ کر دی گئی، تو اس سے جہاد افغانستان کمزور ہوگا اور روس اپنے عزائم میں کامیاب ہو سکے گا اس مقصد کے لئے انہوں روس کے ایما پر پاکستان میں تخریب کاری شروع کر رکھی ہے بم کے دھماکے کئے جا رہے ہیں۔ آبادی کے مختلف گروپوں اور طبقات کو آپس میں لڑانے کی تدبیریں بھی ہو رہی ہیں جن کا مقصد پاکستان کے عوام کو خوفزدہ کر کے انہیں افغان مجاہدین کی تائید و حمایت سے باز رکھنا ہے اس سلسلے کی تازہ کڑی یہ ہے کہ کراچی میں جو افسوسناک فساد ہوا ہے اس کی ذمہ داری افغان مہاجرین پر ڈالی جا رہی ہے جو قطعاً غلط ہے ان کی فسادات سے افغان مہاجرین کا ہرگز کوئی تعلق نہیں ہے اس بات کا امکان ہے کہ نقل مکان میں دشمن کے کچھ ایجنٹ بھی مہاجرین کے بھیس میں پاکستان میں گھس آئے ہوں اور وہ اس قسم کی سرگرمیاں کر کے ہمارے دشمن کے اس مقصد کو پورا کرتے میں مددگار ہوں لیکن مہاجرین کے اس ناخوشگوار فیصد اکثریت پاکستان کی ممنون بھی ہیں اور اس حمایت سے آگاہ بھی کہ جہاد افغانستان کا استحکام پاکستان کے مضبوط و مستحکم رہنے میں ہے نہ کہ اس کے انتشار اور اختراق میں۔ یہ ساری کارروائیاں "خاد" اور "را" کے ایجنٹ کر رہے ہیں اور ان کی بڑی تعداد ان لوگوں پر مشتمل ہے جو کھاتے پیتے تو پاکستان کا ہیں۔ لیکن ان کی وفاداریاں پاکستان کے دشمنوں کے ساتھ وابستہ ہیں

اب روس کو افغانستان میں فوج کشی پر اپنی غلطی کا احساس ہو رہا ہے

بھارت اور روس کا خفیہ معاہدہ

سمیع اللہ خان پشاور

دسمبر ۱۹۷۹ء کے بعد پاکستان خصوصاً صوبہ سرحد میں ایک منظم سازش کے ذریعے بموں کے دھماکے یا تخریب کاری کے جو واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ مخصوص سوچ کے حامل افراد اور سیاسی پارٹیاں انہیں افغان مہاجرین کے کھاتے میں ڈال رہے ہیں۔ مختلف قسم کے ہتھکنڈے استعمال کر کے مقامی باشندوں اور مہاجرین میں نفرت اور تصادم پیدا کرنے کی ناکام کوششیں کر رہے ہیں۔ لیکن مقامی باشندوں میں چونکہ اسلامی اخوت اور بھائی چارے کے جذبہ کے علاوہ سیاسی بیداری بھی ہے اسلئے ان حضرات کا اپنی چالوں میں کامیاب ہونا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ حالانکہ یہ افغان مہاجرین دینی بھائیوں کے علاوہ مخصوص سوچ کے حامل سیاسی پارٹیوں کے علمبرداروں کے قومی بھائی بھی ہیں۔ لیکن افسوس کہ افغان مہاجرین و مجاہدین کے مقابلہ میں ان کے دشمنوں کی حمایت کر رہے ہیں۔ یہ در اصل بیسویں صدی کی اس تعلیم کے نتائج ہیں جو ان افراد اور سیاسی قائدین نے قومیت اور قوم پرستی کے متعلق یورپ کے یونیورسٹیوں میں حاصل کی۔

بیسویں صدی کی تاریخ عالمی صیہونیت، سپر پاورز کے ظلم و استبداد اور ہجرت سے بھری پڑی ہے۔ لیکن کسی بھی قوم نے مہاجرین کے متعلق ایسی پالیسی اختیار نہیں کی جیسے ان مخصوص فکر کی حامل سیاسی پارٹیوں نے اپنے قومی اور دینی بھائیوں کے متعلق اختیار کی ہے

آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے قریش کے ظلم وجبر سے تنگ آکر مکہ معظمہ سے مسلمانوں نے حبشہ ہجرت کی تھی۔ حبشہ کے باشندے عیسائی تھے اور ان کا سربراہ بھی عیسائی تھا۔ علاقہ بھی افریقہ میں شامل تھا۔ مختلف علاقے علیحدہ مذہب اور مختلف قوموں سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن ان کے باوجود مکہ معظمہ کے مسلمان مہاجرین سے ان کا رویہ ایسا رہا کہ قریش نے حبشہ کے عیسائی سربراہ کے پاس اپنے ہی قوم کے مہاجرین کے خلاف شکایت کے لئے وفد بھیجا کہ انہیں اپنے ملک سے نکال دیں۔ مگر عیسائی سربراہ نے انکار کر کے وفد کو واپس کر دیا یہ واقعہ تاریخی ریکارڈ پر موجود ہے۔ حبشہ کے باشندوں اور عیسائی سربراہ کے مقابلہ میں افغان مہاجرین کے متعلق مخصوص افراد اور سیاسی پارٹیوں کا رویہ دیکھیں جو ایک سپر طاقت کے ایک لاکھ سے زیادہ مسلح فوجیوں توپوں، ٹینکوں، گن طیاروں اور گن شپ ہیلی کاپٹروں کی بمباریوں سے تنگ آکر اپنے دینی اور قومی بھائیوں کی پناہ میں آئے ہیں "واہ" دیجئے جدید دور کے "روشن خیال" طبقے کو کہ وہ اس زمانہ کو جاہلیت اور غیر متمدن دور کہتے ہیں جس میں مذہبی مخالفین اور غیر قوم سے تعلق رکھنے والے باشندوں کے ساتھ بھی آزمائش کے وقت اس قسم کا سلوک کیا جاتا تھا، موجودہ دور ان کے خیال میں ہر لحاظ سے ترقی یافتہ دور ہے جس میں تکلیف اور آزمائش کے وقت ایک قوم اپنے قومی اور دینی بھائیوں کے حالات سے چشم پوشی کرے۔ قومیت کا جدید تصور میں تو ایسے لیڈراؤ ان کے پیروکار زیادہ کامیاب گردانے جاتے ہیں

قارئین کو یاد ہوگا اور صوبہ سرحد میں ایسے سینکڑوں باشندے اب بھی زندہ ہیں۔ جنہوں نے پچاس ساٹھ برس پہلے اس وقت کی سپر طاقت برطانیہ کے ظلم وستم اور جبر و استبداد کے خلاف افغانستان ہجرت کی تھی۔ اس وقت افغانستان کی سرزمین صوبہ سرحد کے مسلمانوں کے لئے پناہ گاہ تھی ۱۹۷۸ء تک افغانستان کے مسلمانوں کے متعلق یہ سیاسی عناصر انفرادی طور پر عام ملاقاتوں کے علاوہ عام جلسوں میں ہمیشہ کہتے رہے کہ افغانستان کے مسلمانوں کے ہم پر بہت احسانات ہیں۔ انگریزی ظلم و استبداد کے خلاف ہجرت کے وقت انہوں نے ہمیں پناہ دی ان کے علاوہ بلکہ ۱۹۷۸ء تک ہمارے سیاسی قائدین کی خدمت کرتے رہے۔ لیکن افسوس ۱۹۷۸ء کے بعد انہوں نے اپنی پالیسی تبدیل کر لی اور اپنے ہی قومی و دینی بھائیوں کے لئے اپنے ممنون کو مشکل کے وقت ایک سپر طاقت کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا اور اپنے قومی و دینی بھائیوں کی حمایت و امداد کی بجائے اس سپر طاقت اور ان کی مسلط کردہ کمیونسٹ حکومت کی امداد و حمایت کرتے رہے۔ ان سیاسی پارٹیوں کی مسئلہ افغانستان پر روس اور ان کی مسلط کردہ کمیونسٹ حکومت کی حمایت سے بین الاقوامی سطح پر پوری پختون

قوم کی بدنامی ہو رہی ہے۔ لیکن پوری دنیا کو معلوم ہے کہ پختونوں نے انہیں نمائندہ حیثیت نہیں دی اس لئے صوبہ سرحد کے پختونوں کی اکثریت ان کے کام سے بری الذمہ ہے۔

مسئلہ افغانستان سے متعلق ان سیاسی عناصر کی اور بھارت کی پالیسی ایک جیسی ہے۔ دونوں کے روس اور اس کی مسلط کردہ کمیونسٹ حکومت سے خصوصی تعلقات ہیں۔ افغانستان سے روسی افواج کے اخراج کی حمایت نہیں کرتے جس طرح بھارت نے روز اول سے پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا ہے اس طرح یہ بھی کہتے رہے ہیں کہ پاکستان بنانے کی غلطی میں ہم شریک نہیں تھے۔

۱۹۷۱ء کے بعد روس بھارت تعلقات کا اگر تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ افغانستان کے مسلمانوں پر کمیونسٹ انقلاب مسلط کرانے کے لئے روس نے پہلے ہی بھارت کی حمایت حاصل کر لی تھی۔ بھارتی ذہن مسلم اور پختون دشمن رہا ہے اسی کی اس حمایت سے بھارت نے تین فائدے حاصل کئے ایک مشرقی پاکستان علیحدہ کرانے میں روس نے جو بھارتی حکومت کی مدد کی تھی۔ اس کے اس احسان کا بدلہ چکانا دوسرے پاکستانی عوام کے لئے مشکلات اور ان سے اپنی سٹرائٹیجک پر حل کرانا تیسرے افغانستان کے مسلمانوں کے اسلامی تشخص کو کمیونزم کے ذریعے تباہ کرنا تھا تاکہ ماضی کی طرح مستقبل میں افغانستان سے صوبہ سرحد کے راستے کوئی مسلمان لیڈر برصغیر میں بھارت کے توسیع پسندانہ عزائم میں رکاوٹ پیدا نہ کرے۔ چونکہ سیاسی پارٹیوں اور قائدین کی ذہنی و سیاسی تربیت انڈین نیشنل کانگرس نے کی ہے اس لئے ان کی پالیسی افغانستان، پاکستانی مسلمانوں اور عالم اسلام کے مفاد میں نہیں ہے اب بھی وقت ہے کہ یہ حضرات اپنی پالیسی تبدیل کر لیں ورنہ خدشہ ہے کہ مستقبل کا مورخ انہیں احسان فراموش، قوم دشمن اور پختون دشمنوں کے فہرست میں شامل کرے گا۔

افغانستان پر روس کی مسلط کردہ کمیونسٹ حکومت کی حمایت اور افغان مجاہدین کی مخالفت سے ان کو معلوم تھا کہ عام لوگوں خصوصاً پارٹی ورکروں میں بے اطمینان پھیلے گی اس لئے انہوں نے عوام کا رخ کالا باغ ڈیم اور پنجاب دشمنی کی طرف موڑ دیا۔ کالا باغ ڈیم کی اتنی شدت سے مخالفت کی گئی کہ یہ زندگی اور موت کا مسئلہ بن گیا۔

جنوب مغربی ایشیا میں احیائے اسلام کی جو لہر اٹھ رہی ہے۔ اس کو ختم کرنے کے لئے افغانستان کو چیکوسلواکیہ اور پولینڈ سمجھ کر روس نے حملہ کر دیا اور وہاں کمیونسٹ حکومت مسلط کر دی۔ افغان مسلمانوں نے اسے روکر کے مزاحمت شروع کر دی اور یہ مزاحمت اب ایسے مرحلہ میں ہے کہ وہاں کمیونسٹ حکومت زیادہ دیر نہیں ٹک سکتی۔ کیونکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ افغان مجاہدین منظم ہو رہے ہیں بین الاقوامی رائے عامہ ان کی حمایت و امداد کر رہی ہے روسی فوج اور کمیونسٹ حکومت کی موجودگی میں افغان مہاجرین اپنے ملک جانے کو تیار نہیں ہیں کیونکہ

> **روسی بھارت کے توسیع پسندانہ عزائم کو تقویت دینے کے لئے کام کر رہا ہے**

انہوں نے کبھی غلامی اور لادینی کی زندگی نہیں گزاری اس لئے روس نے افغان مجاہدین کی تحریک مزاحمت ختم کرنے اور افغان مہاجرین کو پاکستان سے نکلوانے کے لئے یہ حکمت عملی اختیار کی ہے کہ یہاں مقامی باشندوں اور مہاجرین میں نفرت اور تصادم پیدا ہو جائے۔ یہ نفرت اور تصادم پیدا کرنے کے لئے روس کو پاکستان اور خصوصاً صوبہ سرحد میں ایسے لوگ مل رہے ہیں جو رضاکارانہ طور پر یہ "کار خیر" سرانجام دے رہے ہیں۔ البتہ بموں کے دھماکوں اور تخریب کاری کے واقعات کے لئے وہ باقاعدہ تربیت یافتہ گوریلے بھیج رہے ہیں۔ یہ تربیت یافتہ گوریلے حکومت افغانستان کی خفیہ "تنظیم خاد" سے تعلق رکھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ روس اور افغانستان کے یہ تربیت یافتہ افراد پاکستان میں اپنی لابی بنائے بغیر یہ کام سرانجام نہیں دے سکتے۔ یہ لابی انہی لوگوں پر مشتمل ہے جو پاکستان کے مخالف ہیں اور اگر سابق امریکی صدر رچرڈ نکسن کے اس مشورہ پر غور کریں جو انہوں نے روسی حکومت کو دیا تھا کہ ایشیا میں بنیاد پرستوں کو ختم کرنے کے لئے روس اور امریکہ کو آپس میں تعاون کرنا چاہیئے۔ تو معلوم ہو جائے گا کہ روس کو عالمی صیہونی تنظیم سی آئی اے، بھارت اور دوسری اسلام دشمن قوتوں کا امداد و تعاون بھی حاصل ہے۔

افغانستان میں کمیونسٹ حکومت کی پائیداری اور اس مسئلہ کے سیاسی حل کے لئے پاکستانی مؤقف میں لچک پیدا کرانے کی خاطر خاص وقت پر منظم سازش کے ذریعے یہ دھماکے اور تخریب کاری کی جاتی ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں مسئلہ افغانستان پر بحث ہو یا جنیوا مذاکرات غیر جانبدار کانفرنس ہو یا اسلامی سربراہ کانفرنس اسی دوران ان واقعات کا ظہور اسی حکمت عملی کا ایک بین ثبوت ہے اس حکمت عملی میں ناکامی کے بعد روس کو یقین ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ کے بغیر کامیابی حاصل کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہے اس لئے وہ ہر قیمت پر پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ چاہتا ہے۔ راجیو گاندھی کی طرف سے اپنے جنگی مشیر [illegible] میخائل گورباچوف کے بھارتی دفاع کا اعلان اور پاکستان کی مشرقی سرحدوں پر بھارتی فوج کا بغیر کسی اطلاع کے جمع ہونا یہ ظاہر کرتا ہے

افغان مسئلہ کا واحد حل مجاہدین کی قیادت میں حکومت کی تشکیل ہے

افغانستان کے بارے میں جنیوا مذاکرات سے کچھ حاصل نہیں ہوگا: برہان الدین ربانی

تہران ۵ جنوری (ریڈیو پاکستان) افغان مجاہدین کے رہنما اور جمعیت اسلامی افغانستان کے رہبر پروفیسر برہان الدین ربانی نے جو آج کل ایرانی حکومت کی دعوت پر ایران کا دورہ کر رہے ہیں کہا ہے کہ افغانستان کے بحران کا واحد عملی حل یہ ہے کہ افغانستان میں مجاہدین کی قیادت میں حکومت تشکیل دی جائے۔ جنہیں افغان عوام کی حمایت حاصل ہے پروفیسر ربانی نے ایران کی جانب سے افغانستان کے بارے میں جنیوا مذاکرات کو مسترد کئے جانے کو سراہا اور کہا ہے کہ پاکستان اور

مذاکرات مجاہدین اور روس کے درمیان ہونے چاہئیں

کابل کی انتظامیہ کے درمیان بات چیت سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ انہوں نے روس پر الزام لگایا کہ وہ پاکستان پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ وہ ان مذاکرات کو جاری رکھے انہوں نے کہا کہ مجاہدین جو افغان عوام کے مفادات کے محافظ ہیں اور روسی قابض افواج جو افغانوں کو فتح حاصل کرنے سے روک رہی ہیں لڑائی ان میں ہی ہو رہی ہے۔ اس لیے مذاکرات بھی ان ہی کے درمیان ہونے چاہئیں۔ انہوں نے ڈاکٹر نجیب اللہ کی فائر بندی کی پیشکش کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ روس مجاہدین کو دھوکہ دے کر ان سے ہتھیار ڈلوانا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجاہدین اس وقت تک لڑائی نہیں روکیں گے جب تک تمام روسی افواج افغانستان سے چلی نہیں جاتیں۔ انہوں نے اپنی موقف کا ذکر کرتے ہوئے کابل حکومت کے ساتھ مخلوط حکومت میں شرکت کو سختی سے مسترد کر دیا۔

کہ روس اور بھارت مشترکہ طور پر افغانستان پاکستان اور ایران کو تباہ کرنے کے منصوبے بنا رہے ہیں تاکہ بحر ہند اور خلیج فارس براہ راست ان دونوں کے کنٹرول میں آجائے۔ اور ایشیا میں یہی تین ممالک ہیں۔ جہاں سے اجتماعی اسلام کی لہر دوڑ رہی ہے۔ اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے روس اور بھارت کے درمیان کسی خفیہ فوجی معاہدے کے امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ جس طرح مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بناتے وقت دونوں نے کیا تھا اس منصوبہ کی کامیابی کے بعد روس بحر ہند پر بھارت کی بالادستی تسلیم کرے گا اور بھاتی خلیج فارس کے متعلق روسی اقدام کی مکمل اور کھلم کھلا حمایت کریں گے۔ اس منصوبہ کو ناکام بنانے کے لئے اس وقت افغان مجاہدین ہر قسم کی قربانیاں دے رہے ہیں اگر یہ افغان سرفروش اور مسلمان مجاہدین خدانخواستہ ناکام رہے تو پھر سرخ سیلاب طور خم سے کراچی اور خلیج فارس تک جا سکتا ہے۔ یہ سرخ سیلاب صوبہ سرحد اور بلوچستان کے پختون علاقے کو روندتا چلا جائے گا۔

اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس سرخ سیلاب کو افغانستان سے واپس ماسکو موڑنے کے لئے افغان مجاہدین کی ہر قسم کی امداد دی جائے۔ صوبہ سرحد اور بلوچستان کے پختون باشندوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ متحدہ و متفقہ طور پر افغان مجاہدین کی امداد و حمایت کریں۔ ورنہ وقت گزرنے کے بعد وہ ہاتھ ملتے رہیں گے اور ان کی آئندہ نسلیں انہیں معاف نہیں کریں گے۔

"انشاء اللہ اب وہ دن دور نہیں جب روس افغانستان سے اپنا بوریا بستر ذلت و رسوائی کے ساتھ اٹھا کر بھاگ نکلے گا"

— پروفیسر برہان الدین "ربانی" —

اخبارِ جہاد

افغان مجاہدین نے ۲ روسی مگ طیارے تباہ کر دیئے

اسلام آباد ۴ جنوری (اے پی پی) ریڈیو تہران کے مطابق افغان مجاہدین نے ۳۰ دسمبر کو کابل کے شمال میں واقع بگرامی ایئر پورٹ پر راکٹوں سے حملہ کر کے دو روسی مگ طیارے تباہ کر دیئے۔

اسلام آباد میں افغان نوجوانوں اور محسن بچوں کا زبردست مظاہرہ اور جلوس

سوویت یونین کا پرچم اور گورباچوف کا پتلا نذر آتش، روس مخالف نعرے خون کے آخری قطرے اور آخری گولی تک جدوجہد جاری رکھنے کا عزم، افغانستان میں جہاد واجب ہو گیا ہے، ممتاز علماء کی پریس کانفرنس شیخ الازہر نے بھی جہاد کے حق میں فتوے دے دیا۔

افغانستان میں روسی مداخلت کے سات سال پورے ہونے پر اتوار کی صبح افغان مہاجرین کی ایک بڑی تعداد نے وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا اور جلوس نکالا۔ جلوس کے شرکاء نے جن کی زیادہ تعداد نوجوانوں اور کمسن بچوں پر مشتمل تھی آبپارہ چوک میں سوویت پرچم اور سوویت سربراہ کا پتلا نذر آتش کیا۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت مظاہرین نے اسلام آباد میں واقع روسی سفارت خانے کے سامنے مظاہرہ کرنا تھا لیکن مقامی انتظامیہ نے مظاہرین کے نمائندوں کو جمعہ کی شب ہی مطلع کر دیا تھا کہ روسی سفارت خانے کے سامنے مظاہرے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ مظاہرین جو قطار بنا کر بیس کی ٹولیوں میں بٹے ہوئے تھے صبح نو بجے سے ہی آبپارہ جمع ہونا شروع ہو گئے۔ اس احتجاجی مظاہرے اور جلوس کا انتظام انسانی حقوق کی تنظیم برائے افغان مہاجرین نے کیا تھا اور اس میں افغانستان میں روسی مداخلت کے خلاف جدوجہد کرنے والی سات دوسری تنظیموں اور اداروں کے نمائندے بھی موجود تھے۔ نوجوانوں اور کمسن بچوں پر مشتمل ان مظاہرین نے اپنے ہاتھوں میں مختلف بینرز اور پلے کارڈ اٹھائے ہوئے تھے۔ جن پر روسی سربراہ ان کی خارجہ پالیسی افغانستان میں روسی مداخلت اور افغان بچوں اور عورتوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف نعرے درج تھے۔ مظاہرین اسلام زندہ باد، روس کو کچل دو، روس کا قبرستان (افغانستان افغانستان)، روسیو افغانستان سے واپس جاؤ کے نعرے لگا رہے تھے۔ بشیر شرکاء نے افغان تحریک کے لیڈروں گلبدین حکمت یار، پروفیسر برہان الدین ربانی، احمد شاہ مسعود اور ذبیح اللہ شہید کی بڑی بڑی تصاویر اٹھا رکھی تھیں۔ یہ مظاہرین آبپارہ مارکیٹ کے عقبی حصے کا چکر لگا کر دوبارہ آبپارہ پہنچے جہاں ایک مرتبہ پھر روسی پرچم اور سربراہ لبادے میں ملبوس سوویت راہنما میخائل گورباچوف کا پتلا نذر آتش کیا۔ اس موقعہ پر مظاہرین کے مختلف نمائندوں نے اپنی تقاریر میں اس عزم کا اعادہ کیا کہ جب تک افغانستان سے روسی واپس نہیں جاتے ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔

انہوں نے کہا کہ افغانستان میں روسی مظالم اور جارحیت کے خلاف ہم اپنی آواز ہر طریقے اور ہر پلیٹ فارم سے دنیا تک پہنچا رہے ہیں۔ ہم ایمان کی روشنی اور دین کی طاقت سے سرشار ہیں۔ یہی وجہ

ہے کہ ایک سپر طاقت اپنے تمام تر وسائل کے باوجود افغانستان میں ہماری مزاحمت کو ختم نہیں کر سکی۔ ہم اپنے خون کے آخری قطرے اور آخری گولی تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ کیوں کہ جب تک روسی فوجیں افغانستان سے نکل نہیں جاتیں ہمارا سیاسی سماجی اقتصادی اور ثقافتی تشخص بحال نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس خطے میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ اس موقعہ پر شرکاء میں روسی اسلحے اور ان جان بچی ہونے والے روسی فوجیوں کی تعداد پر مشتمل ایک پمفلٹ بھی تقسیم کیا گیا جو افغان مجاہدین کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں۔

پریس کانفرنس ہفتے کی سہ پہر اسلام آباد میں ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سینیٹ کے رکن مولانا سمیع الحق امیر جماعت اہلحدیث حافظ عبدالقادر روپڑی مولانا محمد رفیع عثمانی علامہ محمود رضوی محمد ناظم ندوی۔ مولانا محمد اجمل خان افغان مہاجرین کے لیڈر ارحد گل اور مولانا عبدالواحد نے کہا کہ اسلامی نکتہ نگاہ سے اس وقت افغانستان کی صورت حال کے پیش نظر تمام مسلمانوں پر جہاد واجب ہے۔ کیوں کہ اس اسلامی ملک کے رہنے والوں کی عزت و آبرو نظریہ، معیشت اور وجود ایک غیر ملکی طاقت کی مداخلت کے باعث خطرے میں ہے۔

انہوں نے کہا کہ روسی یلغار افغانستان میں بالکل اسی طرح داخلہ ہوئی ہے جس طرح سمرقند بخارا اور تاشقند میں ہوئی تھی اور اب افغانستان کے بعد روس کی نظریں پاکستان پر ہیں جہاں نئی نسل اور غیر اسلامی سوچ کی حامل خواتین کو مختلف حربوں سے گمراہ کیا جا رہا ہے پریس کانفرنس میں شیخ الازہر شیخ جاد الحق محمد جاد الحق کا فتویٰ پڑھ کر سنایا گیا جس میں انہوں نے افغانستان میں روسی مداخلت کو عالم اسلام کا ایک سنگین حادثہ قرار دیا مقررین نے ذرائع ابلاغ کے مناندوں سے بھی زور دیا کہ وہ اس نازک صورت حال میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے لوگوں کو افغانستان کی صورت حال سے آگاہ کریں۔ مقررین نے تمام مکتبہ فکر کے علماء اور دانشوروں سے اپیل کی کہ وہ آپس کے اختلافات کو بھول کر افغان بھائیوں کی مدد کریں۔ انہوں نے بتایا کہ عنقریب تمام علماء افغانستان کا تفصیلی دورہ کر کے ایک پریس کانفرنس میں عوام کو صورت حال سے آگاہ کریں گے اس موقعہ پر ہماری تعداد میں افغان مہاجرین اور سرکردہ علماء بھی موجود تھے۔

صوبہ پروان میں مجاہدین کی کامیاب کارروائی

۱۲ ٹینک تباہ، ۵۰ روسی فوجی ہلاک

جمعیت اسلامی افغانستان کے مومن مجاہدین نے حاجی عنایت کی قیادت میں ۱۶ نومبر کو صوبہ پروان کے (تنگدرہ) علاقہ میں دشمن کی فوجی چوکیوں پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں ۱۲ ٹینک تباہ اور ۵۰ روسی فوجی ہلاک کر دیئے گئے کافی مقدار میں اسلحہ اور دیگر جنگی مہمات بھی مال غنیمت کے طور پر مجاہدین کے ہاتھ لگ گئے خبر میں مزید کہا گیا ہے کہ یہ جنگ مسلسل چار دن تک جاری رہی۔ اس دوران میں راہ حق کے ۱۰ مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا۔ اور دیگر ۱۲ افراد زخمی ہو گئے۔

مجاہدین راہ حق کی چھاپہ مار کارروائی

دشمن کے ۴ ٹینک، ۲ بکتر بند گاڑیاں تباہ، ۱۶ روسی فوجی ہلاک

موثق ذرائع اطلاعات کے مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۸۶ء کو ایک روسی فوجی کاروان (قزاقستان) کے راستے ہرات کی جانب آ رہا تھا۔ صوبہ بادغیس کے حضرت یاسر (رض) نامی محاذ کے دیگر مجاہدوں نے گھات لگا کر دشمن پر ہلہ بول دیا۔ چار گھنٹے کی اس لڑائی میں دشمن کے چار ٹینک ۲ بکتر بند گاڑیاں ناکارہ بنا کر ۱۶ روسی فوجیوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ آخر کار دشمن نے منہ کی کھائی اور مجبور ہو کر پسپا ہو گیا۔ اس جنگ میں صرف ایک مجاہد شہید اور تین دیگر زخمی ہوئے۔ دوسرے دن دشمن نے انتقام جویانہ کارروائی کے تحت قرب و جوار کے نواحی علاقے پر وحشیانہ بمباری کر کے اٹھارہ نہتے مسلمان افغان عوام جن میں مرد، عورتیں اور بچے شامل تھے شہید کر دیئے۔

ایک اور چھاپہ مار کارروائی کے تحت حضرت یاسر (رض) محاذ کے دیگر مجاہدوں نے اچانک (قلعہ نو) قصبے میں دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر حملہ کر کے ان کی چار چوکیوں کو تباہ کر دیا۔ جنگ کے دوران کابل سوویت فوج کے ۱۲ فوجی ہلاک اور ۴ افراد کو زندہ گرفتار کر لیا۔ اس جنگ کے دوران ۳ مشین گن دگریونوف) ایک مارٹر گن قریب

اور بھاری مقدار میں جنگی مہمات مجاہدین کے ہاتھ لگا۔ اس خونین جنگ میں شیرین خان مجاہد اپنی آٹھ سالہ جہادی جدوجہد کے بعد اپنے تین دیگر مجاہد ساتھیوں سمیت جام شہادت نوش کر گئے۔

ہرات میں ایک روسی طیارہ مار گرایا گیا

۳ ٹینک تباہ اور ۳۳ کابلی روسی فوجی ہلاک

صوبہ ہرات سے دیر سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق جمعیت اسلامی افغانستان کے جیالے مجاہدوں نے نومبر کے آخری ہفتے میں دشمن پر کاری ضربیں لگا کر انہیں جانی و مالی نقصان پہنچایا۔ اطلاعات کے مطابق ۱۹ نومبر کو کابلی روسی فوجیوں نے مغربی ہرات میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر شدید حملہ کر دیا۔ مجاہدین کی شدید مقاومت کے نتیجے میں دشمن کے ایک ٹینک اور رسد پہنچانے والی گاڑی تباہ کر دی گئی۔ ۲۰ نومبر کو مجاہدین اسلام نے ایک فوجی چوکی پر حملہ کر کے تین مزید ٹینکوں کو تباہ کر دیا۔ ۳۰ کابلی روسی فوجی ہلاک کر دیئے گئے اور ۲۰ دیگر زخمی ہو گئے۔ تاہم اس حملے کے دوران ۳ مجاہدین بھی جام شہادت نوش کر گئے۔

ایک اور اطلاع کے مطابق ۲۶ نومبر کو مجاہدین نے اس وقت ایک روسی مگ طیارہ مار گرایا جب وہ مجاہدین کے ٹھکانوں پر بمباری کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس معرکے میں مجاہدین کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مجاہدین نے دوسرے دن دشمن کی چوکیوں پر حملہ کر کے ۳ کابلی روسی فوجی ہلاک کر دیئے گئے۔ ان جھڑپوں کے دوران دو مجاہد کمانڈر سمیت گیارہ بے دفاع اور نہتے عوام مسلمان شہید ہو گئے۔

صوبہ تخار کے جیالے مجاہدین نے دشمن کے ایک وسیع حملے کو تار تار کر دیا،

چار ٹینک تباہ، ۴۰ فوجی ہلاک

جمعیت اسلامی افغانستان کے اطلاعاتی نمائندہ کی رپورٹ کے مطابق دشمن نے ۱۸۰۰ فوجیوں کی مدد سے جس میں ۶۰ ٹینک و بکتر بند گاڑیاں اور درجنوں جیٹ طیاروں کا جہاز اور ہیلی کاپٹر شامل تھے صوبہ تخار کے مسکونی محلات پر مجاہدین کے تلع قمع کرنے کی خاطر ایک وسیع حملے کا آغاز کیا۔

تاریخ سے تاریخ تک دونوں فریقوں کے درمیان شدید جنگ ہوئی اس جنگ کے نتیجے میں ۴ ٹینک تباہ ۴۰ روسی کابلی فوجی ہلاک ۷۰ زخمی ۳۰ فوجی زندہ گرفتار ہو گئے۔ جب کہ ۵۰ کلاشنکوف اور بھاری مقدار میں جنگی مہمات مجاہدین راہِ حق کے ہاتھ لگا۔

اس خونریز جنگ کے دوران دو مجاہد شہید اور ۱۰ دیگر مجاہد زخمی ہوئے تاہم دشمن کے ہوائی اور توپخانے کے حملوں سے ۱۳ دیہات کے مکینوں کو شدید جانی و مالی نقصان پہنچا۔

ایک اور اطلاع کے مطابق صوبہ تخار کے سرکیٹ مجاہدوں نے دشمن کے ایک حملے کو پسپا کر کے ان کے ۴۰ فوجیوں کو ہلاک اور ان سے ۱۰ عدد کلاشنکوف رائفلیں مال غنیمت کے طور پر ہاتھ آئیں۔

ایک دوسرے حملے میں صوبہ تخار کے مومن مجاہدوں نے دشمن کے ۷۰ فوجیوں کو ہلاک اور ان کے ۴ ٹینکوں کو نذر آتش کر دیا۔

صوبہ غزنی میں روسی فوجی قافلے پر مجاہدین کا حملہ

ایک ٹینک تباہ، بیماری سے تین مجاہد شہید

غزنی شہر سے ۱۰۴ کلومیٹر جنوب کی طرف کابل قندھار شاہراہ پر واقع سب ڈویژنل حقیقے مقر کے نزدیک مجاہدین نے ۲۲ نومبر کو روسی فوجی قافلے پر حملہ کیا۔ اطلاعات کے مطابق روسی قافلے کی آمد سے باخبر مجاہدین راستے میں بارودی سرنگیں نصب کر کے گھات لگائے بیٹھے تھے۔ بارودی سرنگ کے پھٹنے سے ایک ٹینک تباہ ہو گیا جس کے ساتھ مجاہدین نے راکٹوں سے یلغار کر دی اچانک حملے کی تاب نہ لاتے ہوئے روسی فوجی قافلہ غزنی کی سمت بھاگ نکلا۔ اس کارروائی میں بیماری سے تین مجاہد شہید اور گیارہ زخمی ہو گئے۔

مجاہدین نے صوبہ بغلان کی تحصیل بخرین پر قبضہ کر لیا

چترال (نمائندہ جنگ) سرحد پار سے یہاں پہنچنے والی اطلاعات کے مطابق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

ماہنامہ مشعل

صاحبِ امتیاز
کلچرل کمیٹی جمعیت اسلامی افغانستان
مدیر: سید عبداللہ نوٹیفائیڈ رکن: عبدالحبیب (ہمدرد)

جلد نمبر ۱ شمارہ نمبر ۲ مسلسل نمبر ۲ دسمبر ۱۹۸۶ء، قوس ۱۳۶۵ھ ش

اس شمارے میں

اداریہ
فرمان الٰہی ؛
ارشادات نبوی
حاضری نمبر سے استاد ربانی کا خطاب
۲۷ دسمبر
احساس بیداری
کراچی کے ہنگاموں سے افغان مہاجرین کا تعلق نہیں
افغانستان کی تاریخ کا منحوس دن
.... اور گلبدین کے ہاتھ سے گر گئی
افغان مجاہدین اور حکم قرآن

کیا یہ روس اور امریکہ کی جنگ ہے
روس کی سہ فریقی حکومت
سپر طاقتیں کسی قوم کے جذبۂ حریت کو
کچل نہیں سکتیں۔
بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
بھارت اور روس کا خفیہ فوجی معاہدہ
اخبار جہاد
قافلۂ شہداء

پتہ

دفتر: ماہنامہ مشعل کلچرل کمیٹی جمعیت اسلامی افغانستان

P.O. BOX NO: 345
پوسٹ بکس نمبر ۳۴۵ پشاور، پاکستان PESHAWAR PAKISTAN

بدل اشتراک

سالانہ — ۶۰ روپے
ششماہی — ۳۰ "
فی پرچہ — ۵ "

بیرونی ممالک
سالانہ — ۲۰ ڈالر

افغان مجاہدین نے بری کوٹ کے علاقہ میں دو ہیلی کاپٹر مار گرائے اور صوبہ بغلان کی تحصیل بخرین پر دوبارہ قبضہ کر لیا اور بڑی تعداد میں اسلحہ اور گولہ بارود پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسی طیاروں نے وادی

روسی جمہوریہ قازقستان میں خونریز ہنگامے

مظاہرین اور فوج میں جھڑپوں کے دوران متعدد افراد ہلاک و زخمی

ماسکو (رائٹر۔ ریڈیو رپورٹ) روسی جمہوریہ قازقستان کے دارالحکومت الما ما میں گزشتہ روز خونریز ہنگاموں میں کئی افراد ہلاک و زخمی ہو گئے یہ ہنگامے اس وقت شروع ہوئے جب قازقستان کمیونسٹ پارٹی کے بیس سالہ پرانے سربراہ دین محمد کو برطرف کر کے ان کی جگہ کولبین کے منظور کردہ ایک روسی کا تقرر کیا گیا۔ روسی خبر رسان ایجنسی تاس کے مطابق یہ ہنگامے رات بھر اور اگلے روز جاری رہے اور گلیوں اور بازاروں میں مظاہرین اور فوج پولیس کے دستوں کے مابین جھڑپیں ہوئیں جن کے دوران مظاہرین نے خوراک کی دکانوں اور کئی کاروں کو نذر آتش کر دیا۔ بی بی سی کے مطابق ان فسادات کے دوران مظاہرین اور پولیس کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔ جن میں کئی افراد ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔ یہ خبر جو ماسکو میں روسی ٹیلی ویژن پر بھی نشر کی گئی تاس کا کہنا ہے کہ ہنگاموں میں طلبہ اور اعلیٰ سکولوں کے لڑکے شامل تھے۔ جن میں سے زیادہ تر قازقستان کے رہنے والے ہیں جب کہ شرپسند اور غنڈے بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ پولیس کے ساتھ ان کی جھڑپیں پوری کی رات اور ہجرات کو جاری رہیں کئی افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ جب کہ کئی افراد ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ تاہم ان کی تعداد نہیں بتائی گئی۔ بی بی سی کے مطابق قازق لوگ ترکی النسل ہیں اور یہ ایک خود دار قوم ہے۔ وسطی ایشیا کے پورے علاقے میں ایسے مظاہرے پہلی بار ہوئے ہیں بی بی سی کا کہنا ہے کہ یہ ہنگامے خالصتہً سیاسی تھے اور ماسکو کے حکام کے لئے باعث تشویش ہوں گے۔ کیونکہ یہ علاقہ سیاسی اعتبار سے خاصا مستقل علاقہ ثابت ہو سکتا ہے اگر یہاں کے لوگ ایران اور افغانستان سے متاثر ہو کر اسلامی یا ترک جذبات سے متاثر ہو جائیں تو روسی حکومت کے لئے مشکل کا باعث بن جائے گا۔

ببرک کارمل کو گرفتار کر لیا گیا

چینی سفارتخانے میں سیاسی پناہ حاصل کرنے کی کوشش

نیویارک ۲۳ دسمبر۔ افغان لیڈر ببرک کارمل کو کابل میں چین کے سفارتخانہ میں سیاسی پناہ حاصل کرنے کی کوشش کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے یہ بات افغان مجاہدین کے ایک ترجمان عبدالقدیر کمرباب نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتائی انہوں نے کہا کہ انہیں یہ اطلاع پشاور میں اپنے دفتر کے ذریعہ ملی۔ مسٹر کارمل کو اب روس کی حمایت حاصل نہیں ہے وہ گزشتہ ماہ کابل انتظامیہ کے صدر کے عہدہ سے سبکدوش کر دیئے گئے

افغان مجاہدین نے قندھار کے نزدیک سوویت مگ طیارہ مار گرایا

اسلام آباد (اڑانی افغان) قندھار شہر کے نزدیک افغان حریت پسندوں نے روسی مگ طیارہ مار گرایا جس میں سوار قندھار ایئر بیس کا کمانڈر اور اس کا معاون موقع پر ہلاک ہو گئے بتایا گیا ہے کہ مجاہدین نے قندھار ایئر پورٹ پر اترنے والے مگ طیارے کو میزائلوں سے نشانہ بنایا۔ جو ڈوب کلاں کے مقام پر گر کر تباہ ہو گیا۔ ایک اور اطلاع کے مطابق مجاہدین نے قندھار جیل کے ڈائریکٹر سید علیم اور اس کے دو محافظوں پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ قندھار جیل کا ڈائریکٹر جیپ میں سوار اپنے دو محافظوں کے ہمراہ روسی فوجی مرکز قشلہ جدید جا رہا تھا۔ مجاہدین کے ایک گروپ نے انہیں گھیر کر خودکار ہتھیاروں سے فائرنگ کر دی۔

سوویت جارحیت کے خلاف ایران کے کئی شہروں میں مظاہرے

تہران۔ افغانستان میں سوویت یونین کی مسلح مداخلت کے سات سال مکمل ہونے کے موقع پر ایران میں مظاہرے ہونے کی اطلاعات ملی ہیں ایران کے شہر مشہد اور زاہدان میں رہنے والے ہزاروں افغان باشندوں نے اپنے ملک پر سوویت تسلط کے خلاف احتجاجی مظاہرے کئے مظاہروں کے موقع پر بہت سی قراردادیں منظور کی گئیں جن میں افغانستان سے سوویت فوج کی فوری واپسی کا مطالبہ کیا گیا ایک اطلاع کے مطابق مجاہدین نے صوبہ پکتیا میں شدید لڑائی میں سوویت فوجیوں کو بھاری جانی نقصان پہنچایا تھے۔ ترجمان نے کہا کہ ببرک کارمل کو اس ماہ کے اوائل میں گرفتار کیا گیا۔ تاہم وہ کوئی قطعی تاریخ نہیں بتا سکتے۔

قندہار شہر میں روسی فوجیوں کے لئے نہتے شہریوں سے خون نکالا جارہا ہے

لہو کشید کرنے کی مہم میں سینکڑوں نوعمر بچوں اور نوجوانوں کی گرفتاری

لندن ۲۱ دسمبر (اے ایف پی) قندہار شہر میں روسی دستوں کی فوجی کارروائی کے دوران زخمی فوجیوں کے لئے خون کی فراہمی کے سلسلے میں سینکڑوں نہتے شہری پکڑ لئے گئے ہیں جن کی اکثریت نوجوانوں اور نوعمر طلباء پر مشتمل ہے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق روسی حکام کی ہدایت پر افغان شہریوں کا خون نچوڑنے کی تفصیلات دیتے ہوئے بتایا ہے کہ افغانستان کے دوسرے بڑے شہر قندہار کا کنٹرول حاصل کرنے کی مجاہدین اور روسی دستوں کی جدوجہد میں زخمی فوجیوں کے لئے خون کی شدید قلت پیدا ہو گئی ہے اس خلا کو پورا کرنے کے لئے قابض روسی حکام کی ہدایت پر کٹھ پتلی انتظامیہ نے نومبر کے آخری ہفتے اور دسمبر کے اوائل میں سینکڑوں نوجوانوں کے علاوہ سکولوں کے طلباء کو گرفتار کرلیا جن سے جبراً خون نچوڑ لیا گیا اطلاعات کے مطابق لہو کشید کرنے کی مہم جاری ہے اور قندہار کے شہریوں کو پابند کیا گیا ہے کہ ہر فٹنس کم از کم ایک بوتل خون بلڈ بنک میں جمع کرادے۔ معلوم ہوا رہے کہ قابض روسی حکام کے ان اقدامات سے قندہار کے شہریوں نے شدید ردعمل ظاہر کیا ہے اور ۹ دسمبر کو اس سلسلے میں زبردست مظاہرہ کیا گیا۔ قندہار کے شہریوں کی درخواست پر مجاہدین نے مظاہرے کے لگے دن فوجی ہسپتال پر یلغار کی جہاں مجاہدین نے نہتے افغانوں سے لئے گئے سنگین کے بھاری ذخیرے پر قبضہ کر کے اسے آزاد کرالتے منتقل کر دیا

جنگ مزاحمت کے ساتویں برس افغانستان میں روسی فوج کو شدید نقصانات کا سامنا

۲۰۶۴ روسی فوجی ہلاک ایک سو ستاسٹھ طیارے تباہ

سینکڑوں ٹینک بکتر بند گاڑیاں اور ٹرک اڑا دیئے گئے ۱۹۸۶ کے دوران ۱۲۱۴۵ افغان شہری شہید ۲۷۲۹ مکانات اور مساجد ملبے کا ڈھیر بن گئے

افغانستان میں جنگ مزاحمت کے ساتویں سال جارح روسیوں کے جانی نقصانات گزشتہ تمام برسوں سے بڑھ گئے ہیں اس سال ۸۳۲۱ ہلاک شدگان روسی اور کٹھ پتلی فوجیوں میں ۵۵ فیصد سے زائد روسی ہیں دوسری طرف روسی فضائیہ ایک سو ستاسٹھ طیاروں اور ہیلی کاپٹروں سے ہاتھ دھو بیٹھی جن میں سے ساٹھ آخری دس مہینوں میں تباہ کئے گئے مجاہدین کے علاقہ ذرائع پر مبنی رپورٹ کے مطابق ۱۲۱۴۵ افغان شہری روسی فوج کی کارروائیوں کے باعث جان بحق ہوئے جبکہ ۲۷۲۹ عمارات جن میں مکانات اور مساجد بھی شامل ہیں روسی دستوں کی گولہ باری اور بمباری سے برباد ہو گئیں ۱۹۸۶ء کے دوران سترہ سو باسٹھ مجاہد شہید اور تین ہزار تین سو اکاون لیس زخمی ہوئے۔ روسی دستوں کے دیگر نقصانات میں ۷۴ ٹینک ۳۸۵ بکتر بند گاڑیاں اور ۲۲۲ ٹرک شامل ہیں جن کے ساتھ پندرہ ہزار کلاشن کوف رائفلیں۔ ایک سو پینتالیس مشین گنیں اور ایک سو اٹھاسی طیارہ شکن توپوں پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا۔ اس عرصے میں ۱۴۳۵ افغان فوجی مجاہدین سے آملے۔ سال رواں کے دوران ہرات۔ قندہار۔ تخار۔ بدخشان اور وادی کوہ کابل کے نواح میں مجاہدین کو بال دستی حاصل رہی اور انہوں نے پاکستانی سرحد کے قریب پکتیا اور ننگرہار میں روسی دستوں کی متعدد فوجی مہمات ناکام بنا دیں۔

صوبہ پکتیا میں چھاپہ مار کارروائیاں

۸ کٹھ پتلی فوجی ہلاک ۳ مجاہدین سے آملے

افغانستان کے صوبے پکتیکا میں جبہ ملی نجات افغانستان کے حریت پسند دوں نے ۸ دسمبر کو سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ڈانڈہ خزہ کے نزدیک حفاظتی چوکی پر حملہ کیا جہاں تین کٹھ پتلی فوجیوں کی ہلاکت کے بعد دیگر تمام فوجی اسلحہ لئے مجاہدین سے آملے اسی روز کٹوازی کیمپ میں مجاہدین نے راکٹ برسا کر گشتی فوجی دستے کا ایک ٹینک اڑا دیا اس حملے میں جوابی فائرنگ سے ایک مجاہد شہید اور پانچ زخمی ہو گئے۔ ان کارروائیوں کی قیادت کمانڈر اسد اللہ خان اور وائل خان کر رہے تھے (اشرالنس افغان)

صوبہ غور میں فوجی چھاؤنی پر مجاہدین کا حملہ ۳ روسی فوجی ہلاک و زخمی، نو مجاہد شہید ہو گئے

وسطی افغانستان کے صوبے غور میں مجاہدین نے صوبائی ہیڈ کوارٹر چغچران کے جنوب میں سب ڈویژنل قصبے تھوارہ کی چھاؤنی پر پیر کے روز سائے ۴ دسمبر کی اس کارروائی میں تیس سے زائد روسی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے جبکہ نو مجاہد شہید اور اکیس زخمی ہوئے۔ میزائلوں کے فائر سے ایک ٹینک تین فوجی گاڑیاں اور آٹھ جیپیں تباہ ہو گئیں۔ چھاپہ مار حملے کے دوران مجاہدین روسی طیاروں کی بمباری کے باعث اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے

قندہار کے محاذ پر چار سو افغان فوجیوں کی چھاپہ مار حملوں میں شمولیت

افغانستان کے صوبے قندہار میں گزشتہ ماہ شروع مزاحمت میں شامل ہونے والے چار سو افغان فوجی چھاپہ مار حملوں میں بھرپور حصہ لے رہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ نیجرائی کے معرکے میں مجاہدین سے آملنے والے یہ افغان فوجی منتقل مراکز بھجوائے

گئے ہیں۔ مزار شریف سے تعلق رکھنے والے افغان فوجی ملا والدین نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ وہ گذشتہ پانچ برسوں کے دوران تین بار جبری بھرتی کا شکار ہوا۔ تاہم ہر مرتبہ وہ فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا

روس سے مویشیوں کیلئے گھاس کی درآمد

غلے کے ساتھ افغانستان میں حیوانوں کی غذا ناپید ہو گئی

افغانستان میں قابض روسی حکام سرکاری مویشیوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے اگلے سال کے دوران دس ہزار ٹن گھاس روس سے درآمد کریں گے۔ ایجنس افغان پریس کے ذرائع نے کابل میں سرکاری حلقوں کے حوالے سے بتایا ہے کہ گھاس کی فراہمی کے سلسلے ۱۲ دسمبر کو ایک معاہدہ طے پایا گیا جس کے مطابق روسی حکومت کابل کا ٹھٹھہ پل انتظامیہ کو چارے کے طور پر یہ گھاس بھیجے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ افغانستان میں روسی فوج کی کارروائیوں کے دوران فصلوں کو نذر آتش کئے جانے کے نتیجے چارے کی شدید قلت پیدا ہوگئی ہے افغانستان میں غلہ اور چارے کی کمی کا اہم سبب یہ پیام ہوں سے بھاری ہے جس سے بیشتر اراضی بنجر ہوچکی ہے کٹھ پتلی انتظامیہ ملٹانی اجناس کے سلسلے شہروں کے نزدیک ایسے علاقوں میں انحصار کرنے پر مجبور ہے جہاں فوجی دستوں کی زیر نگرانی ٹرکوں کے ذریعے رسائی ممکن ہے۔

صوبہ کندز میں روسی فوجی کیمپوں اور تنصیبات کیلئے تاجکستان سے بجلی کی فراہمی

قلعہ زال کے مقام دریائے آمو پر نو تعمیر شدہ پل

سے آمد و رفت شروع ہو گئی

لندن ۲۲ دسمبر۔ ڈاکٹر انس (افغان) روسی مرعد پر واقع شمالی افغان صوبے کندز میں مجاہدین کی کارروائیوں کے نتیجے بجلی گھروں کی تباہی کے بعد قابض روسی حکام مقبوضہ مسلم ریاست تاجکستان سے بجلی فراہم کرنے کے لئے سپلائی لائن بچھا رہے ہیں ایجنس افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ گذشتہ ماہ کے آخر تک صوبہ کندز میں بیس کلو میٹر کے علاقے میں بجلی کے کھمبے نصب کئے جاچکے ہیں۔ اور کندز شہر میں روسی فوجی کیمپوں اور تنصیبات کو بجلی فراہم کی جانیوالی بجلی کی سپلائی لائن ان علاقوں سے گذاری جارہی ہے جہاں فوجی کیمپ اور چوکیاں قائم ہیں موجودہ وقت صوبہ کندز کو بغلان کے علاقے پل خمری سے بجلی فراہم کی جاتی ہے جو مجاہدین کے چھاپہ مار حملوں سے بیشتر اوقات معطل رہتی ہے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق بند رحیزان کے بعد صوبہ کندز میں قلعہ زال کے مقام دریائے آمو پر نو تعمیر شدہ پل فوجی مقاصد کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔

ہرات شہر کے ارد گرد حفاظتی چوکیوں کا صفایا۔ تیرہ افغان فوجی حفاظتی چوکی تباہ کرکے مجاہدین سے آملے

ہرات شہر کے نواح میں چرخی کے مقام افغان فوجیوں نے ۱۲ دسمبر کو اپنی حفاظتی چوکی کے روسی فوجیوں سے شدید تصادم کے بعد بھاری اسلحے پر قبضہ کرلیا اطلاعات کے مطابق حفاظتی چوکی میں تعینات سولہ افغان فوجیوں کا جمعیت اسلامی کے کمانڈر محمد اسماعیل خان سے رابطہ قائم کیا جنہوں نے باہمی مشورے سے حفاظتی چوکی کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ اس معرکے میں تین افغان فوجی جان بحق اور چودہ روسی فوجی ہلاک ہوئے جبکہ دیگر روسی فوجی بھاگ نکلے۔ روسی دستے کے فرار ہونے پر افغان فوجیوں نے حفاظتی چوکی کو نذر آتش کردی اور اسلحے کا ذخیرہ سمیت کمر جمعیت اسلامی کے مرکز پہنچ گئے۔

صوبہ پروان میں فوجی مرکز پر مجاہدین کا حملہ

چار ریکار کے نزدیک دو حفاظتی چوکیاں تباہ کردی گئیں

لندن ۲۰ دسمبر۔ ڈاکٹر انس (افغان) کابل کے شمال کی طرف صوبہ پروان میں مجاہدین نے ایک فوجی مرکز پر حملہ کرنے کے علاوہ دو حفاظتی چوکیاں تباہ کردیں ان کارروائیوں میں اکیس روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہوگئے جبکہ بھاری تعداد میں اسلحہ مجاہدین کے ہاتھ آیا ایجنس افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ مجاہدین نے ۳ دسمبر کی صبح نغلان کے علاقے ایک فوجی مرکز کا محاصرہ کرلیا دو روز بعد امدادی دستوں کی گولہ باری سے مجاہدین عقب نشینی اختیار کرگئے تاہم راکٹ کے فائر سے دو ٹینک تباہ کردیئے گئے محاصرے کے دوران بارہ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے اطلاعات کے مطابق جبل السراج کے علاقے میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر انتقامی گولہ باری کی گئی جس کی زد میں آکر سات مجاہد زخمی ہوگئے۔

ایک روز قبل اسی علاقے میں مجاہدین نے اچانک حملہ کرکے دو حفاظتی چوکیاں تباہ کردی تھیں جہاں پانچ روسی فوجی ہلاک اور دیگر فرار ہوگئے۔ ان چوکیوں سے آٹھ کلاشنکوف رائفلیں ایک مشین گن اور گولہ بارود سمیت کمر مجاہدین محفوظ علاقے کی طرف نکل گئے۔ ادھر صوبائی ہیڈ کوارٹر چاریکار کے نزدیک مجاہدین نے گھات لگاکے ۵ دسمبر کو گشتی فوجی دستے پر یلغار کی جس میں تقریباً تیرہ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے اس معرکے میں راکٹوں کے فائر سے ایک ٹینک اور ایک گاڑی اڑادی گئی۔

صوبہ نیمروز میں حکمران جماعت کے سولہ عہدے دار گرفتار

ایرانی سرحد سے ملنے والے افغانستان کے بلوچ اکثریتی صوبے نیمروز میں مجاہدین نے یکم دسمبر کو سب ڈویژنل قصبے فاش رود میں حکمران جماعت کے سولہ عہدے دار گرفتار کر لیے۔ اطلاعات کے مطابق پرچم دھڑے کے عہدے دار ایک اسکول میں اجلاس میں شریک تھے کہ مجاہدین نے انہیں قابو کر لیا۔ اس کارروائی میں اسلحے کی بھاری مقدار پر قبضہ کر کے مجاہدین گرفتار عہدے داروں کو لے کر اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے۔ یہ عہدے دار بعد ازاں آزاد علاقے کی عدالت کے سپرد کیے جائیں گے۔

مجاہدین کو بدنام کرنے کے لئے روسیوں نے قندھار کسٹم ہاؤس میں آگ لگادی

لاکھوں افغانی کا درآمدی سامان تباہ مجاہدین نے فوجی چوکی پر حملہ کیا تھا

لندن ۱۳ر دسمبر (اژانس افغان) قندھار میں قابض روسی فوجیوں نے کسٹم ہاؤس میں پڑے ہوئے درآمدی سامان کو آگ لگادی تاکہ اسے افغان مجاہدین کے خلاف پراپیگنڈہ ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاسکے۔ قندھار شہر اور گرد و نواح میں گذشتہ سات ہفتوں سے مجاہدین اور روسی۔ کٹھ پتلی کابل انتظامیہ کے دستوں کے درمیان شدید جنگ جاری ہے جس میں شہری آبادی مجاہدین کی بھرپور مدد کر رہی ہے قندھار سے ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ ۲۷ نومبر کو مجاہدین نے شہر کے مشرقی علاقے میں واقع کسٹم ہاؤس کی فوجی چوکی پر دستی بموں اور ہلکے خودکار ہتھیاروں سے حملہ کیا ۱۳ روسی۔ کٹھ پتلی فوجی موقع پر ہلاک ہوگئے جبکہ باقی فوجی جان بچا کر بھاگ نکلے مجاہدین چوکی سے ۷ کلاشن کوف اور گرنیڈ لانچر قبضے میں لیکر واپس آگئے۔ معمولی زخمیوں کے علاوہ مجاہدین کا کوئی جانی نقصان نہیں ہوا مجاہدین کی واپسی کے بعد قابض روسی دستے وہاں پہنچے اور کسٹم ہاؤس کے گوداموں کو آگ لگادی جہاں مقامی تاجروں کا لاکھوں افغانی روپے کا درآمدی مال پڑا ہوا تھا جس میں زیادہ تر غیر ملکی کپڑا اور اشیائے صرف تھیں۔ بدظن کرنے کی ناکام کوشش میں مصروف ہیں۔

بگرام کے روسی ہوائی اڈے پر مجاہدین کا حملہ، چار گن شپ ہیلی کاپٹر تباہ

مجاہدین نے افغانستان میں روس کے سب سے بڑے ہوائی اڈے بگرام پر حملہ کر کے چار گن شپ ہیلی کاپٹر تباہ کر دیئے ہیں۔ یہ نومبر کے دوران اس ہوائی اڈے پر مجاہدین کا چوتھا بڑا حملہ تھا ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق حزب اسلامی کے گمنام ریڈیو باشی کی کمان میں مجاہدین نے صوبہ پروان میں واقع بگرام کے فوجی ہوائی اڈے پر ۲۸ نومبر کی رات ۱۰۷ ایم ایم راکٹوں کی بوچھاڑ کر دی۔ ہوائی مستقر پر کھڑے چار ایم آئی ۸ گن شپ ہیلی کاپٹروں میں آگ لگ گئی۔ مجاہدین کی گولہ باری سے ایئر پورٹ کی عمارت کے ایک حصے میں بھی آگ بھڑک اٹھی جس کے شعلے کئی گھنٹے تک دور دور تک دکھائی دیتے رہے۔ اگلی صبح سے تین روز تک روسی توپخانہ بگرام کے اردگرد مجاہدین کے ٹھکانوں پر دور مار توپوں سے گولہ باری کرتا رہا۔ کوہ صافی اور دوسرے علاقوں میں یکم دسمبر کی آخری اطلاعات کے مطابق مجاہدین کا کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ یاد رہے کہ اس سے پیشتر مجاہدین چار، چھ اور سات نومبر کو بگرام ایئر پورٹ پر کامیاب حملے کر چکے ہیں

صوبہ غزنی میں روسی ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا گیا

افغان حریت پسندوں نے ۲۰ر دسمبر کو صوبہ غزنی کے سب ڈویژنل قصبے جاغوری کے نزدیک روسی ہیلی کاپٹر مار گرایا جسے میزائل سے نشانہ بنایا گیا تھا اطلاعات کے مطابق غزنی سے جنوب مغرب کی طرف روسی ہیلی کاپٹر جاغوری قصبے کے نزدیک مجاہدین کے ٹھکانوں کی تلاش میں پرواز کر رہا تھا جو میزائل لگتے ہی زبردست دھماکے سے گر کر تباہ ہو گیا۔ ہیلی کاپٹر کا روسی پائلٹ اور عملے کے دیگر ارکان بھی موقع پر ہلاک ہو گئے۔

(اژانس افغان)

روسی سرحد کے نزدیک صوبہ فاریاب میں افغان مجاہدین کی کارروائی، روسی طیاروں کی انتقامی بمباری سے تیس نہتے شہری شہید ہو گئے

لندن ۱۸ر دسمبر (اژانس افغان) روسی سرحد سے ملنے والے افغانستان کے شمال مغربی صوبے فاریاب میں خونریز تصادم کے دوران پندرہ روسی فوجی ہلاک اور تین مجاہد شہید ہو گئے ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق ۲۰ر نومبر کو روسی فوجی قافلہ صوبہ جوزجان کے دارالحکومت شبرغان سے صوبہ فاریاب کے صدر مقام میمنہ پیش قدمی کر رہا تھا جسے مزار شریف ہرات شاہراہ پر شمسی کے علاقے میں مجاہدین نے گھیر لیا چار گھنٹوں کی لڑائی میں راکٹوں کے فائر سے دو ٹینک اور دو فوجی گاڑیاں تباہ ہو گئیں جن کا ملبہ چھوڑ کر روسی دستہ واپس چلا گیا۔ اس کارروائی میں جوابی فائرنگ سے شہید ہونے والوں کی تعداد چار بتائی گئی ہے

قندھار کے نزدیک پنجوائی کے محاذ پر کمک پہنچانے کی کوشش ناکام بنادی گئی

روسی ہیلی کاپٹروں کی بمباری سے نو مجاہد شہید چالیس زخمی

قندھار شہر کے مضافاتی علاقے ڈنڈ سے مجاہدین نے پنجوائی کے محاذ پر کمک پہنچانے کی کوشش ناکام بنادی جس کے دوران پانچ ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں تباہ کر دی گئیں۔ اطلاعات کے مطابق پنجوائی جانے والے امدادی قافلے کو مجاہدین نے ۶ دسمبر کی صبح شاہ آغا کے مقام راکٹوں کی یلغار سے واپس جانے پر مجبور کر دیا۔ فوجی دستے کی پسپائی کے بعد روسی ہیلی کاپٹروں نے مجاہدین پر بمباری کی جس میں نو مجاہد شہید اور چالیس زخمی ہو گئے۔

روسی بمباری کیخلاف قندھار میں مکمل ہڑتال۔ گذشتہ چار برسوں میں قندھار شہر پر پانچ دفعہ بمباری کے دوران دو سو گیارہ شہری شہید

لندن ۱۷ دسمبر (اڑانس افغان) افغانستان کے شہر قندھار میں جو روسی دستوں کی ناکہ بندی سے "بند علاقے" میں تبدیل ہو چکا ہے روسی طیاروں کی بمباری کے خلاف ہڑتال سے شہری زندگی معطل ہو گئی ہے۔ قندھار میں متحرک مزاحمت کے ہمدرد سرکاری حلقوں نے ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کو بتایا ہے کہ ۸ دسمبر کی حالیہ بمباری سے ۷۶ نہتے شہری شہید اور دو سو سے زائد زخمی ہو گئے۔ ۱۵ دسمبر کی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق قندھار شہر میں روسی بمباری کے خلاف احتجاج جاری ہے اور گزشتہ ایک ہفتے تمام کاروباری ادارے بند پڑے ہیں۔

قندھار شہر پر پہلی بار روسی گن شپ ہیلی کاپٹروں نے ۹ نومبر ۱۹۸۱ء کو راکٹ برسائے تھے جس سے ۲۳ شہری شہید ہو گئے تھے ۲ جنوری ۱۹۸۲ء کو روسی طیاروں نے شہری علاقے پر نیپام بم برسائے جس سے چالیس عورتیں اور بچے جاں بحق ہو گئے اسی سال ۲۸ اگست کو ایک بار پھر روسی طیاروں نے قندھار پر نیپام بم گرائے جن کی زد میں آ کر بائیس افغان شہری شہید ہو گئے چوتھی بار قندھار شہر کو ۲۸ دسمبر ۱۹۸۴ء کی صبح بمباری کا نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے پچاس شہری جاں بحق اور ایک سو تیس زخمی ہو گئے تھے اس بمباری کے خلاف آٹھ دن تک ہڑتال جاری رہی جس میں حکمران جماعت کا خلق دھڑا بھی شریک تھا

قندھار شہر ملک کے دیگر حصوں سے کٹ گیا آمدورفت معطل روسی فوج نے شہر کے ارد گرد مورچے سنبھال لئے

لندن ۱۶ دسمبر (اڑانس افغان) افغانستان کا دوسرا بڑا شہر قندھار جہاں روسی طیاروں کی بمباری سے سیکڑوں افراد شہید ہو گئے تھے افغانستان کے دیگر حصوں سے کٹ گیا ہے۔ ۱۳ دسمبر کی تازہ اطلاعات کے مطابق قندھار شہر کا کنٹرول حاصل کرنے کے لئے مجاہدین کی جدوجہد فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو گئی ہے اور روسی فوج نے قندھار کے ارد گرد مورچے سنبھال لئے ہیں۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ شہر کے چاروں طرف روسی دستوں کے جمگھٹوں سے قندھار "بند علاقے" میں تبدیل ہو گیا ہے اور "خصوصی انتظامات" کے بغیر آمدورفت معطل ہو چکی ہے۔ قابض روسی حکام کے یکم دسمبر سے جاری کردہ احکامات کے مطابق قندھار شہر آنے والے افراد فوجی چوکیوں میں اپنے تمام کوائف درج کرائیں گے جس کے بعد ان افراد کے ہاتھ پر سرخ رنگ کی مہر لگا دی جاتی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ طریقہ کار ہرات اور کابل میں نافذ کیا جا رہا ہے جس کے نتیجے "بند علاقوں" میں افغان شہری آزادانہ نقل و حرکت سے محروم ہو گئے ہیں۔

صوبہ فاریاب میں مجاہدین کی چھاپہ مار کاروائیاں مہماری مقدار اسلحے و گولہ بارود پر قبضہ۔ دو حفاظتی چوکیاں تباہ کر دی گئیں

روسی سرحد سے ملنے والے افغانستان کے شمال مغربی صوبے فاریاب میں حزب اسلامی کے حریت پسندوں نے ۲۲ نومبر کو پشتون کوٹ قصبے کے نزدیک روسی فوجی قافلے پر حملہ کیا۔ تیز رفتار کاروائی کے دوران دو مارٹر کٹوں اور مارٹر کے فائر سے روسی دستہ تین گھنٹوں کی مزاحمت کے بعد بھاگ نکلا۔ مجاہدین نے فوجی قافلے کی چھوڑی ہوئی چار گاڑیوں ایک بھاری توپ اور گولہ بارود پر قبضہ کر لیا۔ اس معرکے میں بارہ روسی اور پانچ کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہو گئے ایک اور اطلاع کے مطابق مجاہدین نے سرد چشمہ اور قراتل کے مقام دو حفاظتی چوکیاں تباہ کر دیں جہاں سے بیس کلاشن کوف رائفلیں اور دیگر اسلحہ مجاہدین کے ہاتھ آیا۔ (اڑانس افغان)

قافلۂ شہداء

شہید استاد ذبیح اللہ کی سوانح حیات

فرخندہ فال فرزند جناب ذبیح اللہ ۱۹۵۵ء میلادی میں شہر مزار شریف میں تولد ہوئے۔ انہوں نے اپنے والدین کی محبت و الفت سے بھری ہوئی گود میں ابتدائی تربیت حاصل کی۔ ماں باپ سے ابتدائی مسائل سیکھنے کے بعد اسلامی تعلیم و تربیت کے حصول کا آغاز ذبیح اللہ نے پہلے پہل اپنے قریبی محلے کی مسجد سے کیا۔ جب اُن کی عمر سات سال تک پہنچ گئی تو وہ مزار شریف شہر کے ایک پرائمری سکول میں داخل ہوئے وہ اپنی ذہانت کے ساتھ ساتھ باپ کے مرکز توجہ بھی بن گئے اور اس طرح ان کی فطری ذہانت و ذکاوت کے رشد اور نکھار میں اور اضافہ ہوا۔

ذبیح اللہ پرائمری سکول میں ہر سال بدرجۂ اول کامیاب ہوا کرتے تھے انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم کو فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا اس لئے انہوں نے اپنے اعلیٰ تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنا چاہا۔

۱۹۶۷ء میں ذبیح اللہ نے اعلیٰ تعلیم کی حصول کے لئے کانکور کا امتحان دیا۔ اور کامیابی کے بعد دینی مدرسہ اسدیہ میں داخل ہوئے۔

ذبیح اللہ ایک ہونہار، ذہین اور ملنسار جوان تھے۔ اسلام کا پروانہ عدل و انصاف کا خواہاں اور اسلامی اقدار کی نشر و اشاعت سے نہایت دلچسپی رکھتے تھے وہ سکول اور ہاسٹل میں طالب علموں کو اکٹھا کرکے ان سے اسلام کی ترقی اور اسلامی معاشرے کے بارے میں تبادلۂ خیالات کرتے تھے۔

۱۹۶۹ میں ساتویں جماعت کو اس کی ترقی ہوئی اور اسی سال سے انہوں نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز بھی کیا۔ یہ وہ سال ہے جس میں مدرسہ اسدیہ کے طلبہ نے حکومت کے خلاف جلوس نکالا۔ شہید ذبیح اللہ جلوس کے صفِ اول میں شامل تھے اور جلوس کی رہنمائی کرتے تھے۔ ان کی تقریر جلوس کا رونق تھا

جناب ذبیح اللہ اپنی ہوشیاری اور ذکاوت کا بنا خلق، پرچم، شعلۂ جاوید، ملت، خفتان ملت، بستم ملی وغیرہ جیسے کمیونسٹ اور

الحادی ٹولیوں کے سیاسی، کفری اور الحادی اہداف، خیالات سے بخوبی واقف تھے وہ ہر وقت غور و فکر کے گہرے سمندر میں ڈوبے رہتے تھے۔ اور ہمیشہ ہی سوچتے تھے۔ کہ کسی طرح افغانستان کا اسلامی سرزمین ان ملحدوں سے چھٹکارا پالے گا۔ تاکہ ہمارا اسلامی معاشرہ ان کے زہریلے تبلیغات اور آنے والے خطرات سے بچ سکے۔ اسی بنا پر ۱۹۷۰ء میں ذبیح اللہ نے استاد شہید عبدالقادر (قوامی) کی وساطت سے کابل یونیورسٹی کے تحریکی مسلمان بھائیوں سے تعلقات قائم کرکے مدرسہ اسدیہ کے اپنے دیگر گیارہ ساتھیوں کے ساتھ (تنظیم جوانان مسلمان) میں شامل ہو کر رکنیت کا شرف حاصل کیا۔

بعد میں یونیورسٹی کے تحریکی بھائیوں کے باہمی مشورے سے ذبیح اللہ نے بارہ افراد پر مشتمل ایک سیاسی حلقے کی بنیاد رکھی سیاسی حلقہ میں اسلامی ویدیا توری کے بارے بیٹھکر باخبر، دارالمبلغین مرکز اور صوبوں کے سکولوں کے طلبہ اور یونیورسٹی (مرکز) سے ارتباط قائم کیا اور اپنے ساتھیوں کی رہنمائی کرتے تھے مختلف رکاوٹوں کے باوجود ذبیح اللہ وہ اسی عظیم مقصد میں کامیاب ہوئے اور اسلام دشمن عناصر کے مختلف ہتھکنڈوں جیلوں اور تشدد کے ساتھ ساتھ مسلمان نوجوان اس اسلامی صف میں شامل ہوگئے اور آئے دن (تنظیم جوانان مسلمان) کی افرادی قوت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

۱۹۷۴ء میں جب ظاہر شاہ کا تختہ الٹ دیا گیا اور داؤد نے حکومت کی باگ ڈور سنبھال لی۔ تو ان کے ارد گرد کمیونسٹ عناصر جمع ہو گئے۔ جس کی وجہ سے مسلمان نوجوانوں پر ظلم و تشدد کا سلسلہ جاری ہوا اور ان کی گرفتاریاں شروع ہوگئیں۔ ۱۹۷۴ء میں مدرسہ اسدیہ کے ایک مسلمان استاد محمد نسیم مدرسہ کے دیگر دو طلبہ کے ساتھ جن میں ذبیح اللہ بھی شامل تھے گرفتار کرلئے گئے۔ حوالات میں انہیں اتنا مارا پیٹا کہ وہ بیہوش ہوگئے۔ اس لئے حکمہ پولیس ان کو تحت الحفظ واپس مدرسہ بھیج دیا ذبیح اللہ نے اسی سال کے دوران سند فراغت حاصل کی تقریباً تین چار ماہ بعد آپ باختر سکول میں بحیثیت معلم مقرر ہوگئے۔

وہ مسلسل چار سال تک یہاں خوش اسلوبی سے اپنی ذمہ داری کو انجام دیتے رہے اور طلبہ کو اسلامی اقدار سے روشناس کرتے رہے ان کے دوں میں جذبۂ جہاد زندہ کیا اور انہیں اسلام اور مسلمان دشمن عناصر کے مکروفریب سے آگاہ کیا۔

آج شہید ذبیح اللہ
ہمارے درمیان نہیں
مگر ان کے تابناک
کارنامے قیامت تک
ہماری نسلوں میں
تابندہ رہیں گے۔

جب ۱۹۷۸ء میں افغانستان میں نام نہاد "انقلاب ثور" آیا۔ کفر و الحاد کا نظام مسلط ہوا۔ اور روسی سامراج کے آلہ کار نور محمد ترہ کئی کو مسند اقتدار پر بٹھایا گیا تو افغان مسلمان عوام بالخصوص مسلمان نوجوان ان کے ظلم، وحشت اور درندہ گی کا نشانہ بنے کابل یونیورسٹی میں گرفتاریاں شروع ہوئیں اور جلد ہی یہ گرفتاری دوسرے صوبوں تک پھیلتی چلی گئیں۔ اس اثناء میں حکومتی عمال نے جناب ذبیح اللہ کو بھی گرفتار کر لیا۔ سخت نگرانی کے تحت انہیں حوالات میں قید کیا۔

چند دن بعد گورنر بلخ نے ذبیح اللہ کو طلب کر لیا۔ لیکن راستے میں وہ اپنے محافظین سے فرار ہو کر چھٹکارا حاصل کیا۔

ذبیح اللہ ایک ذہین اور دور اندیش جواں تھا۔ اس لئے انہیں صرف اپنا خیال نہیں تھا اور دشمن کی گرفت سے فرار اس کے لئے کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا تھا کیونکہ ان کا ایمان تھا کہ ایک نہ ایک دن ضرور روسی افواج افغانستان پر براہ راست حملہ آور ہوں گی۔ اس لئے ان کا بعد جہد یہ تھا کہ وہ مسلمان نوجوانوں کو کفری نظام کے خلاف جہاد پر آمادہ کریں۔ اسی مقصد کے لئے انہوں نے پاکستان کا رخ کیا پشاور میں معین مدت تک قیام اور بعد میں جمعیت اسلامی افغانستان کے مقام رہبری کے احکام پر مزار شریف میں گوریلائی کاروائیوں کے انجام دہی کی غرض سے راستے کی مشکلات اور دشوار گذار مراحل طے کر کے مزار شریف پہنچے

مزار شریف میں استاذ ذبیح اللہ نے اسلام اور مسلمانوں کے لئے بہت کچھ کیا اور واپس پشاور پہنچے۔

پشاور میں آکر مزار شریف کے نمائندہ کی حیثیت سے دفتر جمعیت اسلامی میں مقرر ہوئے۔ ۱۹۷۹ء میں استاذ ذبیح اللہ کمانڈر کی حیثیت عازم جہاد ہوئے اور پہلی دفعہ بغلان بغلان کو اپنی گوریلا کاروائیوں کے لئے مرکز کی حیثیت سے منتخب کیا۔ ایک سال تک بغلان میں رہے اور نہایت تقویٰ اور پرہیزگاری کے ساتھ جہاد کا فریضہ ادا کیا۔

بعد میں دوبارہ مزار شریف پہنچے اور وہاں کے لوگوں سے وعدے کے مطابق مسلح جہاد کا آغاز کیا۔

علاقہ مارمل میں ذبیح اللہ نے پہلی بار خلق پرچم گروپوں پر حملہ کر کے ان سے ۲۷ کلاشنکوف چھین لئے۔ اور ۱۰ خلقی

پرچی کو جہنم رسید کئے۔

دوسری بار ناکام سالار قلعہ پر جو اسلام دشمن فوج کا مرکز ہے۔ حملہ کر کے ۳۶۰ مختلف النوع اسلحہ اور دیگر جنگی مہمات کو غنیمت کے طور پر قبضے میں لے لیا۔

۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۲ء کے دوران روسی کابل فوج نے تین بار استاد ذبیح اللہ کے خلاف شدید کارروائی کی۔ لیکن ہر بار شکست کھا کر بھاگ نکلے۔

بالآخر خالق حقیقی نے اُنہیں چاہا اور دشمن کے خلاف ایک گوریلائی حملہ کے بعد جب واپس آ رہے تھے دشمن کے بچھائے ہوئے بارودی سرنگوں کے پھٹ جانے سے ۱۵ دسمبر ۱۹۸۵ء کو اپنے دیگر ۹ ساتھیوں کے ہمراہ جام شہادت نوش کر گئے اور جوارِ رحمت الٰہی میں جگہ پائی۔

شہید گل خان

جناب میر عالم کے جوان سال فرزند شہید گل خان نے ۱۹۵۹ء میں صوبہ کابل کے قرہ باغ نامی قصبے کے ایک دیندار محب وطن گھرانے میں آنکھ کھولی والدین کی نیک اور اچھی تربیت کے باعث وہ بچپن ہی سے صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے

جذبہ جہاد اور شہادت کان کی رگ رگ میں سمایا تھا۔ خداوند تعالےٰ نے انہیں خوش خلقی اور ملنساری کا جوہر عطا فرمایا تھا۔ جونہی افغانستان میں روسی کمیونسٹ انقلاب آیا اور افغان مسلمان عوام کفر و الحاد کے اندھیروں میں جکڑے جانے لگے تو انہوں نے دنیاوی کاموں سے منہ موڑا اور عمل جہاد کا آغاز کیا۔ کئی معرکوں میں شاندار کامیابی حاصل کر کے درجنوں دشمن کو جہنم رسید کیا اور ان سے بھاری مقدار میں گولہ بارود بھی چھینا آخرکار ۱۵ مئی ۱۹۸۵ء کو وہ جب پشاور کی طرف آ رہے تھے تو درمنگی نامی علاقے میں روسی جہازوں کی بمباری کے

لکھے خوش اخلاق اور ملنسار انسان تھے۔ جب افغانستان میں نام نہاد انقلاب ثور رونما ہوا تو اس مردِ مومن نے دنیاوی کاموں سے منہ موڑا اور عملی جہاد کا آغاز کیا۔ لیکن وہ جناب جلد ہی دشمن کی طرف سے گرفتار ہوگئے اور پل چرخی نامی جیل جو مومن مسلمان افغان عوام کی قتل گاہ تھی بھیج دیئے گئے اور وہاں اس مردِ حق اور وطن دوست مجاہد کو دشمن نے اپنے نوکیلے برچھوں سے شہید کر ڈالا۔

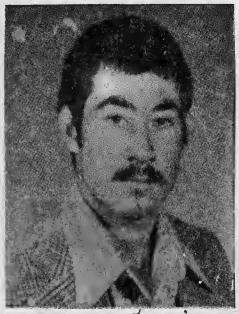

شہید آدم خان

جناب منگل خان کے جوان سال فرزند شہید آدم خان ۱۹۵۸ء میں صوبہ لوگر کے کنج گھران نامی گاؤں کے ایک دیندار اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اپنی ابتدائی دینی تعلیم اپنے ہی علاقے کے علمائے کرام سے سیکھی اور اپنے ہی علاقے کے ایک سکول میں داخل ہو گئے۔ اس مردِ مجاہد نے B.A کی ڈگری حاصل کی۔ اپنی تعلیم کے دوران وہ ایک دفعہ دشمن کی جانب سے گرفتار ہوئے لیکن جلد ہی دشمن سے نجات پائی اور اپنے ہی علاقے کنج گھران کے ایک مڈل سکول میں ماسٹر کی حیثیت سے ملازمت اختیار کی۔ لیکن انہوں نے جہاد کو اس

نوکری پر ترجیح دی اور نوکری چھوڑ کر مسلح جہاد کا آغاز کیا۔ کئی معرکوں میں دشمن کے دانت کھٹے کر کے شاندار کامیابی حاصل کی۔ وہ جناب گوریلا جنگ کے مانے ہوئے ماہر تھے۔ کابل شہر میں انہوں نے دشمن کی چوکیوں پر گوریلائی حملے کر کے انہیں تار تار کر دیا ہے ایک خونین معرکے میں انہوں نے دشمن سے ۲۲ عدد مختلف النوع اسلحہ غنیمت کے طور پر حاصل کیا آخر کار ۲۰ مئی ۱۹۸۱ء کے ایک خونین معرکے میں وہ اپنے ۶ دیگر مجاہد ساتھیوں سمیت جام شہادت نوش کر گئے

شہید دلاور خان

شہید دلاور خان ولد شاہ حسین عرف طور حسین ۱۹۳۶ء میں صوبہ کنڑ کے شاگی نامی علاقے کے ایک دیندار اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ مگر ۱۹۴۸ء میں وہ اپنے والدین کے ساتھ صوبہ کندوز چلے گئے اور وہاں دشت میں سکونت اختیار کی اپنی ابتدائی دینی تعلیم اپنے ہی علاقے کے علماء کرام سے حاصل کی۔ جب افغانستان کی پاک سرزمین پر کفر و الحاد کے تاریک بادل چھانے لگے اور افغان عوام جارحیت کا شکار ہونے لگے تو اس مرد مجاہد نے کاروبار زندگی سے منہ موڑا اور اپنی دینی اور ایمانی ذمہ داری کو سنبھالنے کے لئے مسلح جہاد کا آغاز کیا۔ ۱۹۸۶ء میں وہ جناب ایک کام کے سلسلے میں پشاور آئے ہوئے تھے کہ اچانک انہیں جناب فیض الرحمان کی شہادت کی اطلاع ملی۔ اس افسوسناک خبر نے انہیں نہایت متاثر کیا آخر کار اس غم کی تاب وہ نہ لا سکے اور بروز بدھ ۲۴ ستمبر ۱۹۸۶ء کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔

اور کابل انتظامیہ کے فوجیوں کو جہنم رسید کیا۔ آخر کار یہ مجاہد دلیر بروز جمعہ ۱۹ جولائی ۱۹۸۶ء کو دشمن کی ایک بے رحم گولی کا نشانہ بن کر اپنی جان شیریں جان آفرین کے سپرد کر گیا۔

شہید قربان تردلی

جوان سال شہید قربان تردلی ولد حاجی مراد ۱۹۵۵ء میں صوبہ جوزجان کے جنگل ارخ نامی گاؤں کے ایک دیندار محب وطن اور علم دوست گھرانے میں پیدا ہوئے اپنے ہی علاقے کے ایک سکول سے نویں جماعت پاس کی مگر مالی مشکلات کی بنا پر وہ اپنی آگے نہ پڑھا سکے۔ مجبوراً کھیتی باڑی کا پیشہ اختیار کیا ۱۹۷۷ء میں وہ فوج میں بھرتی ہو گئے ابھی فوجی ملازمت کا ایک سال ہی گزرا تھا کہ افغانستان میں روسی کمیونسٹ انقلاب آیا اور افغان مسلمان عوام پر مظالم کے پہاڑ توڑے جانے لگے انہوں نے کمیونسٹ حکمرانوں کے ماتحت فوجی ملازمت کرنا ایک گناہ عظیم سمجھا۔ نوکری چھوڑ دی اور مجاہدین اسلام کی صفوں میں شمولیت اختیار کر لی۔ کئی معرکوں میں شامل ہو

کر اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔ درجنوں روسیوں اور کابل انتظامیہ کے فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار کر اُن سے بھاری مقداریں آتشین اسلحہ چھینا آخر کار حق اور باطل کے ایک خونین معرکے میں اپنے ۲۷ دلیر مجاہدوں سمیت جامِ شہادت نوش کر گئے۔

شہید دوا جان

شہید دوا جان ولد موسیٰ خان ۱۹۵۶ء میں صوبہ کابل کے چاردہی نامی علاقے کے ایک دیندار، محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ جونہی افغانستان میں کمیونسٹ انقلاب آیا تو انہوں نے دنیاوی کاموں سے منہ موڑا اور عملِ جہاد کا آغاز کیا۔ چھ سال تک لگاتار جہاد کر کے دشمن کے لئے قہر ساماں بنے رہے آخر کار حق اور باطل کے ایک خونین معرکے میں درجنوں دشمنوں کو موت کے گھاٹ اتار کر غازی بنے آخر کار دشمن کی ایک بے رحم گولی ان کی جان لیوا ثابت ہوئی اور وہ اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے۔

شہید ملا جان

شہید ملا جان ولد بسم اللہ ۱۹۶۰ء میں صوبہ کابل کے چاردہی نامی علاقے کے ایک متقی، پرہیزگار، علم دوست اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے والدین کی اچھی تربیت کے باعث وہ بچپن ہی سے صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے افغانستان میں کمیونسٹ انقلاب آتے ہی دنیاوی کاموں سے منہ موڑا اور کفر کے خلاف عملی جہاد کا آغاز کیا۔ کئی معرکوں میں حق کی پاسداری کرتے ہوئے دشمن کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا اور درجنوں دشمنوں کو جہنم رسید کر کے ان سے بھاری گولہ بارود چھینا۔ آخر کار ۱۹۸۵ء میں ایک دشمن نے گھات لگا کر ان پر ناجوانمردانہ طور پر حملہ کر کے انہیں شہید کر ڈالا۔

شہید خوبی خان

شہید خوبی خان ولد عمر جان آج سے ۳۵ سال قبل کابل کے ایک دیندار محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ جب افغان حکومت کی باگ ڈور روس نواز افغان کمیونسٹوں نے اپنے ہاتھ میں سنبھالی اور افغان مسلمان عوام ان کی جارحیت کا شکار ہونے لگے تو اس مردِ مجاہد نے اپنی دین اور ایمانی ذمہ داری پوری کرنے کے لئے مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا۔ اور آخر دم تک مردانہ وار لڑائی میں ایک

نیک نام کمایا یہ مردِ مجاہد ۱۹۸۶ کے ایک خونین معرکے میں لڑتے لڑتے کام آیا اور جامِ شہادت نوش کر گیا۔

شہید شین گل

شین گل ولد نیاز گل ۱۹۶۰ء میں صوبہ لغمان سب ڈویژن قرغئی کے ایک دیندار اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ شین گل نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے علاقے کے پرائمری سکول سے مکمل کی۔ لیکن مالی مشکلات کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل نہ کر سکا۔ اس لئے انہوں نے جوانی میں اپنے باپ کا ہاتھ بٹانے اور کھیتی باڑی کا پیشہ اختیار کیا جب

اداریہ

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا

روسی حکمران گورباچوف کے دورۂ بھارت کے بعد اکثر لوگ اس خوش فہمی کا شکار ہو چکے ہیں کہ افغانی مسئلے کے حل کے بارے میں سوویت یونین کی پالیسی میں لچک کے آثار نظر آنے لگے ہیں اور ایسا دکھائے دیتا ہے کہ روس خلوص نیت سے اب افغانی مسئلے کے حل کا خواہاں ہے

اس ضمن میں مختلف طبقۂ فکر نے اظہار خیال کرتے ہوئے روسی لیڈر کے اس بیان کو سراہا کہ بقول اُن کے وہ ایک آزاد اور غیر جانبدار افغانستان کو دیکھنا چاہتے ہیں اور وہ بدنے دور نہیں جو اس مسئلے کا سیاسی حل نکل آئے۔

یہ بات خاص و عام کی زبان زد ہے کہ افغانی مسئلے کا واحد حل، سیاسی مذاکرات کے ذریعے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روسی لیڈر کے پر فریب نیک نیتی کے جواب میں مثبت انداز اپنانا چاہیئے۔

ہمیں احساس ہے کہ افغانی مجاہدین، مہاجرین اور افغانی مسئلے کے حل کے بارے میں ہمارے ان دوستوں کا خیال ہمدردانہ ہے۔ ہماری حالت زار پر ان ہمدردوں کی ہمدردی پہلے ہی سے ثابت ہو چکی ہے۔ ہم اپنے ان بھائیوں کی ہمدردی اور خلوص کا تہہ دل سے شکر گزار ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس نیت خیر کے بدلے اجر جمیل عطا فرمائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہاتھی کی طرح روس کے بھی کھانے کے دانت اور، اور دکھانے کے اور ہیں۔ اس لئے میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ روسی لیڈر کے اس دلفریب بیان میں نہ آئیں۔ کیونکہ روسی پالیسی سراسر جھوٹ اور منافقت پر مبنی ہے۔ روس کا نظام حکومت ایک دہریہ و الحادی نظام ہے۔ کمیونسٹ نظام کا نظریہ حیات جھوٹ، منافقت، ظلم بے جا قہر اور جارحیت پر استوار ہے۔ حکمرانان کہ یعنی تو ایک طرف امید افزا اور چکنی چکنی باتیں کر رہے ہیں۔ لیکن دوسری طرف اپنی جنگی کارروائیوں کو دوام دیا ہے اور افغانی مومن عوام کو اپنے ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا ہے اور انسانی غیر انسانی کارروائیوں کے ساتھ ساتھ اپنے سفارت کاروں کے ذریعہ ایسے بیانات شائع کرتے ہیں جو اُن کے گذشتہ بیانات کا تضاد ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مقیم روسی سفیر کا بیان جو پاکستان کے معتبر اخبارات میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ بیان شدہ حقیقت کا ایک کھلم کھلا ثبوت ہے روسی سفیر نے کہا ہے۔ کہ جب تک خارجی مداخلت بند نہ کی جائے اور اس ضمن میں روس کی خواہش کے مطابق ضمانت فراہم نہ ہو جائے۔ تب تک افغانستان میں روسی افواج مقیم رہیں گی۔ جب کہ دوسری طرف گورباچوف کا کہنا ہے کہ روسی افواج افغانستان سے عنقریب چلی جائیں گی۔ بقول اُن کے روسی فوج افغانستان میں کوئی سالوں تک وہاں قیام نہیں کریں گی۔ یہ متضاد بیانات بذات خود روسی لیڈروں کی منافقت اور دورنگی کا ثبوت ہے

اول تو افغانستان کے اسلامی سرزمین پر روس کے سوا کسی اور ملک کی فوج جارحیت کے مرتکب نہیں ہوئے ہے۔ دوئم یہ کہ خود روس کو چاہیئے کہ وہ افغانان کو اس بات کی ضمانت دے۔ کہ آئندہ

(باقی صفحہ ۲۱ پر)

افغانستان میں نام نہاد انقلاب ثور آیا تو اس مردِ مومن نے اپنے دیگر مسلمان مجاہد بھائیوں سے مل کر مسلح جہاد کا آغاز کیا۔ چھ سال تک مسلسل جہاد کرتے ہوئے آخر کار ۱۲ر اپریل ۱۹۸۶ء کو دشمن سے ایک شدید لڑائی کے دوران جامِ شہادت نوش کر گئے۔

شہید صوفی عبدالحفیظ

جوان سال شہید صوفی عبدالحفیظ ولد عید شاہ نے ۱۹۵۳ میں صوبہ کندوز کے لعل نامی گاؤں کے ایک پرہیزگار، علم دوست اور محب وطن گھرانے میں آنکھ کھولی۔ ابتدائی دینی تعلیم اپنے ہی محلے کے علماء کرام سے سیکھی۔ مالی اور اقتصادی مشکلات کی وجہ سے وہ تعلیم حاصل نہ کر سکے اور کھیتی باڑی کا مشغلہ اختیار کیا

۱۹۷۸ء میں فوج میں بھرتی ہو گئے۔ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ روسی کمیونسٹ افغان مسلمان عوام پر بے تحاشا مظالم کر رہے ہیں تو اس مردِ مجاہد سے یہ سب کچھ دیکھا نہ گیا۔ فوجی ملازمت چھوڑ دی اور فوراً مجاہدینِ اسلام کی صف میں شامل ہو گئے اور صفِ اول کے مجاہد رہتے ہوئے ہر محاذ پر اپنی بہادری کے جوہر دکھائے آخر کار مجاہد دوستوں نے انہیں اپنا گروپ کمانڈر چن لیا۔ انہوں نے یہ ذمہ داری بھی بوجہ احسن نبھائی۔

صوبہ کندوز کے جلوگیر نامی علاقے میں انہوں نے دشمن کا ایک توپ بردار ہیلی کاپٹر مار گرایا اور دشمن کے چار ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں کو نذرِ آتش کر دیا۔

انہوں نے اپنے جہادی مشن کے دوران کندوز شہر میں دشمن کی اہم چوکیوں پر حملہ کر کے انہیں تباہ کر کے خاک میں بدل ڈالا۔ آخر کار ۱۰ر مئی ۱۹۸۶ء کو وطن فروش افراد کی جانب سے اس مردِ مجاہد پر ناگہاں حملہ ہوا اور وہ جامِ شہادت نوش کر گئے۔

اب قدرتی طور پر مشرقی فرنٹ کا تمام جاسوسی نظام اور گام تکہ کے پاس آ گیا ہے۔ چنانچہ ان کے کام کو ملٹری کمانڈ کی نسبت زیادہ اہمیت دی جانے لگی۔ جس کے نتیجے میں روسی فوجوں کو عفر تیب مکمل شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ اگر آرمی سٹاف سے آرمی جاسوسی نظام کو الگ کر دیا جاتا تو یقیناً وہ ہر شمند دماغ ایک نابینا اور گونگے اور بہرے آدمی کا دماغ بن کر رہ جاتا ہے۔ اگرچہ اندھا آدمی ہر چیز سوچ سمجھ سکتا ہے مگر وہ ایک بینا آدمی کی طرح جلد جلد حرکات و سکنات کرنے کا اہل نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اتنی سرعت کے ساتھ اپنی منزل پر پہنچ پاتا ہے۔ چنانچہ سرخ فوج کے لیڈر ژرالسکی نے لینن کے سامنے ایک الٹی میٹم رکھ دیا۔ اور کہا کہ یا تو مجھے بااختیار خود مختار ملٹری انٹیلی جنس کی سروس عطا کی جائے اور یا پھر ڈرلسینکی کو کہا جائے کہ وہ اپنی تکہ کی مدد سے فوج کی راہنمائی کرے۔

لینن کو تکہ کی تمام خوبیوں سے آگاہ ہی تھی لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ ان کی تمام تر کوششیں یکسر ناکام ہیں چنانچہ اس نے ڈرلسینکی کو حکم دیا کہ وہ ملٹری انٹیلی جنس کے معاملات میں دخل اندازی نہ کرے۔ اس کے باوجود تکہ کے کارکن ملٹری انٹیلی جنس کو لقمۂ اجل بناتے رہے۔ اور آج تک اس سلسلہ میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

۱۹۱۸ء کے آغاز سے آج تک ملٹری انٹیلی جنس ادارہ رجمنٹ لیول سے سٹاف لیول تک اور بالا فر مکمل لیول پر تعداد میں پورا کر دیا گیا۔ اب صرف ایک ہی محکمہ رہ گیا جس کے ساتھ اپنی انٹیلی جنس سروس موجود نہ تھی اور وہ تھا ریڈ آرمی جسے بعد میں فیلڈ اسٹاف اور آخر میں جنرل سٹاف کہا جاتا ہے۔

- جوان سال شہید خلیفہ نذیر ایک مومن مسلمان اور محب وطن انسان تھے ان کے والد کا نام عوض مراد تھا وہ جناب ۱۹۵۸ء میں صوبہ فاریاب کے تورپاختو نامی گاؤں کے ایک دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انہیں جہاد اور شہادت کی آرزو بچپن ہی سے تھی جو اللہ تعالیٰ نے عالم جوانی میں پوری کر دی۔ کئی موقعوں میں حصہ لے کر دشمن کے دانت کھٹے کر دیئے اور ان سے کافی مقدار میں گولہ بارود غنیمت کے طور پر حاصل کیا۔ بالآخر ۱۹۸۵ء کے ایک خونین معرکے میں بڑی جرأت سے لڑتے ہوئے کام آئے اور شہید ہو گئے

ہمارا نعرہ

- اللہ کی رضا، ہمارا مقصد
- حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم)، ہمارے رہبر
- قرآن ہمارا قانون
- جہاد فی سبیل اللہ ہمارا راستہ
- اللہ کی راہ میں شہادت ہماری بہترین تمنّا ہے

ہمارا نصب العین

اگر ہم جہاد کر رہے ہیں یا رُوسی سامراج کی یلغار اور ظلم کے واسطے ہجرت پر مجبور ہو کر پریشانی اور غُربت کی حالت میں اپنے وطن کو چھوڑنا پڑا ہے اور ہر طرح کی مصیبتیں اٹھا رہے ہیں تو یہ سب عظیم نصب العین کیلئے ہے اور وہ ہے افغانستان میں خلافتِ اسلامی کا احیاء

فرمانِ الٰہی

اہلِ ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا ہمدرد نہ بنایا جائے

ترجمہ: مومنین اہلِ ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا ہمدرد اور ہمساز ہرگز نہ بنائیں۔ جو ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں ہاں یہ معاف ہے کہ تم ان کے ظلم سے بچنے کے لئے بظاہر ایسا طرزِ عمل اختیار کر جاؤ۔ مگر اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

تشریح:

؎ یعنی اگر کوئی مومن کسی دشمنِ اسلام جماعت کے چنگل میں پھنس گیا ہو اور اُسے اُن کے ظلم و ستم کا خوف ہو۔ تو اس کو اجازت ہے کہ اپنے ایمان کو چھپائے رکھے اور کفار کے ساتھ بظاہر اس طرح رہے کہ گویا انہیں میں کا ایک آدمی ہے یا اگر اس کا مسلمان ہونا ظاہر ہو گیا ہو تو اپنی جان بچانے کے لئے وہ کفار کے ساتھ دوستانہ رویہ کا اظہار کر سکتا ہے۔ حتیٰ کہ شدید خوف کی حالت میں جو شخص برداشت کی طاقت نہ رکھتا ہو اس کو کلمۂ کفر تک کہہ جانے کی رخصت ہے۔

؎ یعنی کہیں انسانوں کا خوف تم پر اتنا نہ چھا جائے کہ خدا کا خوف دل سے نکل جائے۔ انسان زیادہ سے زیادہ تمہاری دنیا بگاڑ سکتے ہیں۔ مگر خدا تمہیں ہمیشگی کا عذاب دے سکتا ہے۔ لہٰذا اپنے بچاؤ کے لئے اگر بدرجۂ مجبوری کبھی کفار کے ساتھ تقیہ کرنا پڑے تو وہ بس اس حد تک ہونا چاہیئے کہ اسلام کے مشن اور اسلامی جماعت کے مفاد اور کسی مسلمان کی جان و مال کو نقصان پہنچائے بغیر تم اپنی جان و مال کا تحفظ کر لو۔ لیکن خبردار کفر اور کفار کی کوئی ایسی خدمت تمہارے ہاتھوں انجام نہ ہونے پائے۔ جس سے اسلام کے مقابلے میں کفر کو فروغ حاصل ہونے اور مسلمانوں پر کفار کے غالب آ جانے کا امکان ہو

خوب سمجھ لو کہ اگر اپنے آپ کو بچانے کے لئے تم نے اللہ کے دین کو یا اہلِ ایمان کی جماعت کو یا کسی ایک فردِ مومن کو بھی نقصان پہنچایا یا خدا کے باغیوں کی کوئی حقیقی خدمت انجام دی تو اللہ کے محاسبے سے ہرگز نہ بچ سکو گے۔ جانا تم کو بہر حال اُسی کے پاس ہے۔

ترجمہ: اے نبیؐ لوگوں کو خبردار کر دو کہ تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اُسے خواہ تم چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ بہرحال اسے جانتا ہے۔ زمین و آسمان کی کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں ہے اور اُس کا اقتدار ہر چیز پر حاوی ہے

ترجمہ: وہ دِن آنے والا ہے۔ جب ہر نفس اپنے کئے کا پھل حاضر پائے گا۔ خواہ اس نے بھلائی کی ہو یا برائی۔ اس روز آدمی یہ تمنا کرے گا۔ کہ کاش ابھی یہ دِن اس سے بہت دور ہوتا؛

اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور وہ اپنے بندوں کا نہایت خیر خواہ ہے۔

تشریح:

؎ یعنی یہ اس کی انتہائی خیر خواہی ہے کہ وہ تمہیں قبل از وقت ایسے اعمال پر متنبہ کر رہا ہے، جو تمہارے انجام کی خرابی کے موجب ہو سکتے ہیں

ترجمہ: اے نبیؐ! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو میری پیروی اختیار کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔

ترجمہ: اُن سے کہو کہ "اللہ اور رسولؐ کی اطاعت قبول کر لو" پھر اگر وہ تمہاری یہ دعوت قبول نہ کریں۔ تو یقیناً یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ ایسے لوگوں سے محبت کرے۔ جو اس کی اور اس کے رسولؐ کی اطاعت سے انکار کرتے ہوں

تشریح:

؎ یہاں پہلی تقریر ختم ہوتی ہے اس کے مضمون، خصوصاً جنگِ بدر کی طرف جو اشارہ اس میں کیا گیا ہے اس کے انداز پر غور کرنے سے غالب قیاس یہی ہوتا ہے کہ اس تقریر

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

فرمانِ نبویؐ

اللہ کی خاطر محبّت کرنے والوں کا مرتبہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ لَاُنَاسًا مَا ھُمْ بِاَنْبِیَاءَ وَلَا شُھَدَاءَ یَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَالشُّھَدَاءُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِمَکَانِھِمْ مِنَ اللّٰہِ۔ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُخْبِرُنَا مَنْ ھُمْ؟ قَالَ ھُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰہِ عَلٰی غَیْرِ اَرْحَامٍ بَیْنَھُمْ وَلَا اَمْوَالٍ یَتَعَاطَوْنَھَا فَوَاللّٰہِ اِنَّ وُجُوْھَھُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّھُمْ لَعَلٰی نُوْرٍ لَا یَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا یَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ط

(ابوداؤد۔ شرح السنہ)

ترجمہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ نبی ہیں نہ شہید پھر بھی انبیاؑ اور شہداء قیامت کے دن ان کے مرتبہ پر رشک کریں گے۔ جو انہیں اللہ کے یہاں ملے گا۔ لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو آپس میں ایک دوسرے کے رشتہ دار نہ تھے اور نہ آپس میں مالی لین دین کرتے تھے بلکہ محض خدا کے دین کی بنیاد پر ایک دوسرے سے محبّت کرتے تھے۔ بخدا ان کے چہرے نورانی ہونگے اور ان کے چاروں طرف نور ہی نور ہوگا۔ انہیں کوئی خوف نہ ہوگا اس وقت جبکہ لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے۔ اور نہ کوئی غم ہوگا اس وقت جبکہ لوگ غم میں مبتلا ہونگے اور پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی۔ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ط

تشریح:-

اصل حدیث میں "غبط" کا لفظ آیا ہے جس کے معنیٰ بہت زیادہ خوش ہونے کے ہیں یہ لفظ رشک اور حسد کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ یہاں پر پہلا معنیٰ مراد ہے۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ایک استاد اپنے شاگرد کے اونچا مقام حاصل کرلینے سے خوشی ہوتا اور فخر محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح انبیاؑ اور شہداء جو سب سے زیادہ اونچا مقام رکھتے ہیں ان لوگوں کی کامیابی پر خوش ہوں گے۔ یہ لوگ جن کا مرتبہ بیان ہوا ہے ان کی محبّت کی بنیاد صرف دین تھا۔ خونی رشتہ اور مالی لین دین نے ان کو آپس میں نہیں جوڑا تھا۔ بلکہ اسلام اور اسلامی زندگی پیدا کرنے کے جذبہ نے ان کو ایک دوسرے کا دوست اور رفیق بنایا تھا۔ ایسے لوگوں کے لئے دُنیا میں فتح و نُصرت کی بشارت دی گئی ہے اور آخرت میں ابدی انعام کی۔

سورۂ یونس کی وہ آیت جو اوپر درج ہوئی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں اور دین کی راہ میں ستائے جانے والوں اور ایمانی زندگی کے لئے کوشش کرنے والوں اور جاہلیّت کے نظام سے کش مکش کرنے والوں کے بارے میں ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ان کے لئے بشارت ہے اس زندگی میں بھی اور اس کے بعد آنے والی زندگی میں بھی۔

قطع تعلق کی مدّت

ترجمۂ حدیث شریف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلق کئے رکھے کہ دونوں راستہ میں ایک دوسرے سے ملیں تو منہ پھیر لیں اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

(بخاری، مسلم)

شہید پرور صوبہ ہرات کے شہیدوں کی یاد میں محفلِ عزاء کا اہتمام

جمعیتِ اسلامی افغانستان کے عالی مقام رہبر پروفیسر برہان الدین ربّانی کا

حاضرین مجلس سے خطاب

ہمیں اپنے دلیر مسلمان عوام کے مصمم ارادوں کا احترام ہے، ہمارے جہاد کی فروزاں مشعل کبھی نہیں بجھ سکتی:

صوبہ ہرات کے شہداء راہِ آزادی کی یاد میں پشاور کی عیدگاہ مسجد میں ایک محفل عزا کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں علماء کرام کے علاوہ مجاہدین راہِ حق کے دلیر اور غیور کمانڈر صاحبان نے شہید اور شہادت کی موضوع پر روشنی ڈالی اور۔ پھر جمعیت اسلامی افغانستان کے گران قدر رہبر پروفیسر برہان الدین ربانی نے حاضرین مجلس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

ہمارے پرشکوہ اسلامی انقلاب کے دوران صوبہ ہرات کے جیالے اور مجاہد عوام نے بے شمار شہیدوں کا نذرانہ، بقاء اسلام اور آزادی وطن کے لئے اپنے باری تعالیٰ کے حضور پیش کیا ہے۔ ان شہیدوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ اگر ہم صوبہ ہرات کی چند ایک کمشنریوں کی آبادی کو ایک جگہ جمع کریں تو پھر بھی ہرات کے شہیدوں کا پلہ بھاری رہے گا۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان و کرم ہے کہ آج ہمارے دلیر مجاہد اپنی انتہائی قوت اور طاقت کے ساتھ روسی جہاد کے ظالم اور خونین مورچوں میں دشمن کے مقابلے میں سینہ سپر ہیں۔

ہمارے جیالے مجاہدوں کا راسخ عقیدہ و ایمان ہے کہ خیر و شر، موت اور زندگی سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

ہمارے ستمدیدہ و غم دیدہ والدین جو اپنے جگر گوشوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے جسموں کے قریب بیٹھے اپنے صبر و استقامت کا مظاہرہ کر رہے ہیں یہ صبر و تحمل اُن کے گہرے ایمانی علاقہ کی نشانی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا ہے۔

خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ: موت کی گھڑی مقرر ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے اور جیسا کہ ہم دیکھتے چلے آرہے ہیں کہ ہرات کے جیالے مجاہد عوام اور افغانستان کے دوسرے محاذوں کے دلیر سرکف مجاہدین اپنے مورچوں کو کبھی خالی نہیں چھوڑتے، شہیدوں کے قافلے یکے بعد دیگرے رواں دواں ہیں اور شہید جوار رحمت میں پیوست ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ مگر ہمارے جہاد کے موجے پہلے سے کہیں زیادہ طاقتور اور مستحکم ہوگئے ہیں۔

استاد برہان الدین ربانی نے ہمارے جیالے مجاہدوں کو ثابت قدم اور اُن کے عزم و حوصلوں کو بلند پا کر ان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔

میرے عزیز بھائیو! مجھے یقین ہے کہ آج ہمارے غیور مسلمان عوام آگ و خون کے بھنور میں گھرے پڑے ہیں۔ اگر انہیں آج ایک بار پھر ہزاروں اور لاکھوں شہیدوں کا نذرانہ پیش کرنے کی بھی ضرورت پڑے تو مجھے یقین ہے کہ ان کے عزم و حوصلوں میں کوئی لغزش نہیں آئے گی۔

ہاں: روس افغانستان کو ویران کر سکتا ہے، جلا کر وہ ہمارے گھروں کو نذرِ آتش کر سکتا ہے۔ مگر وہ ہمارے ارادوں اور حوصلوں کو مانند نہیں کر سکتا ہمارے مسلمان مجاہد عوام کے حوصلے بلند اور مستحکم ہیں اور انشاءاللہ مستحکم رہیں گے۔

آج کل کابل میں روس کے حلقہ بگوش غلاموں نے مجاہدین راہِ حق کے لیڈروں کے ساتھ بحث و مذاکرہ کرنے کا ہنگامہ مچا رکھا ہے تعجب کی بات ہے۔ کل تک تو وہ ان مجاہدوں کو اشتراکی تخریب کار کے ناموں سے یاد کرتے چلے آ رہے تھے۔ آج کیوں انہیں مجاہد کے نام سے نوازا جا رہا ہے۔ یہ امر بہ ذاتِ خود مجاہدین کی پائیدار نیرومندی اور کامیابی کا منہ بولتا ثبوت ہے اور کیمونسٹوں کی شکست کا بیّنہ ثبوت۔

لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ نور اور ظلمت کا آپس میں کبھی میلاپ نہیں ہوتا۔ ایمان کی روشنی ہمیشہ کفر کی تاریکیوں سے دست بگریباں ہے۔

افغانستان کے مستقبل کے بارے میں جمعیت اسلامی افغانستان کے رہبر نے فرمایا۔ افغانستان کا مستقبل ایک اسلامی افغانستان ہے۔ لاکھوں فرزندانِ توحید جنہوں نے بقاءِ اسلام اور آزادیٔ وطن کی خاطر بے لوث خدمت انجام دے کر شہادت کی منزل اپنائی ان کا یہ خون ہرگز رائیگاں نہیں جائے گا۔

ہمارے اس اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد ہمارے مومن اور مجاہد مسلمان عوام کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق اپنے درمیان میں سے ایک ایسے متقی پرہیزگار، دلسوز اور محب وطن شخص کا چناؤ کریں۔ جو قرآن و سنت کی روشنی میں ایک اسلامی حکومت کو چلانے کے لئے حکومت کی باگ ڈور سنبھالے۔ ہم اپنے عوام کے پرخلوص ارادوں کا تہہ دل سے احترام کرتے ہیں۔

میرے عزیز بھائیو! جہاں بلاغ عامہ آج کل ایک ایسی نشر و اشاعت میں مشغول ہے کہ دنیا کی دو بڑی طاقتوں کے سربراہ آپس میں بیٹھ کر افغانستان کے موجودہ مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ڈھونڈ نکالیں گے۔ لیکن ہمیں یقین ہے اور ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم اپنی آنکھیں کھلیں، واشنگٹن یا آئیسلینڈ کی جانب نہیں جائے بیٹھے اور اس کے منتظر نہیں کہ وہاں سے افغانستان کے بارے میں کیا فیصلہ صادر ہو رہا ہے۔ افغانستان کے مسئلے کا حل خود افغانستان کے غیور اور مومن مسلمان عوام پر منحصر اور مربوط ہے۔

استادِ معظم نے فرمایا: افغانستان کے سیاسی تعطل کے بارے میں ہم بہت کچھ سن چکے ہیں اور سنتے چلے آ رہے ہیں۔ ہم اُن لوگوں میں سے نہیں۔ جو ہر چیز کو بُرا سمجھتے ہیں۔ ہاں ہمیں چاہئے کہ ہم سیاسی حل کی تلاش کو جاری رکھیں ہر جگہ اور ہر سطح پر افغانستان مسئلے کے سیاسی حل کا سراغ ڈھونڈیں اور وہاں اگر ہم سیاسی تلاش کی جستجو کریں تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم نے اپنے جہاد کے کوہِ گراں اور خونین مورچوں کو خاموش کر دیا ہے۔ اشتراکی اس فکر و گمان میں پڑے ہیں کہ اگر سیاسی تلاش صورت پذیر ہو گئی۔ تو افغانستان کے غیور اور مجاہد عوام دھوکا و فریب کھا کر ضعیف اور کمزور ہو جائیں گے۔ میں یہاں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے غیور اور ہوشیار مجاہد عوام کی اتنی اہانت نہ کی جائے وہ اتنے بے عزم اور بے فکر نہیں کہ محض سیاسی حل کی تلاش کا نام سن کر اپنا اسلحہ زمین پر رکھ دیں اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جائیں۔

مجھے یقین ہے کہ افغانستان کے مسلمان عوام اتنے بے فکر نہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ انہیں کیا کرنا ہے وہ اپنی آخری کامیابی تک اپنا اسلحہ ہرگز نہیں رکھیں گے۔ ہمارے اسلامی کلچر میں جہاد، کفر کے خلاف قیامت تک جاری ہے اور اس جہاد کی فروزاں مشعل کبھی بھی نہیں بجھ سکتی ہمارے مومن مجاہد عوام اتنی جلدی دھوکا اور فریب نہیں کھا سکتے انہیں اپنی دینی اور ایمانی ذمہ داری کا پورا احساس ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی سیاسی مہم کو ہر دو میں جاری رکھیں اور اسلامی انقلاب کی خوبیوں سے جو اسلام میں ذکر ہے دنیا والوں کو بھی اسلامی انقلاب سے روشناس کرائیں۔ ہمیں یقین ہے کہ افغانستان ضرور آزاد ہوگا اور افغان عوام افغانستان میں ایک اسلامی حکومت کو تشکیل دیں گے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم بڑے صبر و تحمل سے اس دن کا انتظار کریں اور ساتھ ہی ساتھ اپنی پیکرِ جہادی مشق کو جاری رکھیں۔

آج ہم یہاں صوبہ ہرات کے لاکھوں فرزندانِ توحید کے شہیدوں اور افغانستان کے دوسرے محاذوں کے افتخار آفرین دلیر اور غیور شہیدوں کی محفلِ عزا میں اکٹھے نہیں ہوئے ہیں۔ بلکہ ہم ایک تربیتی محفل میں بیٹھے ہیں۔

یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے شہیدوں کے شہید ہو جانے کے بعد اپنے مورچوں کو خالی نہ چھوڑیں اور اپنی پوری طاقت اور قوت کے ساتھ آگے بڑھیں۔

جمعیت اسلامی افغانستان کے رہبر نے اپنے بیانیہ کے آخر میں فرمایا۔

ہمیں چاہیئے کہ ہم برادر و دار متحد ہو کر روسیوں کے خلاف جنگ کریں اور ایک دوسرے کے ممد و یار و مددگار ثابت ہوں۔

سرزمین

تحریر: میرزاخیل

یہ دن افغانستان کی تاریخ کا سب سے بڑا المیہ ہے۔ لیکن اسلام اور آزادی کے لئے سرگرم باشندگانِ افغانستان کے لئے یہ تاریخی المیہ زیادہ پریشانی کا باعث نہیں۔ کیونکہ اس سرزمین کی تاریخ شاہد ہے کہ وہ اس قسم کے کئی المیوں سے دوچار ہوئے ہیں۔ اور اپنی ہمت، جوانمردی اور نشۂ اسلامی سے سرشار غازی جب بھی اس قسم کے حالات اور واقعات سے دوچار ہوئے۔ فتح و کامرانی نے اُن کے قدم چومے ہیں اور ہر جارح اور حملہ آور کو اس کی غلطی اور بھول کا وہ مزہ چکایا ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں کو بھی افغانستان کی آزادی کے تقدس کا درس دے چکے ہیں۔

اصل میں جب چیونٹی کے مرنے کا وقت قریب آتا ہے تو اس کے پَر نکل آتے ہیں۔ اور جب گیدڑ کی شامت آتی ہے تو وہ شہر کی طرف بھاگ نکلتا ہے یہی مثالیں آج کی روسی حکومت پر بھی صادق آتی ہیں۔ روس جس نے ایک عرصے سے اپنی بربریت، مظالم، انسانی نسل کشی، انسانی آزادی کی سلبی اور مذہب کے خلاف اپنے مذموم ارادوں کی پالیسی کو جن رشیمی دستانوں اور دلکش پردوں میں چھپا رکھی تھی افغانستان پر جارحیت کے غلط اور مکروہ اقدام کے بعد افغان مجاہدوں نے انہیں تار تار کر کے رکھ دیئے اور روس کو اپنی اصلی شکل میں ننگا کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا۔

۲۷ دسمبر کے روز روسیوں کا شاہ شجاع ببرک کارمل تاشقند سے روسی حکومت کے ٹینکوں پر سوار ہو کر ہوائی جہازوں کے سائے میں افغانستان کے اسلامی نظریات کے شیدائیوں کے قتل عام کے لئے خونِ ناحق پر رنگا ہوا کمیونزم کا سرخ جھنڈا اپنے ناپاک ہاتھوں

کیا حق ہمسایہ یوں ادا کیا جاتا ہے؟

میں تھامے ہوئے آوارد ہوا۔ وہ اقتدار کے نشے میں ایک لاکھ بیس ہزار روسی فوجیوں کے بل بوتے پر جب کفر و الحاد کی معیت میں جھومتا جامتا افغانستان پہنچا۔ تو اس کا خیال تھا کہ اب کمیونسٹوں کا یہ ایجنٹ اور غدارِ ملک و ملت کمیونزم کے لئے راہ ہموار کر دے گا۔ اس وطن فروش کا خیال تھا کہ اب سرزمین افغانستان ہنگری، رومانیہ، بلغاریہ اور چیکوسلواکیہ کی طرح روسیوں کے دستِ اقتدار میں آجائیگا اور اُس کا آقا تنے بے وفا تاحیات مراعاتِ اقتدار میں اُس کی پذیرائی کرتا رہے گا۔ اس کم بخت اور سیہ بخت کی آنکھوں پر ہوسِ اقتدار کے ایسے پردے آچکے تھے کہ وہ یہ بھی نہ دیکھ سکا اور نہ سمجھ سکا اس غلام بے دام کے آقائے قاتل نے خود اس کے پیشروؤں نور محمد ترکئی اور حفیظ اللہ امین سے کیا برتاؤ کیا۔ انہیں روس اور کمیونزم سے اپنی وفاداری کا کیا صلہ ملا؟

بقیہ:-